فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله ورسوله
نحمد الله العزيز ونصلي على رسوله الكريم ان الكتاب المنتخب من كتب الفقه
على مذهب ابو حنيفه نعمان بن ثابت رحمها الله العظيم اسمه
وقار الاسلام
في
تبيان الاحكام
للفاضل الاجل والمحدث الاكمل مولانا مولوي حاجي محمد بن عبد الله
عرف جيون بن نور الدين غفر الله ذنوبهم وستر عيوبهم آمين
قد طبع في مطبع فخر نظامي حيدرآباد دام ملكه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ احدہ وصلی اللہ علی رسولہ لا نبی بعدہ

کتاب النکاح

مقالہ ۱

شرع مین نکاح ایسے عقد کو کہتے ہین جو قصداً ملک متعہ اوٹھانہ پر وارد ہوتا ہے۔ کنز

مقالہ ۲

(صفت) حالت اعتدال مین نکاح کرنا سنت موکدہ ہے اور شدت شہوت مین واجب ہے۔ اگر وقت غلبہ شہوت کے یقین ہوجائے زنا کا بدون نکاح کے۔

مقالہ ۳

تو اسوقت نکاح فرض ہے۔ اگر نکاح کرنے مین یہہ خوف ہو کہ مرد کے طرف سے ظلم صادر ہوگا تو اسکو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

مقالہ ۴

(رکن) ایجاب وقبول ہے۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے صادر ہو خواہ مرد کے طرف سے ہو یا عورت کے طرف سے۔ اور اوس کے جواب کو قبول کہتے ہین۔

مقالہ ۵

ایجاب اور قبول ایک ربط کا نام ہے ایجاب کلام اول اور قبول کلام ثانی ہے

مقالہ ۶ (معنی نکاح) حقیقی معنی جماع ہے اور مجازی معنی عقد ہے حقیقت مقدم ہے مجاز پر جب حقیقی معنی متعذر ہوگا تو وہان پر مجازی معنی لیا جائیگا کبھی بغیر تعذر کے بھی مجازی معنی لیا جاتا ہے (لغت مین نکاح ملانیکو کہتے ہین) درالمختار۔

مقالہ ۷ جو ایجاب اور قبول سے ہوتا ہے وہ عقد اور عہد ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸ نکاح۔ ایک کے ایجاب اور دوسرے کے قبول سے ہوتا ہے۔ جبکہ ایجاب اور قبول موضوع ہون فعل ماضی کیلئے کہ فعل ماضی بہتر دلالت کرتا ہے تحقق اور وقوع پر کیونکہ زمانہ حال کی کچھ حقیقت نہین ایجاب اور قبول کیلئے صیغہ ماضی کا معین ہونا ضرور ہے۔ ہدایہ۔ وعالمگیری۔ ودرالمختار۔

تمثیلات

مقالہ ۹ جیسے کوئی کہے۔ نکاح کیا مین نے اپنا یا اپنے بیٹے کا یا موکلہ کا تجھسے۔ اس کلام اول کو ایجاب کہتے ہین (مرد کہے یا عورت) دوسرا کہے مین نے قبول کیا اپنی ذات کے واسطے یا اپنے بیٹے کے واسطے یا اپنے موکل کے واسطے دوسرے کلام کو قبول کہتے ہین۔ خواہ مرد کہے یا عورت۔

مقالہ ۱۰ یا ایک دو لفظون کا ماضی ہو دوسرے استقبال۔ اور استقبال سے مراد امر کا صیغہ ہے جیسے کہ مرد کہے ولی سے یا عورت کہے وکیل سے کہ میرا نکاح کردے یا خود عورت سے کہے کہ میرا نکاح اپنی ذات سے کردے یا یون کہے تو میری جورو ہوجا پھر دوسرے شخص نے کہا اوس مجلس مین کہ مین نے نکاح کردیا یا قبول کیا یا مان لیا تو یہہ قول قایم مقام بجاے ایجاب اور قبول عاقدین کے ہوگا تو نکاح صحیح ہوجائیگا

شرایط نکاح

مقالہ ۱۱ جو شخص نکاح باندہنے والا ہے اوسکا عاقل و بالغ و حر ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۱۲ محل نکاح کا بھی ہو یعنے ایسی عورت ہو جسکو شرع نے حلال کیا ہو۔

مقالہ ۱۳ دونون عقد باندہنے والونمین سے ہر ایک کو دوسرے کا کلام سننا شرط ہے۔

مقالہ ۱۴ گواہونکا ہونا شرط ہے۔ گواہی مین چار باتین شرط ہین۔ آزادی [1] عقل [2] بلوغ [3] اسلام [4]

مقالہ ۱۵ دونون گواہ دونون عقد باندہنے والون کا کلام معاً سنین۔ فتح القدیر۔

مقالہ ۱۶ اگر ایک گواہ نے فقط مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے فقط عورت کا کلام سنا پہر دونون نے عقد کو دوہرایا اور اوس مرتبہ جس گواہ نے پہلے مرد کا کلام سنا تہا اوس عقد مین فقط عورت کا کلام سنا اور جس نے پہلے عقد مین عورت کا کلام سنا تہا اوس مرتبہ فقط مرد کا کلام سنا اور اس سے زیادہ کچہہ نہین سنا پس اگر یہ دونون عقد دو مجلسون مین واقع ہوے ہین تو باتفاق عقد جائز نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷ اور اگر ایک ہی مجلس ہے تو عامۂ علما نے فرمایا ہے کہ یہ عقد منعقد نہوگا۔

مقالہ ۱۸ اور بعضون نے کہا ہے کہ عقد منعقد ہو جائے گا۔

مقالہ ۱۹ گواہون کا سمجہنا بھی شرط ہے اور یہی صحیح ہے۔

مقالہ ۲۰ اگر کسی نے اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر نکاح کیا تو نکاح جائز نہوگا۔ عالم

مقالہ ۲۱ ایک عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ اپنے ساتہہ میرا نکاح کرلے پس وکیل نے گواہون کے روبرو کہا کہ مین نے فلان عورت سے نکاح کرلیا مگر گواہون نے اوس عورت کو نہ پہچانا تو نکاح جائز نہوگا۔ جبتک کہ وکیل مذکور اس عورت کا نام اور اوس کے

باپ اور دادا کا نام بیان نہ کرے۔ درالمختار

مقالہ ۲۲ دادا کا نام بیان کرنا بھی شرط ہے اور یہہ ہی صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ اگر عورت کے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ اوسکو نہ پہچانتے ہون تو نکاح جایز نہوگا اور یہہ ہی صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۴ اگر گواہ پہچانتے ہون کہ اوسی عورت کو وکیل نے مراد لیا ہے تو نکاح جایز ہوگا۔ محیط

مقالہ ایجاب وقبول دونونکا ایک مجلس مین ہونا شرط ہے۔

مقالہ ایجاب سے قبول خلاف نہو۔

مقالہ اگر ایک عورت نے اپنی نفس کو مرد کے نکاح مین بعوض ہزار روپیہ مہر کے دیا اور مرد نے اوسکو بعوض دو ہزار روپیہ کے یا پانسو روپیہ کے قبول کیا تو صحیح ہے موافق قول مفتی بہ کے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸ زوج اور زوجہ ہردو کا معلوم ہونا شرط ہے۔ اگر کسی کے دو پسر ہون اوس نے اپنے ایک بیٹے کے واسطے قبول کیا تو بغیر بیان نام کے نکاح جایز نہوگا۔ یہی حکم لڑکی کا بھی ہے

مقالہ ۲۹ نکاح کی اضافت کل بدن کے طرف کرنا شرط ہے یا بعض کے طرف جو کل بدن سے تعبیر ہوتا ہو۔

مقالہ ۳۰ اگر نصف عورت کے طرف اضافت کریگا تو اسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ نکاح جایز نہ ہوگا۔ قاضی خان

باب در بیان محرمات نکاح۔ یہہ چار قسم ہین

مقالہ ۳۱ قسم اول۔ مان۔ دادی۔ پردادی۔ بہن۔ نانی۔ پرنانی اوپر تک اور سوتیلی مان۔

اور سوتیلی دادی۔ یا علاتی یا اخیافی ہون۔ پوتیان۔ بیٹیان۔ پھوپیان۔ خالین بہتیجیان
بہانجیان۔ اور پر پوتیان۔ اور پرنانیان۔ یہہ بوجہ نسب کے حرام ہین۔ درالمختار کتب فقہ

مقالہ ۳۲ قسم دوم۔ جو سسرال کی وجہ سے حرام ہین وہ چار ہین۔

مقالہ ۳۳ خوشدامن اور اوسکے مان۔ اور پر تک بیٹیان بی بی کے۔ (یعنے ربیبہ) جو پہلے خاوند
سے ہون۔ جبکہ اس عورت سے دخول کیا ہو۔

مقالہ ۳۴ اگر ہندہ کو بغیر دخول کے طلاق دے تو اوسکی بیٹی سے نکاح جایز ہے۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۳۵ متبنہ۔ بیٹے کی زوجہ سے بعد وفات یا طلاق کے نکاح کرنا جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۶ حرمت مصاہرت کی نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے نہ نکاح فاسد سے۔ درالمختار

مقالہ ۳۷ جس عورت سے زنا کیا تو اوسکی مان اور دادی اور نانی اور پرنانی اور پر تک حرام
ہوجاتے ہین۔ فتح القدیر۔ درالمختار۔

مقالہ ۳۸ زنا اور لمس بطریقہ شہوت منتشر ذکر ہوا اور نظر داخل فرج کی شہوت سے واجب کرتی ہے
حرمت مصاہرت کو۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۳۹ (حد شہوت کی مرد مین) جب منتشر ذکر ہو یا دیر تک انتشار رہے عورت اور مجنون مین
اشتہائے قلبی ہے گو لذت نہو بشرطیکہ انزال بھی نہو۔ یہہ ہی قول صحیح ہے۔ ہدایہ۔ در۔ عالم

مقالہ ۴۰ اگر انزال ہوگیا وقت لمس کے یا وقت نظر کے حرمت مصاہرت کی ثابت نہوگی
کیونکہ یہہ غیر داعی ہے طرف وطی کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱ اگر مرد نے عورت کی دبر کو دیکھا تو حرمت مصاہرت ثابت نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۴۲ دبر کی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوتی کیونکہ یہہ غیر محل ہے۔ عالم۔ درالمختار

مقالہ ۴۳ نو برس کی لڑکی محل شہوت سے ہے اس سے کم سن کی لڑکی مشتہات نہین ہوتی اسی پر

فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۴۴ اگر سات و آٹھہ برس کی لڑکی ہے تو اس صورتین فتوی دیاہی کہ مشتہات نہین ہے۔ در

مقالہ ۴۵ اگر لڑکی بہت موٹی تازی ہو تو ایسی صورت مین سات آٹھہ سال کی لڑکی مین بھی حرمت کا فتوی ہوگا۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۶ حرام ہے نکاح ان عورتون سے جو عبادت کرین بت یا آفتاب یا نجوم یا عمدہ صورت کی اور عورتین فرقہ معطلہ اور زنادقہ و باطنیہ و اباحیہ و مجوسیہ اور مشرکہ یہہ سب مذہب باطل ہین۔ عالمگیری۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۷ اہل اسلام کو کتابیہ سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ دارالحرب مین ہو یا دارالسلام مین۔ درالمختار

مقالہ ۴۸ مرتد عورت سے نکاح حرام ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۹ دو بہنون کا ایک نکاح مین جمع کرنا حرام ہے۔ صحیح البخاری و درالمختار۔

مقالہ ۵۰ خالہ اور بہانجی یا بہتیجی یا پہوپہی کا جمع کرنا ایک نکاح مین حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۱ عدت والی عورت کی خالہ یا پہوپہی یا بہانجی یا بہتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۲ حاملہ عورت کا نکاح جائز نہین کسی طرحکا کیون نہو۔ بخاری درالمختار و عالمگیری۔

مقالہ ۵۳ زانی مرد کو زانیہ عورت سے نکاح اور وطی حالت حمل مین جائز ہے بشرطیکہ یہہ حمل اس مرد کا نہ ہو۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۴ نکاح تو حاملہ سے جائز ہے لیکن وطی حرام ہے جبتک وضع حمل نہو نزدیک امام صاحب و امام محمدؒ کے ایسے پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۵۵ جائز جمع کرنا ایک نکاح مین ہندہ کا اور اسکے بیٹے کی جورو کا جو پہلے خاوند سے ہو بعد انتقال یا طلاق کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۶ اگر دو بہنونکا نکاح ایک ایجاب قبول سے ہو تو دونومین جدائی کیجائیگی۔ درالمختار

مقالہ ۵۷ اگر دو بہنون کا ایجاب قبول علیحدہ علیحدہ کیا ہے پھر بھول گیا تو جدائی کیجاویگی دونومین اسواسطے کہ اول معلوم نہین اور یہہ جدائی طلاق ہوگی نہ فسخ اگر وطی نہین کی تو ہر ایک کو نصف مہر ملیگا بشرطیکہ مہر برابر ہو مقدار مین۔ اور اگر دونون کا مہر مختلف ہے تو پھر اگر

مقالہ ۵۸ دونون کا مہر معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا اور فلانی اتنا تو ہر ایک کو اوسکی چوتھائی مہر ملیگا اگر یہ معلوم ہو کہ ایک کے لئے ایک ہزار اور دوسرے کیلئے دو ہزار تو اس صورت مین جو کمتر ہوگا اوسکا نصف ملیگا یعنے ایک ہزار کا نصف۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۹ اگر دونون بہنونمین جدائی بعد دخول کے کی ہوگی تو مہر کامل واجب ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۰ اگر ایک سے دخول ہوگیا ہے اور دوسرے سی نہین تو مدخولہ کو کامل مہر ملیگا اور دوسرے کو نصف۔ درالمختار۔

کتنے عورتین نکاح مین جائز ہین

مقالہ ۶۱ صحیح ہے نکاح چار عورتون حرہ سے اور اسیطرح چار لونڈیون سے چار سے زیادہ جائز نہین۔ درالمختار

مقالہ ۶۲ چار عورتون سے زیادہ کتنی ہی لونڈیان ہون جائز ہین بطریق ملک۔ درالمختار۔

مقالہ ۶۳ حرعورت کے اوپر لونڈی کا نکاح کرنا مکروہ ہے۔ درالمختار

احکام نکاح موقت اور متعہ اور معلق کے

مقالہ ۶۴ (باطل ہے نکاح موقت) نکاح موقت اسکو کہتے ہین کہ ایک مدت مقرر تک نکاح کرنا

اوسکو نکاح موقت کہتے ہین۔

مقالہ ۶۵ (فرق متعہ اور موقت مین) متعہ مین لفظ متعہ کہنا ضرور ہے اور موقت مین لفظ نکاح یا تزویج لازم ہے اور متعہ مین تعین مقدار مہر کی لازم ہے موقت مین نہین اور متعہ مین گواہو نکا ہونا ضرور نہین۔ بخلاف موقت کے۔ عالمگیری و در المختار۔

مقالہ ۶۶ اگر نکاح کیا عورت سے اس شرط پر کہ ایک ماہ کے بعد طلاق دے تو شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۶۷ نکاح کا معلق کرنا شرط پر صحیح نہین۔ مثلاً۔ فاطمہ نے کہا مین نے تجھسے نکاح کیا اگر میرا باپ راضی ہوگا دوسرے نے قبول کیا تو نکاح منعقد نہوگا بوجہ معلق ہونیکے۔ عام۔ در

احکام شرط و اضافت

مقالہ ۶۸ صحیح نہین ہے اضافت کرنا نکاح کے زمانہ آیندہ کے طرف۔ مثلاً تجھسے نکاح کرونگا کل یا پرسون تو یہہ صحیح نہوگا۔ در المختار

مقالہ ۶۹ (شرط فاسد) سے نکاح باطل نہوگا جیسا نکاح کرنا اس شرط پر کہ مہر نہ دونگا۔ تو اس صورت مین شرط باطل ہے اور نکاح صحیح۔ در المختار۔

باب اولیا

مقالہ ۷۰ باب اولیا کے بیان مین۔ اولیا جمع ولی کی ہے جو شرعاً دوسرے کے امور کا متولی ہو ولایت چار قسم پر ہے۔ قرابت۔ ولاء۔ امامت۔ ملک۔ بحر الرائق۔

مقالہ ۷۱ عورت کے واسطے ولی سب سے اقرب اوسکا بیٹا ہے۔ پھر پوتا۔ پھر اسی طرح

نیچے درجہ تک پھر باپ پھر دادا پھر پردادا اوپر کے درجہ تک پھر حقیقی بہائی پھر علاتی بہائی پھر حقیقی بہائی کا بیٹا پھر علاتی بہائی کا بیٹا اگرچہ نیچے درجہ مین ہو پھر عورت کا حقیقی چچا۔ پھر علاتی چچا پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا اگرچہ نیچے تک ہو پھر باپ کا حقیقی چچا پھر باپ کا علاتی چچا پھر ان دونون کی اولاد اسی ترتیب سے پھر اوس کے دادا کا حقیقی چچا پھر دادا کا علاتی چچا پھر ان دونون کی اولاد اسی ترتیب سے پھر وہ مرد جو عورت کا سب سے بعید عصبہ ہو۔ عالمگیری۔

مقالہ لڑکا نابالغ اور دیوانہ اور بے ہوش اور وصی خارج از ولایت ہین بنا بر مذہب صحیح کے۔ در عالمگیر

مقالہ ولایت کہتے ہین غیر پر اوسکا قول نافذ ہوجانے کو

مقالہ ثبوت ولایت کا چار سبب سے ہوتا ہے اول قرابت سے جیسے بیٹے کا باپ نکاح کردے دوسرے ملک سے جیسے لونڈی کا یا غلام کا مالک نکاح کردے تیسرے ولایت آزاد کرنے کی جیسے نکاح آزاد کا سید کردے چوتھے امامت جیسے نکاح لاوارث کا بادشاہ یا قاضی کردے۔ بحرالرائق۔

مقالہ فسق ولی کا ولایت کو قطع نہین کرتا۔ قاضی خان

ولی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے یا نہ

مقالہ اگر عورت غیر کفو مین بغیر رضامندی ولی کے نکاح کرلے تو اصلاً جائز نہ ہوگا ایسے پر فتویٰ ہے۔ عالمگیری۔ درالمختار۔

مقالہ عدم جواز کا فتویٰ بسبب فساد زمانہ کے دیا ہے اسواسطے نہ ہر مکلفہ صاحب شرم و حیا ہے نہ عزت کا خیال ہے نہ ہر ولی کو نالش کا سلیقہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۸ فتوی امام صاحب کے قول پر ہے یعنے جب مکلفہ نے غیر کفو مین نکاح کرلیا بدون رضی ولی کے تو جائز ہے باکرہ ہو یا ثیبہ تو اس صورت سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ مین فتوی مختلف ہے یہان مفتی کو ضرور یاد رکہنا چاہیے کہ فتوی غور سے دے۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۷۹ ایک ولی کے رضامندی کافی ہے دوسرا کا تعرض قابل حجت نہوگا یعنے دوسرا کو حق فسخ نکاح کا نہین ہے بشرطیکہ ولایت مین برابر ہون۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۸۰ اگر بہائی نے نکاح کرایا بدون باپ کے تو باپ نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔

مقالہ ۸۱ اگر عورت کا ولی کوئی نہین تو وہ بذاتہا ولی ہے عقد صحیح و نافذ ہوگا اتفاقا۔ درالمختار

مقالہ ۸۲ اگر عورت نے بذات خود غیر کفو مین نکاح کرلیا تو صحیح نہین ایسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۸۳ اگر عورت نے بذات خود کفو مین نکاح کرلیا تو جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۴ اس زمانہ مین تینون علما کا اتفاق ہے یعنے امام صاحب اور امام محمد اور امام ابو یوسف رح کفو اور غیر کفو مین نکاح صحیح اور نافذ رہیگا۔ فتح القدیر۔

مقالہ ۸۵ اہل اسلام سنت جماعت ایک کفو ہین بقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ

ولی کو حق جبر یا نہ

مقالہ ۸۶ ولی کو جائز نہین کہ باکرہ کو مجبور کرے نکاح پر اسواسطے کہ سن بلوغ حق جبر کو قطع کر دیتا ہے۔ درو فتح

بیان استیذان عورت

مقالہ ۸۷ سکوت اور ضحک اور تبسم اور بکا اذن ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۸ جب اولیا کثیر ہون تو اوس صورت مین سکوت اذن نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۸۹ اگر ولی نے عورت کا نکاح کردیا بعد اسکی عورت کو خبر پہونچے سنکر سکوت کیا تو یہ سکوت اذن ہوگا بشرطیکہ ولی واحد ہے۔

مقالہ ۹۰ اگر اولیا کثیر ہین تو صورت مذکور مین سب کی رضامندی ضرور ہے۔

مقالہ ۹۱ اگر شوہر کے مرنیکے بعد بالغہ کو خبر پہونچے تو اوسوقت سکوت اجازت نہوگا اسواسطے کہ نکاح خود باطل ہوگیا ہے

مقالہ ۹۲ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا ہے میرے اذن سے اور شوہر کے ورثا انکار کرتے ہین تو عورت ہی کا قول معتبر ہوگا۔ درالمختار۔

مقالہ ۹۳ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے بدون میرے اذن کے نکاح کردیا ہے جب مجھکو خبر پہونچے تو مین راضی ہوگئی اس صورت مین شوہر کے ورثا کا قول معتبر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۹۴ نکاح مین معرفت زوج کی ضرور ہے تاکہ عورت اور وکیل دونون اوسکو جان لین

مقالہ ۹۵ مبارکبادی کو قبول کرنا اور ہنسنا اور مثل ان افعالون کے دلیل رضامندی کی ہین۔ درالمختار وغیرہ۔

ازالہ بکارت

مقالہ ۹۶ ازالہ بکارت بسبب کسی حادثہ کے خارج حکم بکر نہین۔

مقالہ ۹۷ جس عورت کا بکر بوجہ کودنے یا زخم یا حیض جاری ہونے سے یا زیادہ عمر ہونیسے زائل ہوجاوے تو وہ عورت حقیقۃً باکرہ ہے اور جو بکر زنا سے زائل ہو وہ حکماً باکرہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۸ باکرہ حقیقی ہو یا حکمی ہو اوسکا سکوت اذن ہے نطق کچھ شرط نہین۔ درالمختار

مقالہ — جس عورت کو زنا سے حد ماری گئی تو وہ باکرہ نہین۔ درالمختار

صغرسنی مین ولی کا نکاح کر دینا

مقالہ — اگر باپ نے نابالغ جانکر نکاح کر دیا اور لڑکی نے کہا مین تو بالغ ہون نکاح صحیح ہے حالانکہ وہ قریب بلوغ کے ہے اس صورت مین اگر باپ یا زوج نے کہا کہ یہ صغیرہ ہے تو قول عورت کا ہی معتبر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ — اگر صورت مذکور مین زوج اور صغیرہ مین اختلاف واقع ہو تو صغیرہ کا قول معتبر ہوگا [illegible]

مقالہ — اگر باپ نے بیٹی کا نکاح ایک فاسق معروف سے کر دیا تو نکاح صحیح نہوگا اسی پر امام صاحب اور صاحبین کا اتفاق ہے۔ درالمختار

باب الرضاع

مقالہ — رضاعت دودہ دینے کو کہتے ہین اگر کسی عورت نے دودہ پلایا تو یہ عورت مرضعہ ہے اور بچہ رضیع ہے اور مرضعہ اس رضیع پر قطعاً حرام ہوجاتی ہے اسکے ساتھہ نکاح کرنا قطعاً حرام ہے جیسے اپنی مان سے جسکے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور رضاعت سے حرمت اسیطرح ہوجاتی ہے جیسے نسب سے۔ ایضا

مقالہ — رضاعت شرع مین چہاتی سے چوسنے کو کہتے ہین خواہ وہ عورت حرہ ہو یا لونڈی۔ در۔ عالم

مقالہ — مراد رضاع سے حلق مین ڈالنا وقت مخصوص مین ہے۔ درالمختار

مقالہ — مدت رضاع کی امام اعظم صاحب کے نزدیک اڑہائی برس ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس ہین صاحبین کا مذہب صحیح ہے دلیل صاحبین کی قال اللہ تعالے

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۰۷
دودہ رضاعت کی مدت مین قلیل اور کثیر برابر ہے جبکہ حلق مین پہونچ چکا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۱۰۸
اگر عورت کا دودہ اور پانی ملا کر دیا جو غالب ہوگا اوسیکا اعتبار ہوگا اور یہی حکم طعام کا بھی ہے۔ درالمختار وہدایہ

مقالہ ۱۰۹
اگر کواری عورت کو دودہ اتر آیا تو اس سے بھی حرمت رضاع ثابت ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۱۱۰
بعد گذر جانے مدت رضاع کے یعنے بعد دو سال کے دودہ کے پینے سے حرمت ثابت نہوگی اسواسطے کہ یہ طفل مستغنی ہے دودہ سے جب دو سال پورے ہوگئے تو حق رضاع باقی نرہا اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۱۱۱
حق رضاع مرد کے طرف منسوب ہوتا ہے جب عورت نے لڑکی کو دودہ پلایا تو وہ لڑکی اوسکے زوج پر حرام ہوگی یہہ لڑکی اوسکی رضاعی بنت ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲
جب ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے ایک پستان سے دودہ پیا تو ان دونون کا نکاح آپسمین حرام ہوگیا وہ حقیقت مین بہن بہائی ہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳
رضیع پر خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اوسکی رضاعی مان اور باپ اور ان مان باپ کے اصول وفروع نسبی و رضاعی دونون طرح کے سب حرام ہوجاتے ہین۔ عالمگیری

باب اکفا کے بیان مین اکفا جمع کفو کی ہے بمعنی ہمسر کے

مقالہ ۱۱۴
کفو کئے معنون مین ثابت ہے۔ اول نسب مین۔ دوم اسلام آبا مین۔ سوم حریت مین۔ چہارم مال مین۔ پنجم دین مین۔ ششم حرفہ مین۔

مقالہ ۱۱۵
قریش سب ایک کفو ہین۔ مہاجر اور انصار ایک کفو ہین صحیح تو یہی کہ سوا ے

قریش کے تمام عرب باہم کفو ہین۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۱۶ عرب کفو ہین بعض اونکا بعض کے مہاجر اور انصار سب برابر ہین یہی مذہب صحیح ہے۔ درر

مقالہ ۱۱۷ کل عرب ایک کفو ہین تفاضل کو اعتبار نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸ کفو کا اعتبار مرد کے جانب ہے نہ عورت کے امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹ جب عورت نے بذات خود کسی مرد سے نکاح کر لیا تو ولی کو اختیار تفریق باقی ہے بشرطیکہ شوہر شرافت مین کم ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۰ جبکہ عورت نے بذات خود غیر کفو مین اپنے برابر سے یا زیادہ تر سے نکاح کر لیا تو ولی کو حق تفریق باقی نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱ {دوم اسلام ابا} مین شخص خود مسلمان ہوا ہو وہ ایسے شخص کا کفو نہوگا جسکا ایک باپ ہی مسلمان ہوا ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۱۲۲ جسکا باپ مسلمان ہے ایسے کا کفو ہوگا جسکے دو یا زیادہ باپ مسلمان گذرے ہون۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۳ {سوم حریت} جسکا باپ آزاد ہوا ہو وہ اصلی آزادہ عورت کا کفو نہین ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۱۲۴ {چہارم مال} جو شخص مہر اور نفقہ دونون کا یا ایک کا مالک نہین ہے وہ کفو نہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۱۲۵ جو مرد مہر اور نفقہ کا مالک ہے وہ عورت کا کفو ہوگا اگرچہ یہ عورت مال کثیر رکھتی ہو اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۲۶ نفقہ مین ایک سال کا روزینہ معتبر ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۷ ایک روایت مین ایک مہینے کا روزینہ معتبر ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۸ اہل حرفہ کے حق مین اگر مہر دینے پر قادر ہوا اور ہر روز ناسقدر کماتا ہے کہ عورت کے نفقہ کے واسطے کفایت کرتا ہے تو اوسکا کفو ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۱۲۹ (پنجم دینداری) دیانت مین کفات معتبر ہین اور یہ امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۱۳۰ مرد فاسق عورت صالحہ کا کفو نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۱ امام اعظم صاحب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ پرہیزگاری کی راہ سے کفات کا اعتبار نہین ہے

مقالہ ۱۳۲ ایک مرد نے اپنی لڑکی کا نیک گمان کرکے نکاح کردیا پھر باپ نے اوسکو دائمی شراب خوار پایا اور گھر والے اوس کے پرہیزگار ہین تو نکاح باطل ہوجائے گا بالاتفاق۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۳ {حرفہ مین} امام اعظم صاحب نے ظاہر الروایت کے موافق حرفہ مین کفات کا اعتبار نہین

مقالہ ۱۳۴ دباغ۔ حجام عطار کے کفو نہوگا یہی صحیح مذہب ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۱۳۵ نسب کا اعتبار فقط عرب مین معتبر ہے عجموں نے اپنے نسبون کو ضائع کردیا ہے عجم مین فقط حریت اور اسلام کو اعتبار ہے بدلیل قول الہی کے انما المومنون اخوۃ کچھ شک نہین کہ اہل اسلام سب بھائی برادر ہین عجم مین صرف اسلام کافی ہے اسلام کل امراض کے واسطے تریاق ہے۔

مقالہ ۱۳۶ کفو کا اعتبار ابتدا مین ہے اگر بعد کو مرد عورت سے کمتر ہوگیا تو ولی کو حق اعتراض نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۷ نکاح بدون کفو کے بھی صحیح ہے لیکن ولی کو حق اعتراض باقی ہے۔ درالمختار

باب المہر۔ ادنی مقدار مہر کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸ کم سے کم مقدار مہر دس درم ہے خواہ سکہ ہون یا خالی چاندی ہو تو بھی جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ [۱۳۹] سوا ے درم کے جو چیز ہے وہ وقت عقد کے جو اوسکی قیمت ہے اوس کے حساب سے درمون کے قایم مقام رکھے جاینگے یہ ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۰] کپڑا یا کیلی یا وزنی چیز پر نکاح کیا اور اوس چیز کی قیمت وقت عقد کے دس درم ہے تو نکاح جائز ہوگا۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۱] نکاح صحیح ہے بدون ذکر مہر کے کیونکہ نکاح ایک ربط ایجاب قبول کا نام ہے

مقالہ [۱۴۲] اگر نکاح کر دیا غلے پر یا کپڑے پر بالعوض مہر کے یا مکان پر یا جانور پر وغیر ذلک پس اس صورت مین قیمت شرط ہے کمتر درجہ قیمت دس درم ہین مگر قیمت اسی وقت کی مراد ہوگی۔ ہدایہ و درالمختار

مقالہ [۱۴۳] اگر مہر باندہنے کے وقت تعریف اور جنس نہ بیان کی اشیا مذکورہ کی تو اس صورت مین صحیح نہوگا بسبب کثرت جہالت کے کیونکہ اوسمین امتیاز نہین ہو سکتی لہذا ان صورتون مین مہر مثل قرار دیا جائیگا۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۴] اگر اشیا مذکورہ مین وقت ادائی کے اول سے قیمت کم یا زیادہ ہوگی تو مہر باندہنے کے وقت سے قیمت کا اعتبار ہوگا۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۵] جو چیز مال متقوم ہے وہ مہر بھی ہو سکتی ہے۔ ایضاً

مقالہ [۱۴۶] بہتر مہر وہ ہے جو قبل دخول کے ادا کیا جاوے۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۷] اگر مرد نے اپنے غلام یا باندی کی خدمت پر نکاح کیا تو صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ [۱۴۸] اگر طلاق دے قبل دخول یا خلوت صحیحہ کے تو نصف مہر مسما واجب ہوگا۔ درالمختار

مقالہ [۱۴۹] اگر نکاح کیا بدون تقرر مہر کے تو مہر مثل لازم ہوگا۔ درالمختار

مقالہ [۱۵۰] اگر نکاح بدون تقرر مہر کے ہوا ہے بعد کو شوہر مر گیا تو مہر مثل لازم دینا ہوگا گو دخول

کیا ہو یا نہ بشہ طلیکہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۱ اگر نکاح کیا ایسی چیز پر جو فی الحال معدوم ہے تو مہر مثل ملیگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۲ اگر نکاح کے وقت بعوض مہر کے تعلیم قرآن کو کر دیا تو مہر مثل لازم ہوگا کیونکہ فقہا کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجر لینا جائز نہین ہے، اسواسطے مہر مثل واجب ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۳ اگر وقت نکاح کے تعلیم قرآن کو مہر کر دیا تو جائز ہوگا اسواسطے کہ متاخرین کا اسی پر فتوی ہے کہ تعلیم قران اور تعلیم فقہ کی اجرت لینا جائز ہے اور جب اجرت لینا جائز ہوا تو مہر ہونا بھی جائز ہے اسواسطے کہ جس چیز کی اجرت لینا جائز ہے اوسکا مہر ہونا بھی جائز ہے فتح القدیر مین تعلیم قرآن کا مہر ہونا صحیح کہا ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۵۴ اگر مہر مسما مال متقوم نہین تو اس صورت مین تو مہر مثل واجب ہوگا جیسے شراب یا سور یا اشارہ غلام کے طرف کیا وہ حر نکلا۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۵ اگر مسلمان مرد نے مسلمان عورت سے مردار یا خون یا خمر یا سور پر نکاح کیا تو تسمیہ صحیح نہین

مقالہ ۱۵۶ اگر مہر مسما دس درم ہے یا زیادہ ہے تو عورتکو وہی ملیگا۔

مقالہ ۱۵۷ اگر تسمیہ مہر فاسد ہی ہے تو مہر مثل واجب ہوگا۔

مقالہ ۱۵۸ اگر مہر مسما دس درم سے کم ہے تو دس درم کامل ملینگے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک۔ عالمگیری

فصل نکاح شغار مین

مقالہ ۱۵۹ یعنی شغار زید نے اپنی بہن کا عمر سے نکاح کر دیا اس شرط پر کہ عمر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے بغیر مہر کے نکاح مقابل نکاح کے ہوگیا اور دونون مہر سے محروم ہین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۶۱ دونون عورتون کو اوسکا مہر مثل ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۲ تین باتون سے مہر مؤکد ہوجاتا ہے ایک دخول دوم خلوت صحیح۔ سوم زوجہ یا زوج کے مرنے سے۔ عالمگیری و در المختار

فصل متعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۶۲ اگر دخول یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دے تو عورت کو متعہ ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳ متعہ جب واجب ہوتا کہ شوہر کی طرف فرقت پائی جاوے مثلاً طلاق دیدے یا ایلا کر کے الگ کیا یا لعان کیا یا مجبوب نکلا یا عنین ظاہر ہوا یا مرتد ہوگیا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۴ اگر عورت کے طرف سے فرقت پیدا ہو تو واجب نہوگا مثلاً عورت اسلام سے منکر ہوگئی یا شوہر کے بیٹے سے بوسہ لیا اور مثل اسکے۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۵ اگر طلاق قبل دخول کے واقع ہو تو فقط متعہ واجب ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۶ واضح ہو کہ یہان متعہ سے مراد متعہ شیعہ کا نہین ہے بلکہ جسکا ذکر قرآن مین فرمایا ہے یعنے تین کپڑے یعنی قمیص اور چادر اور پاجامہ اور یہ کپڑا اوسط ہون گے نہ بہت بڑھ کے نہ بہت گھٹ کے۔ محیط

مقالہ ۱۶۷ اگر اوسط درجہ کا آدمی ہے اوسکو قطن کے کپڑے دینا چاہئے اگر مرفع الحال ہے تو اوسکو ریشمی کپڑا دینا چاہئے اور یہی صحیح مرد کے حال کا اعتبار کیا جائیگا۔ ہدایہ

مقالہ ۱۶۸ بعض نے فرمایا ہے کہ دونون کے حال کا اعتبار کیا جائیگا بعض نے اس کو صحیح کہا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل مانع خلوت صحیح کے بیان مین

مقالہ ۱۶۹ دونون مین سے ایک حج فرض یا نفل کے احرام مین ہے یا روزہ فرض یا نماز فرض مین ہے یا حیض یا نفاس یا دونون کے ساتھہ وہان پر کوئی شخص سویا ہوا ہو یا دونون مین سے کسی کو مرض لاحق ہوگیا یا مرد کے ساتھہ دوسری جورو ہو یا دونون کے ساتھہ کتا کتا ہو یا مسجد ہو یا حمام ہو تو خلوت صحیح نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۰ اگر دونون کے ساتھہ عورت کی لونڈی ہو تو امین اختلاف ہے اور فتوی اسپر ہے کہ خلوت صحیح نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۱ اگر چہار دیواری کے جسمین ایسا دروازہ نہین کہ جو بند کردیا جاوے تو وہان خلوت صحیح نہوگی اگر دروازہ ہو اور بند کردیا جائے تو خلوت صحیح ہوگی۔ عالمگیری

فصل مہر ہبہ کرنے کے بیان مین

مقالہ ۱۷۲ عورت کو اختیار ہے شوہر کو مہر ہبہ کردے قبل دخول ہو یا بعد دخول اور عورت کے اولیار کو کوئی اعتراض کا حق نہین ہے۔ شرح طحاوی

مقالہ ۱۷۳ اگر عورت نے کسی شرط پر مہر ہبہ کیا پس اگر شرط پائی گئی تو جائز ہے اور اگر شرط نہ پائی گئی تو مہر جیسا تھا ویسا ہی عود کرے گا۔ عالمگیری

فصل جب زوجین مین مہر کا اختلاف واقع ہو

مقالہ ۱۷۴ اگر وقت نکاح کے زوج اور زوجہ مین اختلاف مقدار مہر مین واقع ہو تو مہر مثل لازم ہوگا۔

مقالہ ۱۷۵ اگر دونون مین کسیکے شاہد ہون تو اوسکا قول بدین طور کہ دعوی پر قسم کہالے قبول ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۶ اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو پہلے دونون سے باہمی قسم لیجائیگی پھر اگر دونون قسم کہا گئے تو امام اعظم صاحب اور امام محمد کے نزدیک مہر مثل کا حکم قرار دیا جائیگا

اور یہی صحیح ہے۔ محیط

فصل جہیز کے بیان مین

مقالہ ۱۷۷ اگر اپنی دختر کو جہیز دیکر اوسکے سپرد کر دیا تو پہر استحساناً باپ کو یہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے واپس لیوے اور اسی پر فتوی ہے۔

مقالہ ۱۷۸ اگر دولہن والون نے سپرد کرنیکے وقت کچہہ لیا تو شوہر کو اختیار ہوگا کہ یہ واپس کر لے اسواسطے کہ یہ رشوت ہے۔ بحر الرائق۔

مقالہ ۱۷۹ اگر لڑکی کو جہیز دیکر رخصت کیا پہر دعوی کیا کہ جو کچہہ مین نے اوسکو دیا تہا وہ بطور عاریت تہا اور لڑکی نے کہا کہ یہ میری ملک ہے کہ تو نے مجہکو جہیز مین دیا تہا تو باپکا قول قبول نہوگا

مقالہ ۱۸۰ اگر رواج مشترک ہو کبہی جہیز ہوتا ہے اور کبہی عاریت تو باپکا قول قبول ہوگا بعض فقہا نے اسی تفصیل کو فتوی کے لئے مختار کہا ہے۔ نہر الفائق۔

مقالہ ۱۸۱ صغیرہ نے اپنے مان اور باپ وہ مال ذاتی سے کوشش کرکے جہیز تیار کیا یہانتک کہ وہ بالغ ہوگئی پہر اوسکی مان مرگئی اور باپ نے سب جہیز اوسکے سپرد کر دیا تو ورثا مستحق حصے کے نہونگے۔ عالم۔

مقالہ ۱۸۲ ایک شخص نے اپنی لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا اور سپرد کرنے سے پہلے مرگیا پہر باقی وارثون نے اپنے اپنے حصہ کا دعوی کیا اگر تجہیز کے وقت لڑکی بالغہ ہو تو باقی وارثون کو حصہ ملیگا یہی صحیح ہے اسوجہ سے کہ بلوغ کے وقت اوسکا قبضہ نہ تہا۔

مقالہ ۱۸۳ اگر صغیرہ ہو تو باقی وارثون کو کچہہ حصہ نہ ملے گا اسواسطے کہ صغیرہ کا قبضہ وہی اوس کے باپ کا قبضہ ہے۔ عالمگیری

باب الطلاق

مقالہ ۱۸۴
طلاق عرف شرع مین رفع قید کو کہتے ہین اور مراد اس قید سے نکاح ہے اور جو نکاح مین ثابت ہین چنانچہ وطی اور حلت نظر اور تملیک تمتع وغیر ذلک خواہ یہ قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے اور جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے عدت کے اسواسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے - عالم -

مقالہ ۱۸۵
اور اگر زوج عدت مین مرجائے تو زوجہ مطلقہ اوسکی وارث ہوگی -

فائدہ
عبد اللہ ابن عمر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغضوب تر خدا کے نزدیک امور حلال مین سے طلاق ہے - ابن ماجہ

مقالہ ۱۸۶
طلاق کے تین قسمین ہین - حسن - احسن - بدعی -

مقالہ ۱۸۷
حسن وہ طلاق ہے جو حالت طہر مین واقع ہو اور دخول بھی نکیا ہو پھر دوسری طلاق بھی طہر ثانی مین پھر تیسری طلاق طہر ثالث مین واقع ہو الحاصل تین طلاقین تین طہر مین واقع ہون بغیر دخول کے - کذا فی المحیط -

مقالہ ۱۸۸
احسن وہ طلاق ہے کہ ایک طلاق دے رجعی طہر مین اور جماع ہی نہین کیا اوس طہر مین چہوڑ دیا جہانتک کہ عدت پوری ہوگی یا حاملہ تھی تو وضع حمل سے اوسنے فراغت پالی

مقالہ ۱۸۹
فائدہ - طلاق سنون وہ طلاق ہے کہ طلاق بھی حالت طہر مین ہو اور صحبت بھی نکرے حالت عدت مین - عالمگیری -

مقالہ ۱۹۰
طلاق بدعی دو قسم ہے ایک باعتبار عدد کے ہے تین طلاق دیا ایکبار ایک لفظ سے یا تین طلاق ایک آن مین دین یا دو لفظون مین حالت حیض مین طلاق واقع ہوگی

اور زوج گنہگار ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۹۱ ثانی باعتبار وقت کے ہے مدخولہ بہا کو طلاق دے حالت حیض مین یا طہر مین مگر دخول کر لیا اوس طہر مین نفس طلاق تو واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۲ اگر مدخولہ نہین ہے تو طہر اور حیض دونو برابر ہین یعنے حیض نہین آتا بسبب کم سنی یا کبر سنی کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۳ ابن عمر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن عمر نے پوچھا یا رسول اللہ اگر تین طلاق ایکبار دے تو کیا فرمایا تو نے نافرمانی کی رب اپنے کی اور تیری عورت تجھسے جدا ہوگئی۔ فقہا نے بدعت سے مراد حرام لکھا کذا فی درالمختار۔

مقالہ ۱۹۴ الفاظ طلاق کے بھی تین ہین ایک ۱ صریح۔ دوسرا ۲ ملحق۔ تیسرا ۳ کنایہ۔

مقالہ ۱۹۵ طلاق صریح وہ ہے جو طلاق کے سوا اور معنون مین مستعمل نہو اور نیت کی محتاج نہو جیسے لفظ طلاق اور طالق اور تطلیق او مطلقہ کہ ان الفاظ سے طلاق پڑجاتی ہے خواہ نیت طلاق کی کرے یا نکرے لیکن وقوع طلاق مین عورتکا خطاب شرط ہے

مقالہ ۱۹۶ اور اگر عورت نے مرد سے طلاق چاہے ہو اور مرد نے طالق طالق طالق یا یون کہا کہ طلاق طلاق طلاق تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے ان الفاظون مین خطاب عورت کے طرف نہین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۹۷ کلمے ہے طلاق رجعی ہوتی ہے جیسے ایکبار یا دو بار طلاق دینا۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۸ اور کلمے ہے بائن ہوتی ہے جیسے تین بار طلاق دینا اور ملحق بصریح جیسے لفظ حرام اور تحریم کا کہ اوسمین بھی نیت کی حاجت نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۹۹ اور کنایہ وہ ہے جو طلاق اور غیر طلاق دونون پر محتمل ہو اسمین بدون نیت کے طلاق نہین پڑتی

مقالہ ۲۰۰ محل طلاق کا منکوحہ عورت ہے لونڈی محل طلاق مین داخل نہین مولا کیلئے۔

مقالہ ۲۰۱ مجنون اور نابالغ اور سوتے کی طلاق نہین واقع ہوتی۔ درالمختار

رکن طلاق

مقالہ ۲۰۲ طلاق کا لفظ مخصوص ہے جو خالی ہو استثنار سے اگر انشار اللہ کو لفظ طلاق مین شامل یا متصل کر دیا تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے کہ لفظ مخصوص استثنار سے خالی نہین۔ ہدایہ

مقالہ ۲۰۳ جائز ہے طلاق دینا حیض اور طہر مین قبل دخول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۲۰۴ اگر عورت کم سن ہے یا بہت بڈہی ہے بسبب بیرسنی کے زوج نے ارادہ کیا طلاق کا سنت طلاق یہہ ہے کہ جب ایکماہ گذرے طلاق دے پہر دوسرا ماہ گذرے طلاق دے پہر تیسرا ماہ گذرے طلاق دے۔ یعنے ایکماہ کے فصل سے طلاق واقع ہو تاکہ شمار حیض وطہر برابر ہوجاوے۔ عالم۔ و درالمختار۔

مقالہ ۲۰۵ جائز ہے طلاق حاملہ کی عقب جماع کے۔ ایضاً

مقالہ ۲۰۶ اگر طلاق دے مرد حالت حیض مین واقع ہوگی لیکن سنت یہہ ہے جب حیض سے فارغ ہو طلاق دے پہر حیض سے فارغ ہو طلاق دے پہر حیض سے فارغ ہو طلاق دے تینون طلاقین طہر مین واقع ہون۔ عالمگیری و درالمختار وہدایہ

فصل صریح طلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۰۷ طلاق صریح وہ ہے جو مستعمل نہو مگر اوسمین اگرچہ فارسی زبان مین ہو یا غیر اس کے

اور کوئی زبان ہو جو خاص اوسمین مستعمل ہون صریح اونکے صریح مین استعمال کرتے ہون اور کنایات اونکے کنایات مین استعمال کرتے ہون جیسے عربی مین صریح اور کنایہ ہے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۰۸
یعنے ایسے الفاظ ہون کہ سوا طلاق کے غیر معنی مین مستعمل نہو وہ صریح ہے چنانچہ عربی مین طَلَّقتُكِ بہ تشدید لام طلاق صریح ہے یعنے مین نے تجھکو طلاق دی اور اَنتِ اور مطلقہ یہہ الفاظ بھی تشدید لام صریح ہین اور بتخفیف لام صریح نہین در۔ عالمگیری

مقالہ ۲۰۹
طلاق مین شرط ہے کہ وہ عورت مقصود بالخطاب ہو تب طلاق واقع ہوگی اگر مقصود بالخطاب وہ عورت نہین جیسے مسایل طلاق کو مرد نے عورت کے سامنے لکھہ رکھا بطور تعلیم اور مثال کے طور پر تو طلاق نہ واقع ہوگی نہ قضاءً نہ دیانتاً۔ کذافی حاشیۃ الطحطاوی

مقالہ ۲۱۰
ایک طلاق رجعی واقع ہوگی ان الفاظ مذکورہ سے جو ان الفاظ صریح کے معنی رکھتے ہون جیسے مین نے تیری طلاق چاہی یا مین راضی ہون تیری طلاق سے۔ درالمختار

مقالہ ۲۱۱
جب الفاظ صریح کو مخاطب کریگا خواہ عالم ہو یا جاہل طلاق واقع ہوگی بدون نیت کے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۱۲
اگر مرد نے کہا مین نے مقصود طلاق سے طلاق نہین کی بلکہ عورت کے ڈرانیکے واسطے تو ظاہر مین اوسکی تصدیق نکیجاویگی۔ ایضاً

فصل تشبیہہ الطلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۱۳
اگر تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاق واقع ہونگی اوسمین معتبر وہ انگلیان

ہونگی جو کھلی ہین اور جو بند ہین وہ معتبر نہونگی۔ قاضیخان ومحیط ودر المختار

مقالہ ۲۱۴ اگر عورت کو کہا تو مطلقہ ہے مثل عدد اس چیز کے حالانکہ ایسی چیز کا نام لیا جسکا عدد نہین جیسے شمس وقمر تو امام صاحب کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۱۵ اگر طلاق کی اضافت ایسے عدد کے طرف کی جسکا نہونا معلوم ہے یا اوسکا ہونا یا نہونا مجہول ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۶ اگر کہا مرد نے تو مطلقہ ہے مانند ہزار کے یا مثل اسکے یعنے ہزار کے اگر تین طلاق کی نیت کی تو بالاجماع تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۱۷ اگر ایک کی نیت کی یا کچھہ نیت نہ کی تو امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۸ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے ایک طلاق مثل ہزار کے ہے تو بالاتفاق سب کے نزدیک ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۹ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے مثل تین کے اگر تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین طلاقین بائن واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۲۰ اگر بعد دخول کے ایک طلاق دی اور کہا کہ مین نے اس طلاق کو بائن قرار دیا ہے یا تین تو صحیح یہی ہے کہ بائن ہوگی یا تین۔ عالمگیری

فصل غیر مدخولہ کے بیان مین

مقالہ ۲۲۱ اگر قبل دخول کے تین طلاق دین تو تینون واقع ہونگی اگر تین متفرق ہین تو پہلے طلاق بائن ہوگی۔ در المختار۔

مقالہ ۲۲۲ اگر مرد نے کہا عورت غیر مدخولہ سے کہ تو طلاق ہے ایکبار اور ایکبار یا یون کہا کہ تو طلاق ہے ان تینون صورتون مین ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۳ اگر کہا مرد نے اپنی عورتون سے جو غیر مدخولہ ہین کہ میری عورت طلاق ہے میری عورت طلاق ہے پہر زوج نے کہا کہ مین نے اس طلاق کو مکرر سے اون دونون سے ایک عورت کی طلاق کا ارادہ کیا ہے نہ ان دونونکا تو اُس کی تصدیق نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۲۴ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو اکیس[۲۱] طلاق سے طلاق ہے تو تینون علما کے نزدیک تین طلاقین واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۵ اگر کہا گیارہ طلاقین تو بالاتفاق تین طلاق واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۶ اگر کہا کہ ڈیڑ طلاق تو باتفاق دو طلاق واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۷ اگر نصف اور ایک طلاق ہے تو ایک طلاق واقع ہونگی اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۸ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو طلاق ہے ایک طلاق جسکے بعد دوسری ایک ہے اگر تو دار مین داخل ہوئی تو پہلے طلاق سے بائنہ ہوجائیگی۔ درالمختار

فصل مکرر طلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۲۹ جب مکرر کہا لفظ طلاق کہ انت طلاق تو ہر ایک طلاق علیحدہ علیحدہ واقع ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۰ جب کہے گا کہ مین نے طلاق ثانی سے طلاق اول کی تاکید کی نیت کی تو باعتبار دیانت کے اوسکی تصدیق ہوگی نہ باعتبار قضا کے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۳۱ اگر کہا تو طلاق بہت فاحش طلاق ہے یا اخبث طلاق یا اس سے بھی بری یا یہ کہ طلاق شیطان یا طلاق بدعت یا طلاق مثل پہاڑ کے ان سب صورتون مین طلاق

واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۳۲ اگر کہا کہ تو طلاق سخت یا ایک بہرے گہر بیس وہ طلاق واحد بائن ہوگی بشرط نیت۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۳ کہا کہ تو طلاق ہے عریض یا طویل بس یہ طلاق واحد بائن ہوگی۔ درالمختار

جب لفظ طلاق سے مراد قید سے چھوٹنا ہو یا غیر اس کے

مقالہ ۲۳۴ اگر کہا زوج نے کہ میری نیت طلاق صریح سے قید سے چھوٹنا ہے تو زوج کی دیانت پر عمل کیا جائیگا طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۵ یا زبردستی سے زوج طلاق بولا پھر اوس نے قید سے چھوڑنیکا ارادہ بیان کیا تو اوسکی تصدیق ہوگی باعتبار حکم قضاء کے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۶ اگر طلاق صریح کے وقت وثاق یا قید کا لفظ مصرح کریگا تو ظاہر مین اوسکی تصدیق ہوگی طلاق واقع نہوگی۔ ایضًا

مقالہ ۲۳۷ اگر کہا کہ اس شہر کی عورتین طلاق ہین اور زوجہ اوسکی اوسی شہر مین ہے تو طلاق واقع ہوگی۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۳۸ اگر مرد نے کہا اَنْتِ طَالِقٌ مَالَمْ اُطَلِّقْكِ یا مَتیٰ لَمْ اُطَلِّقْكِ یعنے زوج نے کہا تو طلاق ہے دائمًا تجھکو طلاق ندون یا جب تک کہ مین تجھکو طلاق ندون تا وقتیکہ تجھکو طلاق ندون اور یہ کلام کہہ کر زوج ساکت ہوگیا تو عورت فی الحال مطلقہ ہوگی بسبب سکوت کے اسواسطے کہ کلمہ متیٰ کا ظرف زمان ہے اور اسیطرح کلمہ ما کا مصدر رہے قائم مقام ظرف کے اگرچہ بمعنی شرط کے بھی مستعمل ہے

لیکن فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ یہان بمعنی وقت ہے ۔ درالمختار ۔

فصل نسبت کے بیان مین

مقالہ ۲۳۹ نسبت طلاق کے یا عورت کے طرف ہوگی یا اوسکے عضو کے طرف جس سے کل بدن تعبیر ہوتا ہو جیسے گردن اور روح اور بدن اور جسد اور فرج اور چہرا اور

مقالہ ۲۴۰ جب نسبت اون عضو کے طرف ہو جنکا اطلاق کل بدن پر صادق آتا ہے بشرطیکہ عرف مین بہی ان عضو کو بدن پر استعمال کرتے ہون اور مشہور بہی ہون تو طلاق واقع ہوگی باعتبار قضا کے بشرطیکہ الفاظ مذکورہ کے ساتہہ نیت بہی ہوے کذا فی فتح القدیر ۔

مقالہ ۲۴۱ اگر کہا تجہکو طلاق ہے مکہ معظمہ مین یا گہر مین یا سایہ مین یا دہوپ مین یا مثل اسکے اس قول پر بالفعل طلاق واقع ہوگی قید مذکور کی کوئی ضرورت نہین یعنے موقوف علیہ نہین زوج کی تصدیق کیجاویگی ان مثالون مین باعتبار دیانت کے نہ باعتبار قضا کے ۔ د

فصل قول لغو کے بیان مین

مقالہ ۲۴۲ اگر مرد نے کہا تو طلاق ہے میری موت کے ساتہہ یا اپنی موت کے ساتہہ تو یہہ دونون قول لغو ہونگی ۔ درالمختار

مقالہ ۲۴۳ اور اسیطرح لغو ہے یہ قول کہ تو طلاق ہے قبل اسکے کہ مین نکاح کرون یا یون کہے کہ تو طلاق ہے کل تو طلاق واقع نہوگی اسواسطے طلاق مین ملکیت شرط ہے اور ملکیت قبل از نکاح ثابت نہین ہوتی ۔ درالمختار

مقالہ ۲۴۴ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے کوٹھری بہر کے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی لیکن اگر تین کی نیت کی ہو تو تین طلاق واقع ہونگی۔ ہدایہ

مقالہ ۲۴۵ اگر کہا عورت سے اس طرح منتشر انگلیون سے اشارہ کیا تو طلاق واقع ہوگی شامی ردالمحتار کے شمار پر موقوف ہے۔ عالمگیری و درالمختار۔

مقالہ ۲۴۶ اگر ایک کا اشارہ کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۴۷ اگر دو کا اشارہ کیا تو دو طلاق واقع ہونگی۔ ایضاً

باب الکنایات۔ کنایات زبان کے علیحدہ ہین

مقالہ ۲۴۸ کنایات سے بدون نیت کے طلاق واقع نہین ہوتی۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۴۹ اگر لفظ کنایہ مین نیت کی تو طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۰ کنایات تین قسم پر ہین۔ حالت تبیین۔ حالت مذاکرہ الطلاق۔ حالت الغضب

مقالہ ۲۵۱ اور الفاظ کنایات کے بھی تین احتمال سے خالی نہین بعضے اونمین سے محتمل ہین رد کو یعنے عورت کے سوال طلاق کا رد اونمین سے نکلتا ہے اور جواب طلاق کو بھی محتمل ہین اور بعضے اونمین صلاحیت سب اور دشنام کی رکہتے ہین اور جواب طلاق کے بھی محتمل ہین اور بعضے وہ ہین کہ نہ رد سوال کے محتمل ہین اور نہ لیاقت سب اور دشنامی کی رکہتے ہین لیکن جواب البتہ رکہتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۲ الفاظ کنایات مین طلاق واقع ہوتی ہے مگر جب نیت طلاق کی کی یا کوئی ایسی دلالت حال مین ہو جس سے صاف یہہ معلوم ہو کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے تو اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ ایضاً

جو کنایات فقط جواب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۳
امرک - بیدک - اختاری - اعتدی - مبتسم یعنے تیرا کام تیرے ہاتہہ مین ہے - تو اختیار کر - تو عدت اختیار کر -

دوم جو فقط جواب و رد کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۴
اخرجی - اذھبی - قومی - تقنعی - استبری - تخماری - ترجمہ یعنے تو نکل جا - تو چلی جا - تو اٹھہ کہڑی ہو - تو تقنع کر - تو ستر کر - تو خمار اوڑہ

سوم جو فقط جواب و شتم کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۵
بریۃ - حبلک - بائن - حرام یعنے تیری رسی تیری گردن پر یہ استعارہ ہے عرب کے دستور پر جب اونٹنی کو چہوڑتے ہین تو اوسکی گردن مین رسی ڈالدیتے ہین بائن اور حرام کا ترجمہ صاف ہے یعنے تو جدا ہی اور حرام ہے

مقالہ ۲۵۶
امرک بیدک اور اختاری الفاظ کنایہ ہین اسمین تفویض طلاق ہے جبتک عورت مطلقہ نہو گی جبتک کہ وہ اپنی ذات کو طلاق نہ دے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا ہے کہ اسمین اگر نیت طلاق کی زوج نے وقت دلالت حال طلاق کے تو طلاق واقع ہو گی بشرطیکہ قرینہ طلاق بہی موجود ہو۔

مقالہ ۲۵۷
انت واحدۃ یعنے تو واحد ہے اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقعی ہو گی اگرچہ اوسنے دو یا تین کی نیت کی ہو۔

مقالہ ۲۵۸ اختیاری مین تین طلاق کی نیت ہی صحیح نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۵۹ اگر کہا کہ مین نے اپنے نفس کو تجھپر حرام کیا تو استبرا کرا اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۶۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا تو دوسرا زوج طلب کرلے مین نے تجھکو جدا کیا اگر نیت طلاق کی کی تو طلاق ہوگی یا قرینہ طلاق کا موجود ہو جیسا ذکر طلاق کا۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۱ اگر مرد نے عورت کو کہا کہ مین تین طلاقون سے بری ہون تو بعض نے کہا کہ نیت پر طلاق واقع ہوگی۔

مقالہ ۲۶۲ اور بعض نے کہا کہ طلاق نہوگی اور یہی ظاہر ہے۔ عالمگیری

باب تفویض الطلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۶۳ تفویض کا معنی سپرد کرنا ہے یہ تین قسم ہے ایک تفویض غیر کو طلاق کا مالک کردینا دوم دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا۔ سوم رسالت یعنے غیر کو طلاق کہلا بھیجنا فرق تفویض اور توکیل مین یہ ہے کہ جسکو تفویض ہو وہ اپنی ذات کے واسطے عمل کرتا ہے اور وکیل مامور ہوتا ہے غیر کے واسطے جو غیر کے واسطے عمل کرتا ہے اور رسول تو محض ایلچی گری سے عبارت ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۶۴ اگر مرد نے کہا جو امر تیرا تیرے ہاتھ مین ہے یا اختیار کرلے تو یہہ دونون لفظین تفویض مین دونون کنایہ طلاق ہین تو طلاق واقع ہونے مین بدون نیت کے عمل نکرین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۶۵ اگر زوج نے یون کہا کہ اپنی ذاتکو طلاق دے لے تو اس صورت مین زوجہ کو اختیار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۶ اگر مرد نے کہا عورت کو تو اختیار کر نفس اپنے کو عورت نے کہا مین نے اختیار کیا تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۶۷ اگر کہا اختیار کر اختیار کرنا اور عورت نے کہا مین نے اختیار کیا طلاق بائن واقع ہوگی ایضاً

مقالہ ۲۶۸ اگر مرد نے کہا اختیار ی اختیار ی اختیار ی پہر عورت نے کہا مین نے اختیار کیا پہلی اور دوسری اور تیسری تو تینون طلاقین واقع ہونگی نزدیک امام صاحب اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۶۹ اگر مرد نے کہا عورت کو اختیار کر اختیار کر اختیار کر تین بار پہر عورت نے کہا اختیار کیا مین نے اختیار کرنا تو تین طلاقین واقع ہونگی سب کے نزدیک۔ عالمگیری و درالمختار

تفویض کرنا طلاق کا دیوانہ اور صبی کو

مقالہ ۲۷۰ صحیح ہے تفویض طلاق کی دیوانہ اور صبی کو بشرطیکہ دونون کلام بخوبی کر سکتے ہون

مقالہ ۲۷۱ اگر مفوض الیہ مجنون ہوگیا بعد تفویض کے پہر اوسنے حالت جنون مین طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۷۲ اگر وکیل مجنون ہوگیا بعد تفویض کے تو وکالت باطل ہوگی اسواسطے کہ وکیل کا عاقل ہونا ضرور ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۷۳ اگر مرد نے عورت کو اختیار دیا پہر عورت نے اعراض کیا تو اختیار باطل ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

فصل امر بالید کے بیان مین

مقالہ ۲۷۴ امر بالید یعنے امر تیرے ہاتھہ مین مراد اس سے طلاق عورت کے اختیار مین یہ بھی ایک الفاظ تفویض مین سے ہے۔

مقالہ ۲۷۵ شوہر کو بعد امر بالید کے تفویض کے رجوع کا اختیار نہین رہتا۔

مقالہ ۲۷۶ سوائے ایک امر کے کہ تخیر کی صورت مین فقط ایک خیار سے تین طلاق کی نیت نہین صحیح ہے اور امر بالید مین صحیح ہے۔ کذا فی فتح القدیر

مقالہ ۲۷۷ اگر اپنی عورت سے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اس سے طلاق کی نیت کی پس اگر عورت نے سنا ہے تو جبتک اس مجلس مین ہے امر طلاق اوسکے اختیار مین رہیگا اور عورت نے نہین سنا تو جب اوسکو معلوم ہوا یا خبر پہونچے تب امر طلاق اوسکے ہاتھہ مین ہوجائے گا۔ محیط

مقالہ ۲۷۸ اگر عورت کو کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اوس نے تین طلاقین کی نیت کی ہے پھر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو ایک طلاق اختیار کیا تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ کذا فی ھدایہ

مقالہ ۲۷۹ اگر زوج نے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور تین طلاق کی نیت کی اور عورت نے بھی تین طلاق اپنے آپکو دیدین تو تین طلاقین واقع ہونگی اگر مرد نے دو طلاق کی نیت کی ہو تو ایک واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸۰ اور اسیطرح اگر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو طلاق دی یا اپنے نفس کو اختیار کیا اور تین طلاق کا ذکر نہ کیا تو بھی تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۸۱ اگر شوہر نے عورت کا کام اوسکے ہاتھہ مین دیا پس اوسنے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو قبول کیا تو طلاق پڑجاویگی۔ ایضاً

صغیرہ کی تخییر صحیح ہے مثل تعلیق کے

مقالہ ۲۸۲
اگر یون کہا اگر تو اختیار کرے ذات اپنے کو تو ایسی ہے یعنے طلاق ہے پہر جبتک صغیرہ اختیار نکرے گی طلاق واقع نہوگی۔ در المختار

مقالہ ۲۸۳
جب صغیرہ کے باپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اوسکو یعنے زوجہ کو اختیار ہے صغیرہ کے باپ نے قبول کیا تو طلاق ہو جائیگی جبکہ شوہر کی نیت مین طلاق ہے۔ الخلاصہ

تفویض ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے

مقالہ ۲۸۴
اگر مرد نے روز یا مہینہ یا سال کو بطور نکرہ کے ذکر کیا ہے تو عورت کو وقت کلام شوہر سے دوسرے روز یا مہینہ یا سال کی اسی گہڑی تک اختیار حاصل ہوگا اور مہینہ دونون سے شمار ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸۵
اگر کہا مرد نے عورت کو امر تیرا تیرے ہاتہہ مین آج اور کل کا روز اس صورت مین رات داخل ہے جو درمیان مین پڑے گی علیہ الفتوی۔ در المختار

مقالہ ۲۸۶
اگر کہا امر تیرا تیرے ہاتہہ مین ہے آج اور کل اور پرسون پہر مرد نے رد کیا اور اختیار کیا پہلے روز کو بس باطل ہوگا کل اختیار کچہہ حق نہین عورت کو کہ اختیار کرے نفس اپنے کو بعد اسکے بہی صحیح ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۸۷
اگر عورت کو کہا تیرا کام تیرے اختیار مین ہے اس ماہ مین بس اوسنے شوہر کو اختیار کیا تو بنابر قول امام اعظم صاحب اور امام محمد صاحب کے عورت کے ہاتہہ سے اختیار نکل گیا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۸۸ اگر مرد نے دوسرے مرد کو اپنی عورت کا مختار کیا اور مجلس کو پاس منحصر کیا تو وہ مرد رجوع کا مالک نہین رہیگا۔ محیط و خلاصہ

فصل مشیت کے بیانمین

اس فصل مین وہ مسائل ہین جن کو زوج عورت کے خواہش پر رکھدے

مقالہ ۲۸۹ اگر کہا عورت کو طلاق دے نفس اپنے کو پھر عورت نے کہا مین نے طلاق دی نفس اپنے کو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۲۹۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا طلاق دے نفس اپنے کو اور عورت نے تین طلاق دین زوج نے بھی یہ ارادہ کیا تھا تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۱ اگر دو طلاقین کی نیت کی تو حرہ کے حق مین صحیح نہین۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۲ اگر کہا جب تو چاہے طلاق دے تو اس صورت مین سب اوقات مین کیوقت چاہے طلاق دے تو جائز ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۳ اگر کیف شیئت مین عورت نے طلاق بائن کو چاہا یا تین کو تو جو کچھ وہ چاہے گی وہی واقع ہوگی اسواسطے کہ یہ عورت مختار ہے وصف اور عدد مین بشرطیکہ مشیت عورت کے موافق نیت زوج کی ہو۔ در المختار

مقالہ ۲۹۴ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو تین طلاق دے عورت نے ایک طلاق دے تو ایک ہی ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۹۵ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو ایک طلاق دے اور عورت نے کہا مین نے اپنے نفس کو ایک ایک طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۶
اگر مرد نے عورت کو رجعی طلاق کا حکم دیا اور اوسنے بائن کو لیا تو رجعی ہوگی۔ ایضًا

مقالہ ۲۹۷
اگر کہا کہ اپنے نفس کو تین طلاق دے اگر توچاہے پس اوس نے اپنے نفس کو ایک یا دو طلاق دین تو بالاجماع کچھہ واقع نہوگا۔ ایضًا

مقالہ ۲۹۸
اگر کہا توچاہے اپنے نفس کو دس طلاقین دے اوس نے کہا مین نے اپنے نفس کو تین طلاق دین تو کچھہ واقع نہوگا۔ قاضیخان

مقالہ ۲۹۹
اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہروقت کہ توچاہے یا جب تو چاہے تو عورت کو اختیار رہے چاہے مجلس مین چاہے یا بعد اٹھنے مجلس کے اگر عورت نے فی الحال یہ ارادہ کیا تو رد نہوگا جب چاہے عورت کو اختیار ہے اپنے آپ کو طلاق دے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۰
اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہربار جب توچاہے تو عورت کو برابر پورا اختیار رہے گا خواہ اسی مجلس مین اختیار کرے یا بعد کو اختیار کرے۔ محیط

مقالہ ۳۰۱
اگر عورت مذکورہ نے یکبارگی تین طلاق دیدین تو امام صاحب کے نزدیک کوئی طلاق واقع نہوگی اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی اور یہ تفویض عورت کے رد کر دینے سے رد نہوگی۔ عالمگیری۔

مقالہ ۳۰۲
اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے جتنی چاہے تو جبتک عورت کوئی دوسرا کام شروع نکرے یا مجلس کو نہ بدلے تبتک اوسکو اختیار ہے۔ عالمگیری

طلاق بالتوکیل

مقالہ ۳۰۳
اگر کسی شخص سے کہا کہ میری عورتون مین سے جنکو چاہے طلاق دیدے تو اوسکو یہ اختیار نہین کہ اوسکی سب عورتون کو طلاق دیدے اور صاحبین کے نزدیک

اسکو یہ اختیار ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۴ اگر کسی نے کہا کہ میری عورتون مین سے جو طلاق چاہے اوسکو طلاق دیدے پس سب عورتون نے طلاق کو چاہا تو وکیل کو اختیار ہے کہ ان سب کو طلاق دیدے بالاتفاق ۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۰۵ اگر کسی مرد سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دیدے تو اسکو اختیار رہیگا چاہے اس مجلس مین طلاق دے یا اوس کے بعد طلاق دے اور زوج کو اختیار ہوگا کہ اس سے رجوع کر لے ۔ ہدایہ

مقالہ ۳۰۶ اگر دو مردون سے کہا کہ تم میری جورو کو تین طلاق دیدو تو ہر ایک کو تنہا طلاق دینے کا اختیار ہوگا ۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۷ اگر دو مردون سے کہا کہ تم دونون سے کے دونون اسکو تین طلاق دیدو پس ایک نے ایک طلاق دی پھر دوسرے نے دو طلاقین دین تو کچھہ بھی واقع نہوگا تا وقتیکہ دونون مجتمع ہو کر تین طلاق نہ دین ۔ قاضیخان

مقالہ ۳۰۸ یہان پر یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر خطوط طلاق کے جن عورتون کے شوہر پردیس سے لکھتے ہین اونمین یون لکھتے ہین کہ تو میری جورو کی طلاق کے واسطے وکیل ہے اور اوس سے دریافت کرے کہ وہ طلاق چاہتی ہے پس اگر عورت چاہے تو اوسکو طلاق دیتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے ہین کہ طلاق واقع نہین ہوتی ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۹ اگر کسی نے کہا کہ تو میری جورو کی طلاق کا وکیل ہے اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے یا اس شرط پر کہ عورت مذکورہ کو اختیار ہے یا اس شرط پر کہ فلان کو اختیار ہے تو وکالت جائز ہے لیکن یہ خیار شرط باطل ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۳۱۰
اگر کہا کہ مین نے تجہے اپنے کل امور کا وکیل کیا پہر وکیل نے اسکی جورو کو طلاق دیدی تو مشایخ نے اسمین اختلاف کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ طلاق واقع نہوگی۔ عالمگیری

باب التعلیق۔ اس باب مین مسایل تعلیق کے ہین

مقالہ ۳۱۱
اہل عرب اس کلام کو اوسوقت کہتے ہین جب کسی چیز کو کوئی معلق کرلے اور اصطلاح فقہ مین تعلیق عبارت ہے مربوط کرنے حصول ایک کلام کا ساتہہ حصول مضمون دوسرے کلام کے یعنے جزا کو مضمون شرط سے گانٹہنا اور لگانا اسکو تعلیق کہتے ہین چنانچہ انت طالق ان دخلت الدار تعلیق ہے اسواسطے طلاق مخاطبہ کی دخول دار سے مربوط ہے یعنے طلاق کا حصول دخول دار کے حصول پر موقوف ہے۔

مقالہ ۳۱۲
اگر وقت تکلم کے شرط موجود نہین لیکن موجود ہونا اوسکا محال نہین تو طلاق واقع ہوگی جیسے تو بازار کو گئی طلاق ہے پس جب بازار کو جاویگی اوسوقت سے طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و در المختار

اور امر محال پر معلق کرنا

مقالہ ۳۱۳
جیسے اگر اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہو تو ایسی تعلیق لغو ہے جب کوئی طلاق کو امر محال پر معلق کرے تو طلاق واقع نہوگی۔ در المختار

مقالہ ۳۱۴
شرط صحت تعلیق کی ہونا شرط کا متصل مشروط کے تو اگر انت طالق کہا پہر بعد سکوت کے شرط بیان کی تو صحیح نہوگی مگر بسبب عذر کے البتہ صحیح ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۱۵
شرط صحت تعلیق کی یہ ہے کہ مرد تعلیق سے عورت کے کلام کے بدلا دینے کا قصد نہ کرے۔ ایضاً

شرط تعلیق

مقالہ ۳۱۶
شرط تعلیق کی یہہ ہے کہ مشروط مذکور ہو یعنے صرف شرط کا بدون فعل شرط کے کہنا لغو ہے اس صورت مین طلاق واقع ہوگی اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۱۷
اور شرط لزوم تعلیق کی ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہوں چنانچہ یون کہنا مولا کا اپنے غلام کو اگر تو ایسا کام کریگا تو آزاد ہے یا ملک حکمی ہو اگرچہ ملک حکمی حقیقۃ نہو بلکہ حکماً ہو مانند قول زوج کے اپنی منکوحہ یا عدت والی سے اگر تو جاہے تجھکو طلاق ہے

مقالہ ۳۱۸
باطل ہوجاتی ہے تعلیق بعد پائے جانے شرط کے ہر طرح سے یعنے وجود شرط کا ملک مین ہوا ہو یا غیر ملک مین دونون طرح تعلیق باقی ہی رہتی ہی لیکن اگر ملک مین شرط پائی گئی تو عورت مطلقہ ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۱۹
اگر وجود شرط مین زوج اور زوجہ کا اختلاف واقع ہو تو زوج ہی کا قول معتبر ہوگا ساتھ قسم کے اسواسطے زوج طلاق کا منکر ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۲۰
اگر شرط کا وجود معلوم نہو سکے بجز عورت کے تو عورت کا ہی قول معتبر ہوگا جیسے حیض۔ ایضاً

طلاق مریض کے بیان مین

مقالہ ۳۲۱
اگر کسی مرد نے اپنی جورو کو طلاق رجعی دیدی خواہ اپنی صحت مین یا مرض مین خواہ برضامندی عورت کے یا بغیر رضامندی کے عدت مین ہونے کی حالت مین گیا تو بالاجماع یہ دونون باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ عالمگیری و درالمختار

اگر عورت کو طلاق بائن دیدی یا تین طلاق دیدین پھر عورت کو عدت مین چھوڑ کر

مرگیا تو بھی اسی طرح ہمارے نزدیک عورت وارث ہوگی۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۳۲۲
اگر کہا مرد نے حالت صحت مین زوجہ اپنے کو جبکہ آوے ابتدا مہینہ فلانی یا جبکہ پڑہے فلان نے نماز ظہر کی یا جبکہ داخل ہوا فلان دار مین پس تو طلاق ہے اگر وقوع ان شرطون [?] کا مرض کی حالت مین ہے پس ان صورتون مین زوجہ وارث نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۲۳
اور اگر کہنا مرد کا حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی۔ ایضاً

جو شخص اپنی حاجات کو جو گھر کے باہر سرانجام پاتی ہین ادا نہ کر سکے وہ مریض ہے اگرچہ گھر کے اندر حاجات کو ادا کر سکے اسلئے کہ ایسا نہین ہے کہ ہر مریض گھر مین حاجات کے انجام دینے سے عاجز ہو جاوے جیسے پیشاب و پاخانہ کے واسطے قیام کرنا۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۴
جسکے ہاتھہ پاؤن مین گٹھیا ہوگئی اور جسکو فالج نے مارا ہے جبتک اس کا مرض ترقی پر ہو تبتک وہ مریض ہے اور جب ایک حالت مین ہو تو طلاق وغیرہ کے حق مین وہ مثل صحیح کے ہے اور یہی حکم مدقوق کا بھی ہے اور بعض علما اسی پر فتوی دیتے تھے۔ محیط

مقالہ ۳۲۵
زخمی آدمی یا وہ جسکے درد ہو بشرطیکہ اس تکلیف نے اوسکو صاحب فراش نہ کر دیا ہو تو وہ مثل صحیح کے ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۶
اگر عورت کے حکم سے عورت کو اپنے مرض مین تین طلاق دیدین پہر اوسکے واسطے کچھہ قرضہ کا اقرار کیا یا کچھہ وصیت کی تو بالاجماع عورت کو اس مقدار اور اوسکے حصہ میراث دونون مین سے جو کم ہو وہ ملیگی۔ سراج الوہاج عن عالمگیری ودر المختار

مقالہ ۳۲۷
اگر مرض الموت مین عورت کو تین طلاق دیدین پہر مرگیا اور اوسکی مطلقہ کہتی ہے کہ میری عدت ابھی تک نہین گذری تو اوسکا قول قسم سے قبول ہوگا اگرچہ زمانہ دراز گذر گیا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۸
اگر قذف مرد کا عورت کو مرض مدت مین ہے تو قبل از اتمام عدت عورت وارث ہوگی
سب کے نزدیک ۔ درالمختار

مقالہ ۳۲۹
اگر ایلا کیا اور مفارقت دونون کی حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی ۔ ایضاً

باب الرجعت تعریف مطلقہ جبتک عدت مین ہے اوسکے نکاح کو بدستور سابق رکھنے کو رجعت کہتے ہین

مقالہ ۳۳۰
رجعت دو قسم ہے اول سنی دوم بدعی رجعت وہ ہے کہ وقت رجعت کے دو گواہ ہوں
اور عورت کو بھی آگاہ کردے اور بدعی وہ ہے جسمین گواہ نہون ۔ درالمختار

مقالہ ۳۳۱
الفاظ رجعت کے دو طرح پر ہین صریح اور کنایہ صریح جیسے عورت سے خطاب کرکے کہا کہ مین نے
تجھ سے مراجعت کرلی اور مین نے تجھ سے ارتجاع کرلیا یا تجھ سے رجوع کرلیا یا تجھکو
لوٹا لیا یا تو میرے نزدیک جیسی تھی ویسی ہے یا تو میری جورو ہے تو ایسے الفاظ مین
بدون نیت کے مراجعت ثابت ہوگی ۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۲
اگر بلفظ تزویج اس سے رجوع کیا تو امام محمد کے نزدیک جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۳
اور اسیطرح اگر اوسنے نکاح پڑھا تھا تو اس سے تو بنا بر قول مختار مراجعت ہوجائیگی ایضاً

مقالہ ۳۳۴
رجعت جیسے قول سے ثابت ہوتی ہے ویسے ہی فعل سے بھی ثابت ہوتی ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۵
وطی کرنے سے اور شہوت سے مساس کرنے سے اور دہن پر شہوت سے بوسہ لینے
سے بالاجماع رجعت ثابت ہوتی ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۶
نظر داخل فرج شہوت سے رجعت ہے ۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۷ مساس اور نظر بغیر شہوت ہو تو بالاجماع رجعت نہو گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۸ مرد کے بوسہ لینے و لمس و نظر کرنے سے رجعت ہوتی ہے ویسی ہی عورت کے طرف سے بھی ایسے فعل سے رجعت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ جو فعل عورت سے صادر ہوا ہے مرد کی دانست مین ہو اور مرد نے اوسکو منع بھی نہ کیا ہو اسی مین اتفاق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۹ اگر گواہون نے جماع واقع ہونے کی گواہی دی تو بالاجماع قبول ہو گی۔ سراج الوہاج

مقالہ ۳۴۰ مجنون کی رجعت فعلی ہو گی قولی صحیح نہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۴۱ اگر دونون کا انقضاء عدت مین اتفاق ہے اور رجعت مین اختلاف ہے تو صحیح یہ ہے کہ عورت کا قول قبول ہو گا اور یہی جمہور کا قول ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۴۲ اور اگر عدت باقی ہے تو صحیح یہ ہے کہ قول زوج کا قبول ہو گا۔ ایضاً

مقالہ ۳۴۳ رجعت قولی صحیح ہے بدون نیت کے۔ در المختار

باب ایلا کے بیان مین

مقالہ ۳۴۴ (تعریف) ایلا کہتے ہین اپنے نفس کو اپنی منکوحہ کی قربت سے روکنے کی قسم کہانا خواہ اللہ تعالےٰ کی قسم کہاوے یا طلاق یا عتاق یا حج یا صوم یا غیر اسکے مثل انکے مطلق ہو یا مقید ہو کسی زمانہ کے ساتہہ۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۳۴۵ (شرط) ایلا کی یہ ہے کہ عورت محل ہو ایلا کے بسبب منکوحہ ہونے کے وقت ایلا کے شرط ایلا کی اہل ہونا زوج کا واسطے طلاق کے جسکو طلاق کی لیاقت ہے اسکو ایلا کی بھی لیاقت ہے۔ در المختار

مقالہ ۳۴۶
جیسی طلاق رجعی مین عورت بعد گذرنے عدت کے مرد سے جدا ہو جاتی ہے ویسی ایلا مین بعد گذرنے مدت ایلا کے عورت جدا ہو جاتی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۴۷
ایلا کی مدت فقہا کے نزدیک چار ماہ ہین۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۳۴۸
بروایت صحیح صحاح ستہ مین ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایلا رکیا ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک جب انتیس روز پورے ہو گئے تو حضرت تشریف لائے ازواج مطہرات نے کہا آپ نے تو قسم کہائی تہی کہ مین داخل نہونگا ایک مہینہ تک حضرت نے فرمایا یہ مہینہ انتیس روز کا ہے اس روایت سے صاف ثابت ہو گیا کہ ایلا ایک ہی مہینہ کا ہوتا ہے۔

الفاظ صریح کے بیان مین

مقالہ ۳۴۹
واللہ مین تجہ سے قربت نہ کرونگا تجہ سے وطی نہ کرونگا تجہہ سے غسل جنابت نکرونگا یا تجہ سے قربت کروں تو مطلقہ ہے۔ درالمختار

الفاظ کنایات کے بیان مین

مقالہ ۳۵۰
تجہ سے مس نہ کرونگا ترے پاس نہ آونگا ترے فرش پر نہ آونگا ترے نزدیک نہ آونگا تیرے اوپر نہ داخل ہونگا اور مثل اسکے۔ درالمختار

مقالہ ۳۵۱
اگر زوج نے زوجہ سے حالت ایلا مین وطی کی یعنے مدت کے اندر اگرچہ دیوانہ ہو تو حانث ہوگا تو تعلیق یمین مین جزا واجب ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۵۲
جب بعد وطی کے کفارہ یا جزا لازم ہوئی تو اب حکم ایلا کا باقی نرہا تو طلاق

واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۵۳ — اگر مرد نے عورت سے مدت کے اندر وطی کی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کریگا۔ ہدایہ

مقالہ ۳۵۴ — اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا مانند اس کلام کے کچھ کہا جسمین حرام کا لفظ ہو تو ایلا ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۵۵ — اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے ہزار بار تو ایک طلاق واقع ہوگی اسواسطے حرمت شئے واحد ہے اوسمین تعدد کو گنجایش نہین بخلاف طلاق کے واللہ اعلم۔ ایضًا

مقالہ ۳۵۶ — اگر زوج نے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے طلاق بائن واقع ہوگی اگرچہ اوس نے طلاق بائن کی نیت نہین کی بسبب غلبہ استعمال کے۔ درالمختار

باب خلع کے بیان مین

مقالہ ۳۵۷ — تعریف خلع ایک چیز کو دوسرے سے زائل کرنے کو کہتے ہین یعنے ملک نکاح کو بعوض بدل کے بلفظ خلع اوسکو خلع کہتے ہین۔ فتح القدیر و درالمختار

مقالہ ۳۵۸ — شرط خلع کی وہی ہے جو طلاق کی ہے اور خلع کے حکم سے طلاق بائن واقع ہوگی ایضًا

مقالہ ۳۵۹ — خلع مین تین طلاق کی نیت صحیح ہے۔ ایضًا

مقالہ ۳۶۰ — حقوق خلع کے قطع ہوجاتے ہین جو زوجیت سے ثابت تھے۔

مقالہ ۳۶۱ — جس چیز کا مہر ہونا جائز ہے اوسکا خلع ہونا بھی جائز ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۳۶۲ — اگر عورت کو حیوان غیر موصوف پر خلع دیا تو طلاق واقع ہوگی۔

مقالہ ۳۶۳ — اگر مرد نے کہا کہ مین نے تجھکو خلع دیا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو مہر مین سے کچھ ساقط نہوگا اور مرد کے اس قول سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ

مرد نے نیت کی ہو اور عورت کے قبول کو اوس مین کچھہ دخل نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۳۶۴ اگر مرد نے اس قول سے طلاق کی نیت کی اور عورت نے قبول نہین کیا ہے تو بھی
ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۶۵ اور اگر اوس نے کہا کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی تو طلاق واقع نہوگی اور
قضاءً و دیانۃً دونون طرح اسکے قول کی تصدیق ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۶۶ اگر عورت و مرد دونون نے خلع کر لیا اور مال عرض کا بیان نہ کیا تو صحیح یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے
کے حق سے بری ہوجائیگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۶۷ اگر زوج مجلس بدلیگا تو خلع باطل نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۶۸ اگر مرد نے عورت کو کسیقدر مال پر طلاق دے اور اوسنے قبول کیا تو طلاق
بائن واقع ہوگی۔ اور مال عورت کے ذمہ پر لازم ہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۳۶۹ اگر عورت کو خلع کی خبر پہونچے اور وہ مجلس سے اٹھہ کھڑے ہوئے تو خلع باطل ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۷۰ اگر زوج نے کہا کہ تو طلاق ہے تجھپر ہزار روپیہ دینا لازم ہے اگر عورت نے ہزار روپیہ
کو قبول کرلیا تو طلاق واقع ہوگی اور مال کا دینا لازم ہوگا باعتبار عمل کرنیکے علیہ الفتویٰ ایضاً

مقالہ ۳۷۱ اگر کہا کہ مین نے تجھکو طلاق دے ہزار روپیہ پر تو نے ہزار روپیہ کو دینا قبول
نکیا تھا تو زوج کا قول معتبر ہوگا ساتھہ قسم کے۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۲ اگر کہا کہ مین نے کل طلاق تیری فروخت کردی تھی ایک ہزار پر تو نے ہزار
کو قبول نکیا تھا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تھا تو اس صورت مین
عورت کا قول معتبر ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۳ اگر عورت نے دعوے خلع کا کیا اور زوج منکر ہے تو طلاق واقع نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۴ ساقط کرتا ہے خلع نکاح صحیح کو اگرچہ خلع بلفظ بیع ہو یا شراء کے اسی پر اکثر علما نے اعتماد کیا ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۳۷۵ صغیرہ کے طرف سے خلع کرنا صحیح نہین اگرچہ باپ ہو یا ماں اسواسطے ماں باپ صغیرہ کے طلاق کے مالک نہین اور نہ اوس کے نائب ہوسکتے ہین ۔ درالمختار

باب ظہار کے بیان مین

مقالہ ۳۷۶ (تعریف) تشبیہ دینا اپنی زوجہ یا اوس کے کسی جزو کے جو اوسکے کل بدن سے تعبیر کیجاتی ہو محرمات کے ساتھہ یا ایسی چیز کے ساتھہ جسکی طرف نظر کرنا شرع نے حرام کیا ہو خواہ یہہ حرمت اصلی ہو یا رضاعت سے ہو یا مصاہرت سے ۔ فتح القدیر در

مقالہ ۳۷۷ اہل عرب اوسوقت ظہار کہتے ہین جبکہ مرد نے اپنی عورت سے یون کہا کہ تو مجہہ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھہ یہ استعارہ ہے واسطے حرمت کے ۔

مقالہ ۳۷۸ اور اصطلاح شرع مین ظہار عبارت ہے تشبیہ سے ۔ درالمختار

تمثیلات

مقالہ ۳۷۹ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھہ یا تیری گردن ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھہ یا تیرا نصف بدن ایسا ہے جیسی میری ماں کی پیٹھہ ۔ اگر اضافت طرف ملک کے کریگا تو ظہار صحیح ہوگی یعنے زوجہ منکوحہ سے ظہار جائز ہے نہ مطلقہ سے نہ قبل نکاح کے اور نہ لونڈی سے ۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۰ جبکہ منکوحہ کو تشبیہہ دی محرمات ابدی سے اون اعضا کی جنکو دیکھنا جائز نہین

توظہار صحیح ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۱ اگر ہاتھ یا پاؤن یا بال یا چہرہ کے ساتھ تشبیہ دیگا تو ظہار کا حکم ثابت نہوگا اسواسطے
ان اعضار کا دیکھنا محرم کو جائز ہے بخلاف پشت اور پیٹ اور ران کے۔ عالمگیری و در

مقالہ ۳۸۲ اگر کہا کہ تو مجھپر مثل پشت میری مان کے ہے تو ظہار ہو جائیگا خواہ یہ عورت
مدخولہ ہو یا نہ ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۳ اگر زوج کہے کہ مین کفارہ ظہار کا دیچکا ہون تو اوسکی تصدیق کرنا چاہیئے جبتک
کہ وہ مشہور بکذب نہو اگر وہ کذاب ہے تو بدون گواہون کے تصدیق نکیا جائے

مقالہ ۳۸۴ زوجہ پر واجب ہے کہ شوہر کو کفارہ تک وطی سے روکے تاکہ گناہ سے بچے۔ ایضاً

مقالہ ۳۸۵ فائدہ۔ یہہ سب ظہار مطلق مین ہے اگر ظہار موقت ہو جیسے قدر مدت معلومہ
مثل ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے واسطے اظہار کیا تو ایسے اظہار موقت
مین اگر اوس نے اس مدت کے اندر اس سے قربت کی تو اسپر کفارہ لازم آویگا
اور اگر اوس سے قربت نہ کی یہانتک کہ یہہ مدت گذر گئی تو اس کے ذمہ سے
کفارہ ساقط ہو جائے گا اور ظہار باطل ہوگا۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۳۸۶ اگر یون کہا کہ انتِ مثل امی تو اگر زوج نے اس قول سے تعظیم زوجہ کی نیت کی
یا طلاق کی نیت کی یا ظہار کی نیت کی تو صحیح ہے جو نیت کرے گا وہی واقع ہوگا اسواسطے
یہ قول کنایہ ہے اور کنایہ نیت کا محتاج ہے بخلاف قول حرام یعنی تو مجھپر حرام ہے۔ عالمگیری و در

مقالہ ۳۸۷ اگر کہا کہ مرد نے اپنی عورتون سے تم مجھپر ایسی ہو جیسے میری مان کی پشت
تو یہ ظہار ہے سب عورتون سے باتفاق فقہا کے اور ہر ایک عورت میں
کفارہ لازم ہوگا علیحدہ علیحدہ۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۸ اگر ایک عورت سے ایک مجلس مین چند بار اظہار کیا تو ہر ظہار کے بدلے کفارہ واجب ہوگا۔ در المختار۔

مقالہ ۳۸۹ اگر اوس نے ارادہ تکرار سے تاکید کا کیا ہے تو باعتبار قضا کے اوسکی تصدیق ہوگی ایضاً

مقالہ اگر یون کہا کہ تو مثل میری مان کے ہے اور یہہ نہ کہا کہ تو مجہپر یا میری نزدیک اور نیت بہی کچہہ نہین کی تو بالاتفاق اوسپر کچہہ بہی لازم نہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۳۹۱ جو شخص نشہ کی حالت مین ظہار کریگا تو ظہار صحیح ہوگا۔ در المختار

باب کفارہ کے بیان مین

مقالہ ۳۹۲ ظہار مین کفارہ جبہی واجب ہوتا ہے جب بعد ظہار کے عورت سے وطی کا قصد کیا عالمگیری

مقالہ ۳۹۳ جب اوسنے عورت سے وطی کا عزم کیا اور اوسپر کفارہ واجب ہوا تو وہ کفارہ دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۳۹۴ کفارہ ظہار مین غلام کا آزاد کرنا ہے اگر غلام نملے تو دو مہینے کے روزے متواتر رکہنا اگر دو مہینے کے روزے نہین رکہہ سکتا تو ساٹہہ مسکینون کو طعام کہلاوے قبل از جماع ایضاً

مقالہ ۳۹۵ اندہے غلام کا اور جسکے ہاتہہ اور پاؤن کٹے ہوئے ہون کفارہ جایز نہین۔ در المختار

مقالہ ۳۹۶ اگر صاحب ظہار کفارہ کی طاقت نہین رکہتا تو دوسرے کو کہے تو میرے طرف سے کفارہ ادا کردے اگر اوس نے ادا کر دیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔ ہدایہ

کفارہ

مقالہ ۳۹۷ گیہون نصف صاع دینا۔ جو پورا صاع دینا۔ کہجور بہی پورا صاع دینا۔

مقالہ ۳۹۸ اگر گیہون اور جو اور کھجور دستیاب نہون سکے تو دوسری قسم کا غلہ دینا چاہیئے بشرطیکہ اشیائے مذکورہ سے قیمت مین برابر ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۹۹ اگر کسی قسم کا غلہ دستیاب نہوسکے تو قیمت دیدے۔ درالمختار

باب لعان کے بیان مین

مقالہ ۴۰۰ تعریف شہادت مذکور ساتھ قسم از ہر دو جانب مقرون بلعن وغضب ہین جو مرد کے حق مین قایم مقام حد قذف ہین اور عورت کے حق مین قایم مقام حد زنا ہین۔ عالمگیری

مقالہ ۴۰۱ اگر کسی نے اپنی جورو کو چند بار زنا کے طرف منسوب کیا تو اسپر ایک ہی لعان واجب ہوگا اور اس امر پر اجماع ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۰۲ اگر عورت نے زنا کا اقرار کرلیا تو وہ اہل لعان ہونے سے خارج ہوگئی۔ عالمگیری
نفس لعان سے دونون مین فرقت واقع نہوگی۔

مقالہ ۴۰۳ اگر مرد نے لعان سے انکار کیا تو حاکم اوسکو قید کرے گا یہانتک کہ وہ لعان کرے یا اپنی تکذیب کرے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۴۰۴ اگر زوج نے اپنی تکذیب کی تو اوسکو حد قذف ماری جائیگی۔ کذا فی الہدایہ۔

مقالہ ۴۰۵ لعان سے مراد چار گواہ ہین جو موکد اور مستحکم ہون قسمون سے اسواسطے کہ لفظ اشہد کا مشاہدہ یقینی ہے۔ عالمگیری و درالمختار۔

مقالہ ۴۰۶ اول لعان کا حکم بلال بن امیہ کے حق مین اترا ہے سورہ نور مین کہ جو لوگ اپنے ازواج کو زنا کا عیب لگادین اور کوئی گواہ بھی بجز اونکے ذات کے نہو پس جب

لگانیوالا اللہ تعالے کے نام سے چار گواہی دے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچوین باریون کہے کہ اللہ تعالی کی لعنت اوسپر اگر وہ جھوٹا ہوا اور جب عورت کی باری آوے تو وہ بھی چار بار اللہ کے نام کی گواہی دے کہ مقرر اوسکا زوج جھوٹا ہے اور پانچوین باریون کہے کہ اللہ تعالی کا غضب اوسپر یعنے عورت پر اگر مرد سچا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۴۰۷ پانچوین گواہی مرد کو مقرون بہ لعنت ہوا اور عورت کی پانچوین گواہی مقرون بغضب ہو عورت کو غضب کا اسواسطے مخصوص ہوا کہ عورتین اپنی گفتگو مین اپنے اور غیر پر بہت لعنت کیا کرتی ہین تو غضب کا لفظ انکے واسطے زیادہ تر زجر اور خوف کا باعث ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۰۸ زوج اور زوجہ جب جدا ہون تو ہمیشہ مجتمع نہون۔ ایضاً

مقالہ ۴۰۹ اگر بعد لعان کے اپنی تکذیب کرین تو بعد طلاق بائن کے واقع ہونیکے تو امام اعظم صاحب اور امام محمد کے نزدیک باہم نکاح جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱۰ اگر بعد نالش کے زوجین نے لعان سے انکار کیا تو دونون قید کئے جائینگے بحرالرائق

مقالہ ۴۱۱ اگر قذف بسبب نفی ولد کے ہے تو قاضی نفی کرے نسب مین اور ولد کو مان سے ملادے۔ ایضاً

مقالہ ۴۱۲ اگر زوج نے تہمت لگائی زوجہ صغیرسن کو تو دونون مین لعان جاری نہوگی ایضاً

مقالہ ۴۱۳ اگر کہا کہ یہ تیرا حمل مجھسے نہین تو لعان نہوگی۔ ایضاً

باب عنین کے بیان مین یعنی نامرد

مقالہ ۴۱۴ تعریف عنین اوسکو کہتے ہین جو مطلق جماع پر قادر نہوسکے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱۵ شرع مین عنین اوسکو کہتے ہین جو اپنی زوجہ کے جماع پر قادر نہو یعنے جو شخص وطی فرج پر قادر نہو سکے وہ عنین ہے۔ عالمگیری و درمختار۔

مقالہ ۴۱۶ اگر عورت اپنے شوہر کو قاضی کے پاس لیگئی اور اسپر دعوی دائر کیا کہ یہ عنین ہے تو قاضی اوسکے شوہر سے دریافت کریگا کہ تو اس عورت تک پہونچا ہے یا نہین اگر اوس نے عدم وصال کا اقرار کیا تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیگا خواہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۱۷ اور اگر شوہر نے دعوی سے انکار کیا اور وصال کا اقرار کیا پس اگر یہ عورت ثیبہ ہے تو قول مرد کا معتبر ہوگا قسم کے ساتھ۔ عالمگیری

مقالہ ۴۱۸ اگر مرد نے قسم کہالی تو عورت کا کچھ حق نہین ہے اور اگر اوس نے انکار کیا قسم سے تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیجائیگی۔ ہدایہ

مدت عنین کی ایک سال قمری ہے

مقالہ ۴۱۹ قمری سال وہ ہے کہ جسکے بارہ مہینے ہوتے ہین یعنے تین سو چون (۳۵۴) دن پورے اور نو ساعت اڑتالیس دقیقے۔ کذا فی الظاہر الروایت۔ ہدایہ و عالمگیری

مقالہ ۴۲۰ فائدہ۔ سال شمسی گیارہ دن زیادہ ہوتا ہے قمری سے

مقالہ ۴۲۱ سال شمسی کی مہلت بحساب دے کہ اسکے اختیار کرنے مین احتیاط ہے اسی پر فتوی ہے۔ کفایہ و عالمگیری۔

مقالہ ۴۲۲ ماہ رمضان کی مدت اور عورت کے ایام حیض کے سال مین داخل ہونگی۔ علیہ الفتوی و درالمختار

مقالہ ۴۲۳ مرد کے ایام سفر حج داخل ہونگی ابتدا سفر کی مدت روانہ ہونیسے شمار ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۴۲۴ جسقدر مدت بیماری زوجین مین ہوگی اوتنی مدت سال پر زیادہ کیجاویگی۔ درالمختار

مقالہ ۴۲۵ اگراس سال مین مرد مریض ہوگیا تو بقدر مدت مرض کے امام محمد کے نزدیک اوسکو اور مہلت دیجاویگی اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۲۶ اگر مرد کے منی نہو اور وہ جماع کرتا ہے منزل نہین ہوتا ہے تو عورت کو حق خصومت نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۴۲۷ اگر باندی کا شوہر عنین نکلا تو امام اعظم صاحب کے نزدیک قول مختار اوس کے مولا کا ہوگا۔ علیہ الفتوی۔ عالمگیری

باب عدت کے بیان مین

لغت مین عدت شمار اور گنتی کو کہتے ہین

مقالہ ۴۲۸ تعریف۔ عدت کہتے ہین انتظار مدت معلوم تک جو عورت کو لازم ہوا ہے بعد زوال نکاح کے حقیقۃً ہو یا شبہتہً۔ فتح القدیر و عالمگیری

مقالہ ۴۲۹ اگر قبل دخل کے تفریق کردے تو عدت واجب نہوگی۔

مقالہ ۴۳۰ اجنبی کو مطلقہ ثلث سے نکاح کر کے وطی کرنا جائز نہین۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۳۱ حاملہ زانیہ سے نکاح کر کے جماع کرنا قبل استبراء کے جائز نہین۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۳۲ معتدہ کو قبل پوری ہونے عدت کے زوج کے گھر سے نکلنا جائز نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۳۳ عدت کی مدت پورے تین حیض ہین۔ تشریح۔ اول حیض واسطے دریافت ہونے صفائی رحم کے ہے اگر حمل ہوتا تو حیض نہ آتا۔ دوسرا حیض واسطے تعظیم نکاح کے

مقالہ ۴۳۴
تیسرا واسطے فضیلت حرہ کے اسواسطے لونڈی کے واسطے دو حیض ہین۔ البحرالرائق

طلاق یا موت سے ایک روز یا اوس سے کم بعد وضع حمل ہو تو بھی عدت تمام ہوجائے گی۔ عالمگیری و ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۴۳۵
اگر عورت کو خون ہمیشہ جاری رہی ہو اور اوسکو اپنے حیض کی مدت یاد ہو تو بموجب اپنی عادت کے حساب کرے۔ البحرالرائق۔

عدت آیسہ کی

مقالہ ۴۳۶
آیسہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ حیض آتا ہو نہ حمل ہو اوسکے لئے تین مہینے عدت اگر قبل تمام ہونیکے حیض شروع ہوگیا تو اوسکو عدت ابتدا سے شروع کرنا ہوگی۔ درو عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۴۳۷
صغیرہ مطلقہ کی عدت تین مہینے ہین اگر درمیان حیض شروع ہوگا تو عدت حیض سے پورا کرنی ہوگی۔ درالمختار

باب ثبوت نسب کے بیان مین

مقالہ ۴۳۸
اقل مدت حمل کے چھ مہینے ہین اور اکثر مدت حمل کی دو برس ہین باجماع ائمہ اربع کے اسمین کسیکو اختلاف نہین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۴۳۹
بغیر نکاح صحیح کے نسب ثابت نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۰
اگر عدت رجعی بعد طلاق کے دو برس سے زیادہ مین جنی ہو تو اوسیکا نسب ثابت ہوگا ایضاً

مقالہ ۴۴۱
اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور روز نکاح سے چھ مہینے سے کم مین اسکے لڑکا پیدا ہو تو اوسیکا نسب ثابت نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۴۴۲ اگر چھ مہینے پورے، یا زیادہ مین لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نسب اس مرد سے ثابت ہوگا خواہ اس مرد نے اقرار کیا ہو یا ساکت رہا اگر اوس نے ولادت سے انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے جو ولادت مین شہادت دے ولادت ثابت ہو جائے گی۔ ہدایہ

مقالہ ۴۴۳ اگر مرد قبل دخول یا بعد دخول کے زوجہ کو چھوڑ کر مر گیا پھر وقت وفات سے دو برس مین عورت کو بچہ پیدا ہوا تو اسی متوفی کا نسب ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۴۴۴ اگر وقت وفات سے دو برس کے بعد ہوا تو نسب ثابت نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۴۴۵ اگر عورت نے عدت وفات مین کہا کہ مین حاملہ نہین ہون پھر اوس نے دوسرے روز کہا کہ مین حاملہ ہون تو عورت کا قول قبول ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۴۴۶ اگر صغیرہ متوفی زوج نے اقرار کیا کہ مین حاملہ ہون تو وہ مثل کبیرہ کے ہے کہ دو برس تک اوسکے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا کیونکہ اس بارہ مین قول اسی کا مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۴۴۷ پورے دو سال کی ولادت مبتوتہ مین دعوی زوج سے نسب ثابت ہوگا اگرچہ عورت زوج کی تصدیق نکرے بموجب ایک روایت کے اور یہی قوی روایت ہے اور اقرب بدلیل ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۴۸ اگر تعیین ولد مین انکار ہو یعنے زوج کے ورثا کہتے ہین کہ یہ لڑکا معتدہ کا نہین تو اس صورت مین دائی جنائی کی گواہی ثبوت نسب مین کافی ہوگی باجماع امام صاحب اور صاحبین کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۹ اگر معتدہ جنی پھر دونوں مین اختلاف واقع ہوا عورت نے کہا کہ تو نے مجھ سے نکاح کیا ہے چھ مہینے سے اور مرد نے کمتر مدت کا دعوی کیا تو قول عورت کا بدون

مقالہ ۴۵۰
قسم معتبر ہوگا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک عورت سے قسم لیجاویگی اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۱
فتح القدیر مین ہے کہ مدت حمل کی دو برس تک ہے تو چھ مہینے سے زیادہ مین نفی کرنا نسب کی مخالف ہے احتیاط کے اور یہ احتمال کرنا کہ بعد طلاق کے حمل حادث ہوا ہے نہایت بعید ہے اسواسطے کہ حدوث اکثر ولادت کا نو مہینے ہین تو اوس سے صاف معلوم ہوا کہ قید چھ مہینے کے اور دو سال کی کوئی ضرورت نہین یہ عادت پر موقوف ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۲
اگر لڑکا بعد عدت وفات کے پیدا ہوا اور وارثون نے ولادت مین اوسکے قول کی تصدیق کی اور ولادت پر کسی نے گواہی نہ دی تو یہ لڑکا اوسکے شوہر متوفی کا بیٹا ہوگا اور اسی پر اتفاق ہے اور یہ بیٹا اوسکا وارث ہوگا۔ عالمگیری

باب حضانت کے بیان مین یعنی بچہ کی پرورش کے احکام

مقالہ ۴۵۳
(اول) شرط۔ پرورش کیلئے حرہ بالغہ اور امینہ ہو اور قادر ہو پرورش پر اور زوج اجنبی کے نکاح مین نہو اور اگر پرورش کرنیوالا مرد ہو تو اوسمین یہی شروط ہین سوائے شرط اخیر کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۴
(دوم) پرورش کرنے والی چور نہو اور زانی نہو اور گانے والی نہو اور نوحہ کرنیوالی نہو اور گھر سے اکثر باہر نہ جاتی ہو۔ بغیر حاجت کے۔ ایضاً

مقالہ ۴۵۵
مجبور نکیجاے شاید وہ محتاج ہو مگر یہ ذی الحرام جب ہو تو مجبور کیجاوے تاکہ بچہ ضائع نہو جاے۔ عینی شرح کنزالدقایق و عالمگیری

مقالہ ۴۵۶ اول ماں بہتر ہے اگر ماں نہو تو نانی سب سے بہتر ہے اگر نانی بھی نہو تو دادی بہتر ہے سب سے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۷ پہر سگی بہن بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کر لیا پہر اخیافی بہن اگر وہ مر گئی یا نکاح کر لیا تو پہر سگی بہانجی بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کر لیا یا مر گئی تو بہانجی اخیافی اس ترتیب مین اختلاف نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۴۵۸ بہانجیان علاتی ساتہہ خالہ کے ہون تو خالہ سگی بہتر ہے پہر خالہ اخیافی پہر خالہ علاتی۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۹ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالہ سگی کو دلوایا تھا اور فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہے۔ صحیح البخاری

مقالہ ۴۶۰ باپ صغیر کا مقدم ہے پہر دادا پہر سگے بہائی پہر سوتیلا بہائی پہر بہتیجے اور اسیطرح سگے بہائی کا بیٹا سوتیلے پر مقدم ہے اسی طرح سگے سوتیلے پر مقدم ہے۔ در المختار

مقالہ ۴۶۱ اور بہانجیان بہتر ہین پہوپہیان سے اور اس ترتیب مین پہوپہی مثل خالہ کے ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۴۶۲ ماں کی جہت مقدم ہے باپ کی جہت پر۔ ایضاً

مقالہ ۴۶۳ صغیر کی ماں نے نکاح کر لیا باپ صغیر کا مر گیا تھا ماں نے بدون صرف مقرر کے اوسکی پرورش کا ارادہ کیا اور صغیر کے وصی نے چاہا کہ نفقہ دیکر کسی اجنبی عورت سے پرورش کروالون تو لڑکے کی ماں ہی کو دلایا جاوے گا نہ وصی کو تاکہ مال صغیر کا باقی رہے۔ در المختار

مقالہ ۴۶۴
جس عورت کو حق حضانت شرعاً ثابت ہے اوسپر جبر کرنا پرورش کے واسطے جائز نہیں شاید اوس سے نہو سکے مگر جبکہ حضانت متعین ہو جاوے اسطرح پر کہ صغیر کسیکی چھاتی نہ لیتا ہو تو سواے اسکے یا باپ صغیر کا مالدار نہین کہ خادمہ نوکر رکھ لے تو اس صورت مین بالاتفاق حضانت پر جبر کیا جاویگا پرورش کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ در المختار و عالمگیریہ

مقالہ ۴۶۵
اگر عورت نے خلع کیا اس شرط پر کہ صغیرہ کو چھوڑ جاوے زوج کے پاس خلع تو صحیح ہوگا لیکن شرط باطل ہوگی۔ در المختار۔

مقالہ ۴۶۶
جبکہ سواے ماں کے کوئی حضانت کے واسطے نہ ملے تو ماں پر جبر کیا جاویگا بلاخلاف۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۶۷
اگر صغیر کا مال نہو تو صرف پرورش کا اوسپر واجب ہوگا جس پر نفقہ لازم ہے۔ در المختار

مقالہ ۴۶۸
جب صغیر کا باپ نہو اور مال بھی نہین ہے تو پرورش کی اجرت وارثون پر واجب ہوگی بقدر ارث کے۔ در المختار

مقالہ ۴۶۹
لڑکے کی مدت حضانت کے سات سال ہین یعنے استغنا کی مدت سات سال مقرر ہین اسی پر فتوی ہے۔ در المختار۔

مقالہ ۴۷۰
لڑکی کی مدت حضانت سن بلوغ ہے خواہ حیض سے ہو یا احتلام سے یا عمر سے اور یہی ظاہر الروایت ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۴۷۱
اگر اختلاف واقع ہو ماں باپ مین تو صغیرہ سے دریافت کرنا چاہئے اگر وہ بلوغ کا اقرار کرے اوسکی تصدیق کرنا چاہئے کہ امین ہے اس امر مین ماں باپ کو کیا اطلاع ہے۔ در المختار

مقالہ ۴۷۲ نوبرس کی لڑکی مشتہات ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۷۳ گیارہ برس کی لڑکی مشتہات ہے باتفاق علماء کے۔ الزیلعی

مقالہ ۴۷۴ اگر بالغہ کا باپ اور دادا نہون اور انکے سواے کوئی عصبہ بھی نہین یا عصبہ فاسق ہے تو اسمین حاکم فکر کرنا چاہئے اگر خوف فساد کا ہو تو حاکم اوس کو کسی امانتدار عورت کے پاس رکہے جو قادر ہو اوسکی حفاظت پر خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اسمین حاکم کو اختیار ہے اسیواسطے مقرر ہوا ہے کہ مسلمانون کو دیکہتا رہے تاکہ مفاسد سے بچاوے۔ ذکرہ العینی فی شرح الکنز والزیلعی ۔

باب نفقہ کے بیان مین

مقالہ ۴۷۵ نفقہ سے مراد نفقہ زوجہ کا ہے یعنے طعام اور لباس اور مکان سکونت۔ عالم

لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جسکو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ عالم

فرضیت نفقہ زوجہ کی قرآن و حدیث سے ثابت ہے

مقالہ ۴۷۶ صاحب مقدور اپنے مقدور سے خرچ کرے خواہی ذی مال ہو یا کنگال ہو۔ عالم

مقالہ ۴۷۷ مرد پر اپنی زوجہ کا نفقہ واجب ہے خواہ زوجہ مسلمان ہو یا کتابیہ خواہی دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ خواہی کبیرہ ہو یا صغیرہ ہو کہ اوس سے جماع کیا جا سکتا ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۴۷۸ نوبرس کی لڑکی قابل جماع ہوتی ہے اور اسی پر فتوی اور صحیح یہ ہے کہ سن کا کچھ اعتبار نہین بلکہ اعتبار اسی کا ہے کہ وہ شغل جماع کو برداشت کر سکے اور اوسکی قدرت اوس کو حاصل ہو جاوے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۷۹ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ صغیرہ ہو بشرطیکہ تقبیل اور مساس کے قابل ہو۔ در المختار
اگر زوج فقیر محتاج ہو تو بھی نفقہ واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۸۰ جب زوجین دونون صغیر ہین تو صغیرہ مستحق نفقہ کی نہوگی۔ در المختار و عالمگیرے

مقالہ ۴۸۱ نفقہ زوجہ کا واجب ہے باتفاق ایمہ ثالثہ کے اگرچہ زوجہ اپنے نفس کو وطی سے
روکا ہو مہر معجل لینے کے لئے خواہ وہ مدخولہ ہو چکی یا نہ اگرچہ مہر معجل ہو تو بھی
منع نفس سے نفقہ ساقط نہین ہوتا نزدیک ابی یوسف کے اسواسطے کہ جب
زوج نے مہر کو موجل کر دیا یا کچھ تہوڑا مہر بھی زوجہ کو بالفعل ندیا تو اپنے حق استماع
کو سقوط سے راضی ہوا اور اسی قول ابو یوسف پر فتوی ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۴۸۲ نفقہ واجب ہے موافق حال زوجین کے اور اسی پر فتوی ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۸۳ وجوب نفقہ مین زوج کا حال معتبر ہے نہ زوجہ کا اور یہی ظاہر الروایت ہے مسئلہ یہ
موافق نص قرانی کے ہے اور یہی روایت مفتوی بہ ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۸۴ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ زوجہ مان باپ کے گھر مین ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ
نقل مکان کا نکیا ہو اور سسرال مین استمتاع پر قادر ہوتا ہے اور اسی پر فتوی
ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۴۸۵ اگر زوج زوجہ کو گھر مین بلاتا ہو اور زوجہ نہ آتی ہو یا سسرال مین دونون سے خلوت
نہین ہوتی تو نفقہ واجب نہوگا بسبب عدم تسلیم کے۔ در المختار

مقالہ ۴۸۶ اوسا سیطرح نفقہ واجب ہوتا ہے جبکہ زوج نے زوجہ کو بلایا ہو اور اوس نے
آنے سے انکار نکیا ہو یا انکار کیا ہو مہر معجل لینے کے واسطے یا بیمار ہوگئی یا اپنے
گھر مین بیمار ہے اور زوج کو اپنے پاس کے آنے سے مانع نہوئی اسی پر فتوی ہے فتح القدیر

مقالہ ٤٨٧ اگر شوہر نے دعوی کیا زوجہ کے نشوز کا اور گواہ نہین ہین اور زوجہ منکر ہے نشوز کی اور اسپر قسم کہاتی ہے تو زوجہ ہی کا قول معتبر ہوگا زوج پر نفقہ دینا لازم آوے گا۔ درالمختار

مقالہ ٤٨٨ اور ساقط ہوتا ہے نفقہ بسبب نشوز کے جبکہ نفقہ مفروضہ اور ساقط ہوتا ہے نفقہ مفروضہ نفقہ مفروضہ بسبب نشوز کے نہ نفقہ مقروضہ قول اصح مین مانند موت کے یعنے زوج نے قرض لیا ہو اور پہر نکل گئی تو یہ ساقط نہوگا زوج کو نفقہ دینا پڑے گا۔ ایضاً

مقالہ ٤٨٩ نفقہ واجب نہین اوس عورت کا جو زوج کے گہر سے ناحق نکل گئی ہو بلا عذر شرعی ایسی عورت کو شرع مین ناشزہ کہتے ہین یہانتک کہ زوج کے گہر مین پہر آوے تو ناشزہ نرہیگی۔ درالمختار

مقالہ ٤٩٠ اگر زوج زوجہ کو سفر مین لیجاوے اور اوس نے ساتھ جانے سے انکار کیا تو وہ ناشزہ نہین اوسکا نفقہ بقول مفتوی بہ کے واجب ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ٤٩١ اگر شوہر آسودہ حال ہے اور عورت تنگدست ہے یا برعکس تو اسمین اختلاف ہے اور صحیح یہی کہ دونون کے حال اعتبار ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٤٩٢ خضاب وسرمہ واشنان وصابون وغیرہ شوہر پر واجب نہین ہے۔ عالم

مقالہ ٤٩٣ عورت کے غسل اور وضو کے پانی کا خرچ شوہر پر واجب ہے خواہ عورت غنیہ ہو یا فقیرہ علی الفتوی۔ عالمگیری

مقالہ ٤٩٤ زوجہ نے اپنا مکان زوج کو کرایہ پر دیا اور حالانکہ دونون اوس مکان مین رہتے ہین تو اس صورت مین کرایہ زوج پر واجب ہوگا۔

اسی پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۴۹۵ طلاق رجعی مین عدم سقوط نفقہ پر فتوی ہے اور اعتماد ہے۔ ایضًا

مقالہ ۴۹۶ نفقہ زوج پر متوسط واجب ہوگا بقول مفتی بہ کے۔ ایضًا

مقالہ ۴۹۷ نفقہ اور لباس دونون واپس نہونگے جو پیشگی دیا گیا ہو۔ اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور طلاق کے موجود ہون صرف مین نہین آیا اسی پر فتوی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۴۹۸ جب عورت نے نکاح کے گواہ گذرانے تو نفقہ کا حکم دیا جاوے اور قاضی کو اس قول پر بالفعل عمل کرنا ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ البحر الرائق والنہر الفائق

مقالہ ۴۹۹ بعد مرجانے اوس شخص کے جسپر نفقہ واجب ہے اوسکے مال مین سے دینا ثابت ہوگا بقول صحیح اور مفتوی بہ کے۔ البحر الرائق۔

مقالہ ۵۰۰ اور ایک روایت مین اوس کے مال سے نہ دلایا جاویگا اور وہ روایت بھی مفتوی بہ ہے تو یہان مفتوی کو غور کرنا چاہیئے۔ در المختار

مقالہ ۵۰۱ محارم کے گھر مین جانا بدون اجازت کے جائز نہین۔ ایضًا

فصل نفقہ متفرق کے بیان مین

مقالہ ۵۰۲ نفقہ اولاد کا باپ پر واجب ہے مان کے نفقہ مین شریک نہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۵۰۳ مان کو دودھ پلانا صغیر کا یا صغیرہ کا واجب نہین بغیر اجرت کے کیونکہ رضاع باپ پر ہے نہ مان پر۔ در المختار

مقالہ ۵۰۴ نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے گو وہ دین سے مخالف ہو جیسے کتابیہ۔ ایضًا

مقالہ ۵۰۵ نفقہ مان باپ اور دادا۔ دادی کا واجب ہے جبکہ یہ فقیر ہون بشرطیکہ اختلاف

دین کا نہ ہو۔ در المختار

قضا علی الغائب

مقالہ قاضی اسکے گواہوں کی سماعت کرکے مال شوہر سے اوسکا نفقہ دلا ویگا بشرطیکہ اوسکا مال ہو ورنہ عورت کو حکم دے کہ قرضہ لیوے اور یہی قول ائمہ ثلثہ کا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ زوجہ کو جائز ہے ایک ماہ یا ایک سال کے نفقہ کا ضامن لینا بخوف غائب ہوجانے زوج کے بقول ابو یوسف کے اور اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

باب یمین کے بیان میں

مقالہ لغت میں یمین بمعنی قوت کے ہے قسم کہانا والا بسبب حلف کے قوت حاصل کرتا ہے حصول فعل پر یا ترک فعل پر۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ شرع میں یمین ایسے عقد سے عبارت ہے کہ اوسکے کرنے یا نکرنے سے ایک نوع کا عزم ہوجاوے۔ عالمگیری و کفایہ

مقالہ رکن۔ قسم باللہ کا اللہ تعالی کا نام ذکر کرے یا جس صفت سے قسم کہائی اوس صفت کا ذکر کرے۔ ایضا

مقالہ حلف بمعنی قسم۔ حالف قسم کہانیوالا۔ مستحلف قسم لینے والا۔ محلوف جس کو قسم دلائی ہے۔ عالمگیری

مقالہ قسم دو قسم پر ہے ایک قسم اللہ تعالی یا اوسکے صفات کے ساتھہ دوم قسم بغیر اللہ تعالی

مقالہ ١٥٠

وبغیر صفات اللہ تعالیٰ کے اور وہ اسطور پر ہے کہ جزا کو کسی شرط پر معلق کرے۔ عالم

جو قسم بغیر اللہ تعالیٰ کے ہو اوسمین دو قسم ہین ایک اپنے باپ دادا وغیرہ یا ابنیا علیہ السلام یا ملائکہ علیہم السلام یا نماز و روزہ یا کعبہ و حرم و زمزم ایسے چیزون کی قسم کہانا جائز نہین۔ عالمگیرے

مقالہ ١٥٠

دوم شرط و جزا کے طور پر ہو مثلاً کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مجہپر روزہ یا حج یا عمرہ یا عتق رقبہ یا صدقہ یا مثل اسکے واجب ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ١٥٠

قسم تین نوع پر ہے ایک یمین غموس۔ دوم یمین منعقدہ۔ تیسری یمین لغو ہی۔ ہدایہ عالم

مقالہ ١٥٠

پس یمین غموس ایسی قسم ہے کہ کسی چیز کی اثبات یا نفی بزمانہ حال یا ماضی پر عمداً دروغ کے ساتہہ ہووے اور ایسی قسم کہانیوالا آخرت گنہگار ہوتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ١٥٠

قسم منعقدہ یہ ہے کہ زمانہ مستقبل مین کسی فعل کے کرنے یا نکرنے پر قسم کہاوے اوسمین بسبب حانث ہونیکے کفارہ لازم ہوتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ١٥٠

تیسری لغو ہے یعنی تیسری قسم لغو ہے اور اوسمین مواخذہ نہین مگر تین چیزونمین طلاق و عتاق اور نذر مین۔ کذا فی اشباہ

فائدہ فرق درمیان غموس اور لغو کے صرف تعمد کذب ہے

مقالہ ١٥٠

قاصد یمین اور مکرہ اور ناسی سب برابر ہین سبکو کفارہ لازم ہے دلیل قول علیہ السلام کا ثلاث جدہن جد و ہزلہن جد النکاح والطلاق والیمین۔ ہدایہ

مقالہ ١٥٠

الفاظ قسم واللہ باللہ تاللہ ایم اللہ بعمر اللہ صفات الرحمن اور الرحیم وعزۃ اللہ وجلالہ وکبریائہ علیم حلیم مالک یوم الدین وغیرہ ذلک۔ درالمختار و عالمگیرے

مقالہ ۵۲۱
اسماغضب وسُخطاسے قسم کہانا جائز نہین اگرکوئی قسم کہاوے ان اسماکے ساتھہ توحانث نہوگا اوراسیطرح ساتھہ علم الہ کے قسم کہانا جائز نہین اوراسیطرح غیرالہ قسم کہانہ جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۲۲
عرش اورسموات اورزمین اورشمس اورقمراورحق رسول اورحق قران اورحق ایمان اورحق صوم اورحق صلوۃ اورنفس صلوۃ اورصوم اورحج کی قسم یمین نہین ہوتی۔ در

مقالہ ۵۲۳
اوراسیطرح یہون کہنا کہ یا اللہ مین تجہکو گواہ کرتاہون اورتیرے فرشتون کوگواہ کرتاہون کہ ایسا کرونگا یہ بہی یمین نہین بسبب عدم صرف کے۔ ایضاً

مقالہ ۵۲۴
اس قول سے یمین ہوگا اگرمین ایسا کرون توآسمان مین معبود نہین اوراس کا قائل کافرنہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۵
اگرقسم کہا ہیوانی کی ارادہ کیا قول حق سے اسم اللہ کا تویہ لفظ یمین ہوگا بنابرمذہب صحیح کے چنانچہ اس قول کی تصحیح کی ہے خانیہ مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۶
طریقہ قسم۔ قسم اللہ کی البتہ مین کرونگا ایسا۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق مین نے کیا ایسا۔ قسم ہے اللہ کی مین نہین کرونگا ایسا۔ اورقسم ہے اللہ کی مین نے نہین کیا ایسا قسم ہے اللہ کی مین کرونگا ایسا آج۔ قسم ہے اللہ کی مین آج زید کو مارونگا۔ عالم

مقالہ ۵۲۷
قسم لینا حاکم کا کافرسے اگروہ قسم سے انکار کرے توحق ثابت ہوجاویگا اوراگرچہ کافرکے حق مین شرعاً قسم ثابت نہین ہے لیکن چونکہ اوسکے اعتقاد مین نام الہی کی تعظیم کرتاہے توجہوٹی قسم سے انکارکریگا تومقصود حاصل ہوگا اسواسطے کافرسے یمین ظاہرلینا چاہیے۔ ایضاً

باب مفقود کے بیان مین

مقالہ تعریف۔ مفقود اس شخص کو کہتے ہین جو اپنے اہل یا شہر سے غائب ہوگیا ہو خواہ دار حرب مین گرفتار ہوگیا ہو یا غیر اسکے معلوم نہین کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے اور نہ اوسکا ٹہکانا معلوم ہو اسی پر ایک زمانہ گذر گیا ہو وہ شخص اپنے حق مین زندہ اور غیر کے حق مین مردہ ہے اسوجہ سے اوسکی جورو کسی سے نکاح نہین کرسکتی اور اسکا مال تقسیم نہین کیا جاسکتا ہے اور اوسکا اجارہ فسخ نہوگا اور جو شخص اسکے بعد مرا اسکی میراث نہ پاویگا۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ٥٢٩ اور قاضی اوسکے طرف سے ایسا شخص مقرر کردے گا جو اسکے مال کی حفاظت کریگا۔ ایضاً

مقالہ ٥٣٠ اور مفقود کا مال جسکو سڑنے اور بگڑنے کا خوف ہو اوسکو قاضی بیچ ڈالے اور قیمت اس کی رکہہ دیوے۔ درالمختار

مقالہ ٥٣١ اور جس مال کا خوف بگڑنے کا نہین اوسکا فروخت کرنا جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ٥٣٢ بعض علمائے نے اسپر فتوی دیا ہے کہ اسکے بگڑنے کا خوف ہو یا نہ ہو بیچ ڈالا جاوے پہر اگر مفقود زندہ ظاہر ہو تو اسکے واسطے قیمت ہے۔ ایضاً

مقالہ ٥٣٣ اوسکی زوجہ کو اسکے مال سے نفقہ ملیگا اور اصول اور فروع کو بھی نفقہ ملیگا بشرطیکہ محتاج ہون۔ درالمختار

مقالہ ٥٣٤ مفقود اور اوسکی جورو کے درمیان تفریق نہ کیجائے گی۔ ایضاً

مقالہ ٥٣٥ اور جب نوے ٩٠ برس گذر جاوین تو اوسکی موت کا حکم دیا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ٥٣٦ علماء متاخرین نے امام مالک اور امام شافعی کے قول پر موضع ضرورت مین فتوی دیا ہے یعنے چار سال کے بعد اوسکو نکاح کا حکم دیا جاوے۔ المنح عن ردالمحتار

مقالہ ٥٣٧ زیلعی نے کہا ہے حاکم جسوقت مصلحت دیکہے تو اسکو موت کا حکم دے۔

مقالہ ۵۳۸ اگر مفقود آیا بعد گذرنے مدت کے تو اپنی زوجہ کا وہی مستحق ہے اور اگر اوسکی زوجہ نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو اوسکا اوسپر کچھہ اختیار نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۳۹ جب مفقود کی مدت پوری ہوگئی تو اوسدن سے اوسکی زوجہ موت کی عدت بیٹھی گئی اور اوسکا مال تقسیم کیا جاوے گا وارثون پر اور جو وارث قبل مدت کے مرگیا تو اوسکو حصہ نہ ملیگا۔ در المختار

باب شرکت کے بیان مین

فصل انواع شرکت کے بیان مین

مقالہ ۵۴۰ شرکت دو قسم ہین (اول) شرکت ملک مین مثلاً دو شخص ایک چیز کے مالک ہوجاوین بدون اسکے کہ دونون مین عقد شرکت واقع ہو مثلاً زید مرا اور اسکے میراث مین ایک مکان ہے جو اسکے دو بیٹون کے درمیان مشترک ہے۔ کنز الدقائق (دوم) شرکت عقد مین مثلاً دو آدمیون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے تیرے ساتھہ اس امر مین شرا کت کی اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کی۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۱ پھر شرکت ملک کے دو قسم ہین۔ اول۔ شرکت جبریہ ہو۔ دوم۔ شرکت اختیاریہ شرکت جبریہ۔ مثلاً دو شخصون کا مال بغیر اختیار مالکون کے مخلوط ہوگیا کہ دونون تمیز ممکن نہو بوجہ اتحاد جنس کے تمیز نہو سکے۔ در المختار و عالمگیری و شامی

مقالہ ۵۴۲ شرکت اختیاری مثلاً دونون کو ایک مال ہبہ کیا جاوے یا دونون ایک مال کے مالک ہون یا دونون اپنا مال باہم مخلوط کر دین۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۵۴۳ (رکن) ہر دو حصہ کا مجتمع ہونا۔

مقالہ ۵۴۴ (حکم شرکت کا) اختیار یہ ہے کہ مال مشترک مین جو زیادتی ہو وہ بھی شرکت پر باندازہ ملک ہوگی۔ عالمگیرے

مقالہ ۵۴۵ شرکت عقود کے تین قسمین ہین۔ اول شرکت بالمال دوم شرکت بوجوہ۔ سوم۔ شرکت باعمال اور اونین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین شرکت مفاوضہ و شرکت عنان (رکن) شرکت عقد کا ایجاب وقبول ہے اور اوسپر گواہ کرلینا مندوب ہے۔ نہر الفائق

مقالہ ۵۴۶ (شرط) نفع کی مقدار معلوم ہو اگر مقدار مجہول ہوگی تو شرکت فاسد ہوگی اور شرط ہے کہ جزو نفع ایک ایسا جزو قرار دیا جاوے جو تمام مین شائع ہو ایسا نہو کہ معین ہو مانند دس یا بیس یا سو وغیرہ کے معین کردیا تو شرکت فاسد ہوگی عالمگیر و در

مقالہ ۵۴۷ شرکت وقت عقد کے مال کا نہونا شرط نہین بلکہ خرید کے وقت مال کا نہونا شرط ہے بسبب حصول مقصود کے۔ در المختار

مقالہ ۵۴۸ (فصل دوم) ان الفاظ کے بیان مین جن سے شرکت صحیح ہے اور جن سے صحیح نہین ہوتی جیسے دو آدمیون نے بغیر مال کے اس شرط سے شراکت کی کہ جو کچھ ہم دونون آجکے روز خریدین وہ ہم دونون مین مشترک ہوگا خواہ کسی صنف یا عمل کی خصوصیت بیان کیا یا مطلق چھوڑدیا تو یہ جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۴۹ شرکت جائز نہین غائب کے مال اور دین سے۔ در المختار

مقالہ ۵۵۰ اگر شریک نے اپنا حصہ عمارت سے زمین کے ساتھ بیچا تو جائز ہے بلا تعین۔ درعن الحلبی

مقالہ ۵۵۱ ایک گھر مشترک دو مردون مین ہے اونین سے ایک نے اپنا حصہ اجنبی کے ساتھ بیچا تو جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ٥٥٢ اگرایک نے اپنا حصہ اشجار مین سے بدون زمین کے بلا اذن شریک کے فروخت کیا اگراوسکے قطع کا وقت ہے تو بیع جائز ہے اسواسطے کہ مشتری کو ضرر نہوگا قیمت مین الخ۔ در

مقالہ ٥٥٣ اگر دو شخص وارث ہون زمین کے تو ایک وارث کو اپنا حصہ زمین مذکور سے بغیر شریک بیچنا جائز نہین بلا اذن شریک۔ کذا فی الطحاوی و درالمختار

فصل سوم

جو چیز راس المال ہوسکتی ہے اور جو چیز نہین ہوسکتی ہے اوسکے بیان مین

مقالہ ٥٥٤ شرکت کے عقد کے وقت یا خرید کے وقت اونکا حاضر و موجود ہونا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ٥٥٥ اگر مال غائب ہو یا قرض ہو تو ہر دو حال مین ایسے مال سے شرکت صحیح نہین ہے۔ محیط

مقالہ ٥٥٦ اور ہر دو مال کا سپرد کرنا شرط نہین ہے اور نیز دونون کا خلط کرنا بھی شرط نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٥٥٧ پیسون سے شرکت جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٥٥٨ (فصل مفاوضہ) دو شخص باہم شرکت کرین کہ دونون اپنے مال مین و تصرف مین اور دین مین مساوی ہون۔ ایضاً

مقالہ ٥٥٩ مفاوضہ مین دونون کا آزاد ہونا اور مسلمان ہونا ضرور ہے۔ ایضاً

مقالہ ٥٦٠ شرط ہے کہ دونون مین سے ہر ایک کفالت کی اہلیت رکھتا ہو باین طور کہ دونون آزاد و عاقل اور بالغ اور دین مین متفق ہون۔ ایضاً

مقالہ ٥٦١ شرط ہے کہ شریک عامہ عموم تجارت مین ہون۔ محیط۔

مقالہ ٥٦٢ شرط ہے کہ اگر راس المال جنس واحد و نوع واحد سے ہو تو مقدار کی راہ سے بساوی ہون۔ عالم

مقالہ ٥٦٣ دو شریک مفاوضہ مین سے ہر ایک چیز خریدیگا وہ شرکت پر ہوگی۔ درالمختار و عالمگیری

فصل شرکت عنان کے بیان مین

مقالہ ۵۶۴
(تعریف) دو آدمی ایک نوع کی تجارت مثل گیہون یا چانول وغیرذلک مین شرکت کرین یا عموم تجارت مین شرکت کرین مگر خاصتہ کفالت کو ذکر نہ کرین اور نہ مفاوضت کو ذکر کرین۔ عالمگیری و در المختار۔

مقالہ ۵۶۵
(شرائط) مال عین ہو اور حاضر ہو اگر غائب ہو تو مشارٌ الیہ ہو اور راس حال مین مساوات ہونا شرط نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۶۶
جو کچہہ نفع حاصل ہو گا وہ دونون کے درمیان بقدر ہر ایک کے راس المال سے کے دونون مین مشترک ہوگا اور جو کچہہ نقصان یا تلف ہو وہ بھی دونون پر اسی حساب سے ہوگا۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۶۷
ہر دو مال مین سے جو مال قبل خرید واقع ہونے کے تلف ہوا وہ اپنی مالک کا مال گیا خواہ مالک کے ہاتہہ مین تلف ہوا ہو یا دوسرے کے قبضہ مین سے ضایع ہوگیا ہو۔ محیط

مقالہ ۵۶۸
جب شرکت عقد ہو گی پس دونوان مین سے ہر ایک کو اوسمین تصرف کرنے کا اختیار ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ نہر الفائق و محیط

مقالہ ۵۶۹
اگر دونون نے درمون کے عوض ایک متاع خریدا پہر اوسکے بعد دیناروں سے ایک متاع خریدا پہر دونون نے ایک مین نفع کہایا اور دوسرے مین نقصان کہایا تو خریدی چیز مین خرید کرنیکے روز جسقدر دونون مین سے ہر ایک کی ملک تھی اوسیقدر اوسکا نفع یا نقصان ہر ایک کے حق مین ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ محیط

باب شرکت فاسد کے بیان مین

مقالہ ۵۷۰
(تعریف) شرکت فاسد وہ ہے کہ جسمین شرائط صحت مین سے کوئی شرط نہ پائی جاے عام

مقالہ ۵۷۱ جلانے کی لکڑی اور پانی مین اور خشک گہانس مین شرکت کرنا جائز نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۷۲ مٹی لانے مین اور اس کے فروخت کرنے مین یا کانچ یا نمک یا برق یا سرمہ وغیرہ مین شرکت جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۵۷۳ اگر دو شخص غیر مملوکہ مٹی سے عمارت بناوین یا پختہ اینٹین کیا دین تو بھی یہی حکم ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۷۴ جو چیزین بطور مباح ہون اونمین شرکت کرنا جائز نہین۔ ایضاً

باب الوقف۔ یعنے باب وقف کے بیان مین

مقالہ ۵۷۵ (تعریف) امام اعظم صاحب کے نزدیک وقف شرع مین حبس کرنا مال عین کا ملک وقف کنندہ پر اور خیرات کرنا اوسکے منفعت کا فقرون پر یا اور کسی وجہ خیر پر لیکن یہ لازم نہو گا کہ اس سے رجوع نہ کر سکے بلکہ وقف کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وقف سے رجوع کرے اور اس مال کو فروخت کر دے۔ عالمگیری و در المختار۔

مقالہ ۵۷۶ امام صاحب کے نزدیک ملک واقف کا زائل نہین ہوتا وقف سے مگر جب حاکم حکم کر دے کہ یہ وقف واقف کے ملک مین نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۷۷ اور صاحبین کے نزدیک شرع مین وقف مال عین کا حبس کر دینا ملک اللہ تعالی پر ایسی وجہ سے کہ اس مال عین کی منفعت بندون کی طرف عودت کرتی رہے لیکن صاحبین کے موافق لازم ہوتا ہے اور مال وقف فروخت نہین کیا جا سکتا اور نہ وہ میراث ہو سکتا ہے فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۵۷۸ امام محمدؒ کے نزدیک ملک واقف زائل نہین ہوتا جبتک واقف متولی مقرر نہ کرے اور وقف متولی کو تسلیم نکرے۔ علیہ الفتوی در المختار و عالمگیری

مقالہ صاحبین کے نزدیک واقف کو وقف مین نہ صرف کرنا جائز ہے اور نہ بیچنا وقف کا اسواسطے واقف کے ملک سے خارج ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۵۰۰ (رکن) وقف مین الفاظ مخصوص ہین چنانچہ یون کہنا کہ یہ زمین میری صدقہ ہے مساکین پر اور مانند اسکے یہ زمین خدا کے واسطے موقوف ہے ان الفاظ کو رکن اسواسطے کہا کہ اگر وقف مع شرائط لکھے بالمفظ تو وقف صحیح نہین بالاتفاق مجرد لفظ وقف بلا ذکر دوام اور جہت مصرف کافی ہے یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور اسی پر فتوی دیا ہے اور صاحب فتح القدیر نے کہا ہے اسپر ائمہ ثلاثہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ عالمگیری والبحر الرائق

مقالہ ۵۰۱ اکثر علمار نے امام محمدؒ کے قول پر فتوی دیا ہے اشتراط بتسلیم مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۰۲ صحیح ہے وقف مشاع (یعنے غیر مقسوم) نزدیک ابو یوسف کے اسواسطے کہ ابو یوسف کے نزدیک قبض شرط نہین اور یہ ظاہر الروایت ہے اسی پر فتوی دیا ہے۔ درالمختار عن شرح المکارم

مقالہ ۵۰۳ امام محمدؒ کے قبض کو شرط کہا ہے تو وقف مشاع یعنے غیر مقسوم کو جائز نہین رکھا وقف کا جدا کردینا قسمت کر کے مبنی ہے اشتراط قبض پر اور محتمل القسمۃ اور غیر محتمل القسمۃ کا وقف تو بالاتفاق جائز ہے سوا ے مسجد اور مقبرون کے کہ اونکا وقف باوجود عدم احتمال قسمت بھی تمام نہین بالاتفاق۔ مشایخ بلخ نے ابو یوسف کے قول کو لیا ہے اور مشایخ بخارا نے محمدؒ کے قول کو لیا ہے اور اکثر علما نے امام محمدؒ کے قول پر فتوی دیا۔ البحر الرائق۔

مقالہ ۵۰۴ غلام اور صغیر اور مجنون کا وقف صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۶ بلاتعین ہو وقف صحیح نہین یا یون کہنا کہ یہ زمین فقرا پر یا میرے قرابت والون پر وقف ہے تو یہ وقف باطل ہے بسبب عدم تعین وقف کے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۷ امام محمدؒ اور ابو یوسف کے قول کی ترجیح مختلف ہے اور ابو یوسف کا قول احوط اور اسہل ہے وقف کی ترغیب کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر و شرح وقایہ و در المختار

مقالہ ۵۸۸ قید وقت کی وقف مین باطل ہے مثل ایک مہینے یا ایک سال تک بالاتفاق۔ المختار
اگر وقف کیا ایک شخص پر بعینہ تو اسکی موت کے بعد واقف کے وارثون کے طرف موقوف علیہ عود کریگا اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۸۹ قسمت نہ کیا جاوے وقف مستحقین پر بلکہ سب نوبت بنوبت اوس سے فائدہ لین مگر صاحبین کے نزدیک غیر مقسوم قسمت ہو اور اوسیکا فتوی دیا ہے قاری ہدایہ

مقالہ ۵۹۰ صاحبین کے نزدیک قسمت مشاع صحیح ہے جبکہ قسمت ہو درمیان واقف اور اوس کے شریک کے مالک کے یا دوسرے واقف یا اوسکے ناظر کے بشرطیکہ جہت اوسی کے واقف کے مختلف ہو۔ کذا فی شرح قاری ہدایہ و عالم

مقالہ ۵۹۰ اگر واقف نے اوس زمین کا نصف وقف کیا جسکے کل کا وہ مالک ہے تو قاضی اوسکو تقسیم کردے باوجود واقف اور واقف کی مدت کے بعد اوسکے وارثون کو یہ تقسیم جائز ہے تو قاضی وقف کو ملک سے جدا کر دے اوسپر فتوی دیا ہے اور قاری ہدایہ نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور بعض علما نے بھی اسی طرح اعتماد کیا ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۹۱ واقف کی ملک زائل ہو جاتی ہے مسجد یا معبدگاہ کے علیحدہ کر دینے سے

اور اسیطرح زبان سے کہدینے سے اس مکان کو مسجد کردیا ابو یوسف کے نزدیک اور امام صاحب اور امام محمدؒ نے اوسمین جماعت سے نماز پڑہنا شرط کیا ہے اور ایک قول مین ایک آدمی کا بھی نماز پڑہنا کافی ہے بعض علمانے اسی قول کو ظاہر الروایت کہا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۲ ایک شخص کی زمین میدان ہے اوسمین کچہہ عمارت نہین اور اوسنے لوگون کو جماعت سے نماز پڑہنا کی اجازت دے دیا یا دوام کا لفظ ذکر نہ کیا لیکن نیت دوام کی پہر وہ مرگیا تو وہ مکان مسجد ہوگا اوسمین میراث نہین۔ درالمختار والنہر الفائق

مقالہ ۵۹۳ ایک شخص نے اپنے گہر کے درمیان مین مسجد بناے اور اوسمین نماز پڑہنے کا اذن دیا تو وہ مسجد نہوگی مگر جبکہ مسجد کے واسطے راہ بھی شرط کرے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۴ اگر مسجد کا گرد اور پیش منہدم ہوکر ویران ہوگیا اور اوسکی کچہہ حاجت نرہی تو وہ بھی مسجد ہی باقی رہے گی امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ قیامت تک اسی پر فتوی ہے گو اوسمین کوئی نماز علی الدوام پڑہے یا نہ پڑہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۵ اگر مسجدون کی اصلاح کے واسطے مال وقف کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۹۶ اگر پلون کے بنانے اور راستون کی درستی اور قبرون کے کہودنے اور مسلمانون کے لیے سقایہ اور سرائین یا مسلمانون کے واسطے کفن خرید کرنیکے لئے کیا ہی تو وقف جائز ہے اسی پر فتوی دیا جاوے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۹۷ اگر زمین وقف کیا جسمین چکی گڑی ہے تو وہ چکی داخل وقف ہوگی خواہ پنچکی ہو یا ہاتہہ کی چکی ہو اور اس طرح کنوئیں کے چرخ داخل ہونگے۔ محیط

مقالہ ۵۹۸ حمام کے وقف مین دیگین داخل ہونگی اور وہ مقام بھی جہان اوسکا گوبر اور راکہ

ڈالی جاتی ہے اور پانی بہنے کی نالی جو زمین کے مین ہو اور راستہ آمد و رفت کا داخل نہ ہوگا۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۹۹ اگر مکان وقف کیا جسمین شہد کی مکھیون سے گئے چھتے ہین تو جائز ہے اور مکھین تابع مکان ہونگی۔ عالمگیریہ

فصل وقف مشاع کے بیانمین

مقالہ ۶۰۰ یہان پر مشاع سے مراد تمام مین وقف پھیلا ہوا ہو منقسم و متعین کسی حصہ مین نہو۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۱ جو چیز قابل تقسیم ہے اور اسمین وقف مشاع امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۶۰۲ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے یعنے جو چیز قابل تقسیم ہے اوسمین وقف مشاع اور متاخرین مشائخ نے اسی پر فتوی دیا ہے اور یہی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۳ اسپر اتفاق ہے کہ غیر مقسوم کو مسجد یا مقبرہ کر دینا مطلق جائز نہین جو قابل تقسیم ہو یا نہو۔ فتح القدیر

فصل اگر فقیرون پر وقف کیا پھر خود یا اوس کے بعض اولاد یا قرابت محتاج ہوگی جنکو اس وقف کی حاجت ہو۔ عالمگیریہ

مقالہ ۶۰۴ اگر کوئی زمین فقیرون اور مساکین پر صدقہ موقوفہ کر دے پھر اوسکے بعضے قرابت یا وہ خود محتاج ہو اگر وہ خود محتاج ہوا تو اسکو اس وقف کے غلہ سے سب امامون کے نزدیک کچھہ نہ دیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۵ اگر واقف کے قرابت مین سے بعضے یا اس کے بعضے فرزند اس کے محتاج ہون

مقالہ ۶۰۶
اور وقف مذکور حالت صحت مین واقع ہوا ہے تو اسمین چند کام ہین ایک یہ کہ وقف کا غلہ قرابتی فقیرون پر صرف کرنا اولی ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل وقف مین شرط کرنیکے بیان مین

مقالہ ۶۰۷
اگر اراضی یا اور کوئی چیز وقف کی اور کل اپنے واسطے شرط کرلے یا بعض اپنے واسطے شرط کرلے جبتک کہ زندہ ہے اور بعد اسکے فقیرون کے واسطے کردے تو وقف صحیح ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۶۰۸
اگر اپنی ذات کے واسطے شرط کرلے کہ وقف کی آمدنی سے میرا قرضہ ادا کیجاوے یا کہا کہ جب مین مرون تو پہلے اس وقف کی آمدنی سے جو مجھپر قرضہ ہے ادا کیا جاوے پہر جو باقی رہے وہ وقف کی راہ پہ صرف ہو تو یہ سبب جائز ہی۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۰۹
اگر اصل وقف مین یہ شرط کی کہ جب چاہیگا اس اراضی کی جگہہ دوسری اراضی کو بدل لیگا جو بجاے اسکے وقف ہوگی تو امام ابو یوسف کے نزدیک وقف اور شرط دونون جائز ہین اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۰
اگر کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہمیشہ کے واسطے اس شرط پہ ہے کہ اسکی جگہہ مین دوسری بدل سکتا ہون تو استحساناً وقف جائز ہوگا اگر پہلے اراضی کے ثمن سے دوسرے کی خرید واقع ہو۔ محیط

مقالہ ۶۱۱
اگر واقف نے کہا کہ اس شرط سے کہ مین بجائے اسکے دوسری زمین بدل سکتا ہون تو اسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ بجاے اسکے مکان بدل دے۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۱۲
اگر ایک سال تک زمین کا غلہ کسی شخص معین کے واسطے کردیا تو جائز ہے اسکے

بعد اسکو اختیار ہوگا کہ جسکے واسطے چاہے کر دے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۳
اگر اوس نے والدین کے واسطے غلہ وقف کر دیا تو صحیح ہے۔ محیط

مقالہ ۶۱۴
اگر واقف نے وقف کا غلہ فرزند کے واسطے کیا تو جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۵
اگر کسی نے کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہے زید اور خالد اور عمرو پر کہ زید سے شروع کیا جاوے پس جبتک زید زندہ رہے اسکو صدقہ کی آمدنی مین سے دیجاوے پھر اسکے بعد خالد کو جبتک زندہ رہے اس صدقہ کی آمدنی دیجاوے پھر بعد اسکے عمر کو دیجاوے جبتک وہ زندہ رہے پھر بعد اسکے مسکینوں پر صدقہ ہے اسی پر عمل ہے۔ عالمگیری و محیط

باب ولایت وقف اور تصرف قیم وغیرہ ذالک کے بیان مین

مقالہ ۶۱۶
وقف پر وہ متولی کیا جاوے جو امین ہو اور بذات خود یا اپنے نائب سے اسکے سرانجام پر قادر ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔ عالمگیری و درمختار۔

مقالہ ۶۱۷
(شرط وقف) متولی وقف ہونے کی صحت کے واسطے یہ شرط ہے کہ عاقل و بالغ ہو۔ البحر الرائق

مقالہ ۶۱۸
اگر کسی وقف کرنے والے نے یہ شرط کیا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے جو میرے بعد ہو اسکو ہے تو قاضی اس وقف کنندہ کے فرزند صغیر کا ایک شخص خلیفہ مقرر کر دیگا بشرطیکہ وہ لائق ہو ولایت کے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۹
اگر کسی غائب کو وصی مقرر کیا تو قاضی اپنے طرف سے ایک شخص کو چند روز کے واسطے مقرر کرے جبتک وہ حاضر نہو جب وہ حاضر ہو اوسکو سونپ دے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۰ ایک مرد نے ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے مرد کو مقرر کریگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۱ اگر واقف نے ولایت وقف کی شرط اپنی اولاد کے واسطے اس شرط سے کی کہ اولاد مین سے جو افضل ہو وہ متولی ہو پہر اسکے بعد جو افضل ہو وہ متولی ہو اسی ترتیب سے تو اسکی ولایت وقف کی اولاد مین سے افضل کو ہو گی پہر اگر افضل مذکور فاسق ہو گیا تو ولایت اس شخص کو حاصل ہو گی جو فضیلت مین اسکے مثل یا قریب قریب ہے پہر اگر افضل نے فسق چہوڑ کر توبہ کر لی اور دوسرے کی نسبت اعدال افضل ہو گیا تو ظاہر الروایت کے موافق ولایت اسکی طرف منتقل ہو جائیگی۔ کذا فی المحیط۔

مقالہ ۶۲۲ اگر واقف نے کہا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے افضل کو ہے پہر اسکے بعد جو افضل ہو اوسی ترتیب سے پہر افضل نے انکار کیا تو استحساناً ولایت وقف اسکو ملیگی جو فضیلت مین اوس سے ملتا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۳ اگر فضیلت مین سب برابر ہین تو سن کا اعتبار ہو گا جو سن مین بڑا ہو گا اوسکو ولایت حاصل ہو گی۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۴ اگر متولی مر گیا اور وقف کرنے والا زندہ ہے تو دوسرے متولی مقرر کرنے کی راے واقف کے اختیار ہے قاضی کو کوئی اختیار نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۵ اگر واقف مر گیا ہو تو متولی مقرر کرنے کا اختیار درجہ اول مین اوسکے وصی کو ہو گا اسواسطے کہ وہ قاضی سے افضل اور اولی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۶ اگر میت نے کسیکو وصی نہین کیا تو اوسکا اختیار قاضی کو ہو گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۷ اگر واقف کے گہرانے مین کوئی لائق نہوپس قاضی نے کسیکو متولی مقرر کر دیا پہر اسکے گہرانے مین کوئی لائق ہو گیا تو ولایت منتقل ہو گی۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۸
اگر قاضی مر گیا یا معزول ہو گیا تو جسکو وقف پر متولی مقرر کیا ہے وہ اپنے حال پر متولی رہیگا۔ عالمگیرے

مقالہ ۶۲۹
متولی کو اختیار ہے کہ اپنی موت کے وقت دوسرے کو ولایت وقف سپرد کرے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۰
اگر کسی کو خاصتہ وقف کا وصی کر گیا تو یہ شخص اسکے جملہ اموال کا وصی ہوگا یہ ظاہر الروایت کے موافق امام اعظم و امام ابو یوسف کا قول ہی اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ۶۳۱
اگر کسی نے وقف مین ایک شخص کو متولی کیا اور اوسپر یہ شرط کر لی کہ اسکو یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو اپنے طرف سے وصی کرے تو شرط جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۲
اگر دو آدمیون کو اپنا وصی کر گیا پھر ایک نے قبول کیا دوسرے نے انکار کیا تو قاضی بجاے اسکے دوسرا شخص مقرر کردیگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۳
اگر واقف نے ایک مرد اور ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے ایک مرد مقرر کردے۔ کذا فی حاوی۔

فصل دعوی کے بیان مین

مقالہ ۶۳۴
اگر کسی نے ایک زمین فروخت کی پھر کہا کہ مین اسکو وقف کر چکا تھا یا کہا کہ زمین میرے اوپر وقف ہے پس اگر اسپر گواہ قائم نہ ہوے اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم لینے چاہے تو ایسا نہین کر سکتا ہے اسواسطے کہ قسم لینے کی شرط یہ ہے کہ پہلے دعوی صحیح ہو لے حالانکہ یہان بسبب تناقض کے دعوی صحیح نہ ہوا اسلئے کہ وقف مقتضے عدم ملک و اطلان بیع ہے اور یہان بیع کی ہے جو

مقتضی ملک ہے اور اگر اوس نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیا تو مختار یہ ہے کہ گواہ سنے جاوین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۵ اگر وقف کا دعوی کیا یا گواہون نے وقف کی گواہی دی اور انہون نے وقف کرنے والے کا حال بیان نکیا تو وقف کا دعوی اور وقف کی گواہی بدون بیان وقف کرنے والے کے صحیح ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۳۶ اگر کسی نے دعوی کیا کہ یہ اراضی مجھپر وقف ہے تو دعوی مسموع نہوگا اور یہی اصح اور مفتوی بہ ہے۔ عالمگیری عن خلاصہ

مقالہ ۶۳۷ جسپر وقف ہے اوس نے دعوی کیا کہ مجھپر وقف ہے پس اگر اوسکا دعوی باجازت قاضی ہو تو باتفاق صحیح ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۸ اگر دعوی باجازت قاضی ہے تو اصح یہ ہے کہ ایسا دعوی نہین صحیح ہے۔ ایضاً
اگر متولی نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیے اور کسی مدعی نے اپنی ملک ہونے پر گواہ دیے اور فی الحال قبضہ متولی کا ہے تو قابض کے گواہ مسموع نہونگے بلکہ غیر قابض مدعی کے گواہون پر حکم ہوگا پھر اگر اسکے بعد متولی نے خارج ہوکر وقف ہونے کے گواہ دیے تو مسموع نہونگے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

فصل گواہون کے بیان مین

مقالہ ۶۳۹ اگر دو گواہون نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اوس نے اپنی زمین وقف کی ہے اور گواہون نے اس زمین کے حدود بیان نہ کئے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۰ اگر گواہون نے تین حدین بیان کی ہون تو ہمارے علماء ثلثہ کے نزدیک گواہی

مقبول ہوگی - محیط

مقالہ ۶۴۱ اگر دونون گواہون نے گواہی دے کہ اس نے اپنی زمین جو فلان مقام پر ہے وقف کی اور ہم سے اسکے حدود بیان کئے تھے لیکن ہم بھول گئے ہین تو گواہی قبول نہوگی - عالمگیری

مقالہ ۶۴۲ دو گواہون نے گواہی دی کہ اس نے اپنی زمین وقف کی ہے مگر دونون نے اسکا مقام بیان کرنے مین باہم اختلاف کیا تو یہ گواہی قابل حجت نہوگی - ایضاً

باب اقرار وقف کے بیان مین

مقالہ ۶۴۳ جبکہ ایک زمین ایک شخص کے قبضہ مین ہے اگر اوس نے اقرار کیا کہ یہ وقف ہے تو یہ وقف کا اقرار ہوگا اور ابتدار وقف نہین ہوگی - عالمگیری

مقالہ ۶۴۴ اگر زید نے اپنی مقبوضہ زمین کے وقف ہونے کا اقرار کیا اور اُسکے وقف کرنے والےکو بیان نہین کیا اور نہ اوسکے مستحقون کو بیان کیا تو اوسکو اقرار صحیح ہوگا اور یہ زمین فقیرون پر وقف ہوجائے گی - محیط و قاضیخان -

مقالہ ۶۴۵ اگر زمین منقبضہ کا زید پر خالد نے دعوی کیا کہ یہ زمین میری ہے اور زید کہتا ہے کہ زمین وقف ہے ایک مسلمان نے اسکو وقف کیا تھا اور میرے قبضہ مین دیدی ہے تو قاضی اس زمین کو اسی جہت پر وقف قرار دیگا جو اوس نے اقرار کیا ہے لیکن اس حکم سے مدعا علیہ کے ذمہ سے خصومت مندفع نہوگی تاکہ یہانتک کہ مدعا علیہ سے قسم نہ لیجاوے کہ یہ زمین میری نہین ہے - الخ - عالمگیری

باب وقف کو غصب کرلینے کے بیان مین

مقالہ ۶۴۶ اگر زمین وقف کی پہر اوسپر متولی مقرر کیا پہر جس شخص کو سپرد کی تہی وہ انکار کر گیا تو وہ غاصب ہے زمین اوسکے قبضہ سے نکال لیجاوے گی۔ عالمگیر

مقالہ ۶۴۷ اگر وقف کی چیز مین بعد انکار کے نقصان آگیا تو غاصب اوسکا ضامن ہوگا۔

مقالہ ۶۴۸ اگر یہ زمین متولی سے غصب ہوئی تہی نہ واقف سے تو غاصب پر واجب ہوگا کہ واقف کو واپس دیدے جب غاصب نے انکار کیا اور غصب ثابت ہوگیا تو قاضی اوسکو محبوس کرے یہانتک وہ وقف مغصوبہ کو واپس کرد ے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۹ جبکہ زمین چند آدمیون پر وقف ہے اور اسپر کسی ظالم نے زبردستی قبضہ کرلیا اور اوسکے قبضہ سے نکالنا ممکن نہین ہے جن لوگون پر وقف تہا انہون نے اپنون مین سے ایک پر دعوی کیا کہ اس نے اس ظالم کے ہاتہہ فروخت کرکے اوسکو سپرد کردیا ہے اور وہ شخص منکر ہے پس باقیون نے اوس سے قسم لینی چاہے تو انکو یہ حق پہونچتا ہے اور جب اوس شخص نے انکے دعوی سے انکار کیا تو اوس سے قسم لیجائے گی پس اگر اوس نے قسم کہانے کا انکار کیا تو اوسپر قیمت وقف مذکور ادا کرنے کا حکم کیا جائے گا اور اسی طرح اگر باقیون نے اوسپر گواہ قایم کئے تو بہی ثابت ہوجانے پر بہی حکم دیا جائے گا غصب کی صورت مین وقف پر نظر کرکے یہی فتوی ہے کہ غاصب ضامن ہے جیسے کہ وقف کے منافع غصب کرلینے کی صورت مین بنظر وقف یہی فتوی ہے کہ منافع وقف کا غاصب ضامن ہے اور یہی ہمارے مشایخ نے اختیار کیا ہے۔ اور جب اس غاصب پر قیمت کا حکم دیا گیا تو قیمت اوس سے وصول کرکے اوسکے عوض دوسری اراضی خرید کیجائے گی پس وہ بجائے اصل کے وقف رہے گی۔ عالمگیر

باب مریض کے وقف کے بیان مین

مقالہ ۶۵۰ اگر مریض نے اپنے مرض الموت مین اپنا دار وقف کیا تو جائز ہے بشرطیکہ تہائی ترکہ سے زیادہ نہو۔ علیہ الفتوی کتب الفقہ

مقالہ ۶۵۱ اگر میت کا کچھہ اور مال ظاہر ہوا حتے کہ دار مذکور اوسکے تہائی ترکہ تمام سے بر آمد ہو گیا تو پورا وقف مذکور نافذ کردیا جاویگا۔ قاضیخان

مقالہ ۶۵۲ اگر میت پر قرضہ تھا پس قاضی نے اوسکے دار یا زمین وقف کو اس قرضہ مین فروخت کیا پھر میت کا اسقدر مال ظاہر ہوا جس سے میت کا قرضہ ادا ہوتا اور اوسکی تہائی سے یہہ زمین وقف برآمد ہوتی ہے تو بھی بیع مذکور نہین توڑی جائیگی ولیکن مال میت سے بقدر ثمن وقف مذکور کے نکال کر اوس سے دوسری زمین خرید کر فقیرون پر صدقہ موقوفہ کردیجائے گی۔ محیط

باب مسجد کے بیان مین اور اوسکے متعلقات کے بیان مین

فصل اون امور کے بیان مین جس سے مسجد ہو جاتی ہے اور اوسکے احکام

مقالہ ۶۵۳ جس نے مسجد بنائی اوس کی ملک اس سے زائل نہوجائیگی یہان تک کہ اسکو اپنی ملک کے لگاؤ سے مع راستہ کے الگ کردے اور اوسمین نماز پڑہنے کی اجازت دیدے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۴ اگر کسی نے اپنے درمیان احاطہ یا مکان کو مسجد کردیا اور لوگون کو اوسمین داخل ہونے

اوراوسمین نماز پڑہنے کی عام اجازت دیدے پس اگراوسکے ساتہہ راستہ شرط کردیا
تووہ بالاتفاق مسجد ہوجائے گی ۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۵ اگرکسی نے مسجد بنائی جسکے نیچ تہ خانہ ہے یااوسکے اوپربالاخانہ ہے اورمسجد کادروازہ
بڑے راستہ کے طرف بنادیا اوراوسکو جدا کردیا تواوسکو اختیار ہوگاکہ اوسکو
فروخت کردے اورجب مرجاوے تو یہ مکان اوسکے وارثون کی میراث ہوگا اور
اگراوسکا تہ خانہ بغرض مصالح مسجد ہو تو یہ مسجد ہوجائے گی ۔ ہدایہ

مقالہ ۶۵۶ اگراذان اقامت کے ساتہہ بالجہراجازت سے اوسمین جماعت کے ساتہہ دو یا
زیادہ آدمیون نے نماز پڑہی تو مسجد ہوجائے گی ۔ عالمگیری ومحیط

مقالہ ۶۵۷ اگرایک شخص نے ایک ہی مرد کو موذن اورامام کردیا اوس نے اذان دی اور
اقامت کہی اورتنہا نماز پڑہے تووہ بالاتفاق مسجد ہوجائے گی ۔ کفایہ وہدایہ

مقالہ ۶۵۸ اگرمسجد کسی ایسے متولی کو سپرد کردے جواوسکے مصالح کے سرانجام پہ قایم
رہتاہے توجائز ہے اگرچہ وہ متولی اس مسجد مین نماز پڑہتا ہوا وریہی صحیح ہے
بلکہ اصح ہے ۔ محیط

مقالہ ۶۵۹ اگراوسکو قاضی یااوس کے نائب کو سپرد کردیا تو جائز ہے ۔ البحرالرائق

مقالہ ۶۶۰ اگرمسجد کے پاس یعنے پہلو مین ایک زمین ہے جواوسی مسجد پر وقف ہے اور
لوگون نے چاہاکہ اوسکو مسجد مین بڑہادین تو جائز ہے ولیکن قاضی یا حاکم کے
سامنے پیش کرین تاکہ وہ اونکواجازت دیدے ۔ خلاصہ عن عالمگیری

مقالہ ۶۶۱ اگرایک قوم نے مسجد بنانے کاارادہ کیا اوراونکو جگہہ کی ضرورت ہے تاکہ مسجد
کشادہ ہوجاوے پس اونہون نے راستہ مین سے کچہہ زمین لیکر مسجد مین

مین داخل کردیا پہر اگر راستے والون کو کچہہ ضرورت واقع نہوئی تو جائز ہے اور یہی مختار ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۶۶۲
اگر لوگون نے مسجد مین سے کوئی ٹکڑا مسلمانون کے لئے عام راستہ کردیا تو اونکو یہ اختیار نہین ہے اور یہ قول صحیح ہے ۔ محیط

مقالہ ۶۶۳
اگر کوئی مسجد خراب ہوگئی اور مسجد والے اس سے بے پروا ہین اور مسجد نماز پڑہنے کے قابل نہین رہی تو اوسکے مالک کو یا ورثار کو اسکے فروخت کرنے کا کوئی حق نہین وہ مسجد ہمیشہ کے لئے مسجد ہے اور یہی اصح اور مفتوی بہ ہے ۔ عالم

مقالہ ۶۶۴
اگر زید نے اپنے ذاتی مال مین مسجد مین فرش ڈالا بعد کو مسجد خراب ہوگئی اور لوگ بھی اوس فرش سے مستغنی ہین تو وہ فرش زید کے ملک مین ہوگا علیہ الفتوی عالم

مقالہ ۶۶۵
مسجد کے کو جائز نہین ہے کہ حد مسجد مین صحن مین دوکانین بنوائے کیونکہ مسجد جب دوکان و مسکن کی گئی تو اوسکی حرمت ساقط ہوجائے گی اور یہ جائز نہین ہے محیط

کتاب البیوع

باب بیع کے احکام مین

مقالہ ۶۶۶
(تعریف) واضح ہو کہ رضامندی سے ایک مال کو دوسرے کے مال سے باہم بدلنے کو بیع کہتے ہین ۔ ہدایہ و درالمختار و عالمگیری کفایہ

مقالہ ۶۶۷
(شرط بیع کی) شرط بیع کی چار قسمین ہین ایک بیع کے منعقد ہونے کی شرط دوسری نافذ ہونے کی تیسری صحیح ہونے کی اور چوتھی لازم ہونے کی شرط

مقالہ ۶۶۸ چند طرح پر ہے منجملہ اوسکے عاقدین عاقل اور بالغ ہون تمیز دار ہون۔ عالمگیری در المختار

مقالہ ۶۶۹ بیع چار قسم پر ہے۔ نافذ۔ موقوف۔ فاسد۔ باطل۔ در المختار

مقالہ ۶۷۰ بیع منعقد نہین ہوتی مگر ایجاب اور قبول سے دونون لفظ ماضی کے ہون۔ ایضاً

جو بیع عین ساتھہ عین کے ہو اوسکو بیع مقایضہ کہتے ہین اور ایک بیع ہوتا ہے دوسرا ثمن ہوتا ہے۔ کفایہ

مقالہ ۶۷۱ جو بیع عین ساتھہ ثمن کے ہو اوسکو بیع المطلق کہتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۶۷۲ جو ثمن ساتھہ ثمن کے ہو اوسکو بیع صرف کہتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۶۷۳ جو بیع دین ساتھہ عین کے ہو اوسکو بیع سلم کہتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۶۷۴ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ ہو اوسکو بیع مرابحہ کہتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۶۷۵ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ نہو اوسکو بیع تولیہ کہتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۶۷۶ جو بیع پہلی قیمت سے کم مین فروخت کیجاوے اوسکو بیع وضعیہ کہتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۶۷۷ اور یہی بھی شرط ہے کہ شرعاً قیمت دار چیز ہو اور مشتری کے سپرد ہوسکتی ہو۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۷۸ اور شرط ہے متعاقدین باہم دونون ایک دوسرے کا کلام سنے بالاجماع۔ عالم

مقالہ ۶۷۹ ایجاب اور قبول ایک مجلس مین ہونا شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۸۰ اور یہہ بھی شرط ہے کہ بیع کی کوئی میعاد مقرر نہو۔ ایضاً

مقالہ ۶۸۱ صحیح ہے بیع لڑکے کی جبکہ بیع کی عقل رکھتا ہو نقصان اور فائدہ کو جانتا ہو۔ در المختار

مقالہ ۶۸۲ اگر ایک عاقد نے عدم سماع کا دعوی کیا با وجودیکہ وہ بہرا نہین اور اہل مجلس نے اوسکو سنا اوسکی تصدیق نہو گی۔ طحطاوی و عالمگیری۔

مقالہ ۶۸۳ (رکن) ایجاب اور قبول بیع مین رکن ہے خواہ قولی ہو یا فعلی ہو جو تبادل ملکین کی

رضامندی پر دلالت کرے فیہ اشارۃ الی قولہ تعالی ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔

مقالہ ۶۸۴
ایجاب و قبول عبارت ان دو لفظون سے ہے جو غیر کے ملک کرنے اور اپنے مالک ہونے پر دلالت کرین۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ۶۸۵
(لغت) مین ایجاب بمعنی اثبات ہے مطلقًا اور یہان اثبات فعل خاص سے مراد ہے جو رضامندی پر دلالت کرے خواہ بائع سے واقع ہو خواہ مشتری سے
۶۸۶
اور قبول عبارت ہے اثبات فعل ثانی سے۔ ایضًا

مقالہ ۶۸۷
جبکہ ایجاب اور قبول بصیغہ ماضی ہو تو ثبوت بیع کے واسطے نیت کی کچھ حاجت نہین بخلاف ثانی کے یعنے جبکہ ایجاب اور قبول بلفظ مضارع ہو تو نیت کی حاجت ہو گی اگر صیغہ مضارع سے ایجاب حال کی نیت کی نہ استقبال کی تو صحیح ہے بنا بر قول اصح کے۔ درالمختار

مقالہ ۶۸۸
ماضی کے صیغہ مین بدون نیت کے بیع منعقد ہوتی ہے اور مضارع مین اصح یہ ہے کہ نیت چاہیے۔ البحر الرائق

مقالہ ۶۸۹
الفاظ بیع کے خواہ بلفظ عربی ہون یا فارسی ہون یا اور کسی زبان مین ہون۔ عالم درس بیع منعقد ہوتی ہے ساتھ لفظ سلم کے بلا اتفاق الروایات۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۶۹۰
بیع منعقد ہوتی بلفظ ہبہ سے یعنے جب بائع نے کہا مین نے اس چیز کو بعوض اتنے ثمن کے ہبہ کیا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۱
بیع منعقد ہوتی ہے جب بائع نے کہا یہ چیز تمہارے لئے گردانی اتنے یا اتنے مین تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۲
ایک شخص نے کہا کہ یہ گھوڑا میرا بدل تیرے گھوڑے کے ہے پھر دوسرے نے کہا اسیطرح تو بیع منعقد ہو جائے گی۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۳
اگر ایک متعاقدین کا اٹھہ کھڑا ہوا وقت عقد کے مجلس سے تو بیع باطل ہوگی اسواسطے یہ فعل اعراض پر دلالت کرتا ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۴
جب ایجاب وقبول حاصل ہو تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور بایع اور مشتری کو خیار باقی نہین رہتا مگر خیار عیب اور خیار رویت مین باقی ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۵
تفریق ایجاب جائز نہین مگر جبکہ بائع اور مشتری دوبارہ ایجاب اور قبول کرین تو بیع جائز ہوگی دوسرے ایجاب اور قبول سے نہ اول سے۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۶
بیع کے صحیح ہونے کے واسطے شرط ہے مقدار بیع اور ثمن کے معرفت فقط۔ در

مقالہ ۶۹۷
بیع اعواض مین جب اشارہ کیا بیع کے طرف تو اب معرفت اور مقدار کی ضرورت نہین اسواسطے کہ اشارہ کافی ہے تعریف جہالت وصف مین مقتضی نزاع نہین ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۸
مطلق ثمن سے بیع صحیح نہین ہوتی مگر جبکہ معرفت مقدار اور وصف ہو کیونکہ بیع مین تسلیم واجب ہے بالقدر اور بلاقدر جہالت ہے پس جہالت منع کرتی ہے تسلیم کو۔ در المختار

مقالہ ۶۹۹
معرفت مقدار اور وصف غیر مشارٌ الیہ مین شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۰
بیع صحیح ہے بلا مدت کے بخلاف سوجل کے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۷۰۱
بیع صحیح ہے ثمن موجل مین جسکی مدت معلوم اور مقرر ہو تاکہ نزاع کی نوبت نہ پہونچے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۷۰۲ اگر بیع موجل کی تو ایک مہینے کے طرف پہیر جاوے گی اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۰۳ اگر بایع اور مشتری مین نزاع واقع ہو تو اوسکا قول معتبر ہوگا جو مدت کی نفی کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۴ اگر بلا مدت فروخت کیا ہے اور مشتری کی مدت مین اختلاف واقع ہوا تو بائع کا قول معتبر ہوگا اسواسطے کہ بیع مین عدم تاجیل اصل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۵ اگر دونون مختلف ہون مدت کے گذر جانے کے بایع کہتا ہو کہ مدت ہو چکی ہے اور مشتری کہتا ہو کہ ہنوز مدت باقی ہے تو قول اور گواہی مشتری کی قبول ہوگی ایضاً

مقالہ ۷۰۶ اور مدت باطل ہوتی ہے مدیون کی موت سے۔ ایضاً

باب مبیع کو ثمن کے واسطے روک رکہنے کے بیان مین

مقالہ ۷۰۷ اگر قیمت نقد ٹہری ہے تو بایع کو مبیع کے روکنے کا اختیار ہے کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۷۰۸ اگر کچہہ دام نقد ٹہرے ہین اور کچہہ میعادی تو باقی دامون کے واسطے مبیع کو روکنے مین بائع کو اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۰۹ اگر مبیع بائع کے پاس سے ضائع ہو گی تو قیمت کا بائع ضامن ہوگا۔ کذا فی المحیط

فصل مبیع کو سپرد کرنیکے بیانمین

مقالہ ۷۱۰ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب ثمن کے عوض بیچا تو مشتری سے یہ کہا جاوے گا کہ پہلے ثمن دیدے اور اگر اسباب کے عوض بیچا تو ثمن کو ثمن کے عوض بیچا تو دونون سے کہا جاوے گا کہ ایک ساتہہ سپرد کردین۔ ہدایہ

مقالہ ۷۱۱ کنجی پر قبضہ کرنا بہی گہر پر قبضہ کر لینا ہے بشرطیکہ بلا تکلف اوسکو کہولنے کا

اختیار حاصل ہوجاوے ورنہ قبضہ نہین ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۷ اگر مکان فروخت کیا اور مشتری کو کنجی حوالہ کردی اوس نے کنجی پر قبضہ کرلیا اور مکان کے طرف گیا تو مکان پر قابض ہوگا بشرطیکہ کنجی اوسی مکان کی ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۳۱۷ اگر کوئی ایسا مکان جو وہان پر موجود نہ تھا اور بائع نے کہا مین نے وہ مکان تجھکو سپرد کردیا اور مشتری نے کہا کہ مین نے قبضہ کرلیا تو یہ قبضہ نہ ہوگا لیکن اگر مکان قریب ہے تو قبضہ شمار نہ ہوگا اور یہی صحیح ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ البحر الرائق و قاضیخان

مقالہ ۴۱۷ اگر ایک مکان کسی کے ہاتھہ فروخت کیا اور وہ مکان دوسرے شہر مین ہے اور بائع نے صرف زبان سے سپرد کیا ہے پہر مشتری نے قیمت کے دینے سے انکار کیا تو مشتری کو اس انکار کا اختیار ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۱۷ اگر مبیع بائع کے پاس تھی اور مشتری نے اوسکو ضائع کردیا یا اوسمین کوئی عیب پیدا کردیا تو یہ مشتری کے قبضہ کرنے مین شمار ہوگا اسیطرح اگر بائع نے کوئی ایسا فعل مشتری کے حکم سے کیا تو یہی حکم ہے۔ عالمگیری

فصل بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرنے کے بیان مین

مقالہ ۶۱۷ اگر مشتری نے ثمن ادا کرنے سے پہلے بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرلیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مبیع کو واپس لے۔ عالمگیری و قاضیخان

مقالہ ۷۱۷ اگر مشتری نے اوسمین ایسا تصرف کرلیا ہے کہ جو ٹوٹ سکتا ہے تو اوس کو توڑ دے۔ کذا فی المحیط

فصل ایسے قبضہ کے بیان مین جو خرید کے قایم مقام ہوتا ہے

اور جو اوس کے قائم مقام نہین ہوتا ہے۔

مقالہ ۷۱۸ اگر کوئی چیز بطور غصب کے یا عقد فاسد کے کسی کے قبضہ مین ہو پہر اوس کے مالک سے اوسکا عقد صحیح کر لے تو پہلا قبضہ دوسرے کا نائب ہو جائیگا یہانتک کہ اگر مشتری کے اپنے گھر جانے اور اوس چیز تک پہونچنے یا اوسکے لینے پر قادر ہونے سے پہلے وہ تلف ہو جاوے تو مشتری کا مال تلف ہوگا۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۷۱۹ اگر غصب کی ہوئی چیز کو بیع الصرف کا بدل گردانا اور دونون جدا ہو گئے تو بیع باطل نہ ہوگی۔ محیط

مقالہ ۷۲۰ اگر مبیع دونون کے سامنے موجود تھی اور بائع نے اوسکو فروخت کیا تو بائع کو اسکے روکنے کا اختیار نہین ہے۔ کذا فی المحیط

فصل دونون عقد کرنیوالون کو مبیع اور ثمن کے سپرد کرنے کے بیان مین

مقالہ ۷۲۱ اگر مشتری نے گیہون خریدے اور مشتری شہر مین موجود تھا اور گیہون شہر مین تھے تو بائع پر اون کا شہر مین سپرد کرنا واجب ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۷۲۲ اگر گیہون بالیون کے اندر خریدے تو بائع پر اوسکا کوٹ کر صاف کر کے مشتری کو دینا واجب ہے یہی مختار ہے۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۷۲۳ اگر گیہون ناپ کے حساب سے خریدے تو اونکا ناپنا بائع کے ذمہ ہے اور مشتری کے برتن مین بہر دینا بھی بائع کے ذمہ یہی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۲۴ اگر ایک کشتی مین غلہ خریدا تو کشتی سے باہر نکالنا مشتری کے ذمہ ہے اور یہ حکم ریل کا بھی ہے۔ کذا فی المحیط و رد المختار

مقالہ ۷۲۵ اگر بائع نے ناپ یا تول یا گنتی کی چیز فروخت کی تو ناپنے والے اور تولنے والے اور شمار کرنے والے کی اجرت بائع لازم ہوگی یہی قول مختار ہے۔ عالمگیری کافی ودرالمختار

مقالہ ۷۲۶ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اجرت مذکور قبل قبضہ کے مشتری کے ذمہ ہے اور بعد قبضہ کے بائع کے ذمہ ہے۔ عالمگیری

باب اون چیزون کے بیانمین جو بدون صریح ذکر کرنیکے بیع مین داخل ہوجاتی ہین اور جو نہین داخل ہوتی ہین

فصل اول

*دار وغیرہ کی بیع مین جو چیزین داخل ہوتی ہین اونکے بیانمین۔

مقالہ ۷۲۷ اگر ایک بیت خریدا تو اوسکا بالاخانہ داخل نہوگا اگرچہ تمام حقوق کے ساتھہ خریدا ہوتا وقتیکہ صریح طور پر بالاخانہ کا ذکر نہ آوے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۷۲۸ مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم جدا جدا اس تفصیل کے ساتھہ اہل کوفہ کے رواج کے موافق ہے اور ہمارے رواج کے موافق سب صورتون مین بالاخانہ داخل ہوجاویگا خواہ بیت کے نام سے فروخت ہو یا منزل کے نام سے یا دار کے نام سے اسلئے کہ ہمارے محاورہ مین ہر مسکن کو خانہ کہتے ہین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ عالم

مقالہ ۷۲۹ اگر کسی شخص نے کوئی دار فروخت کیا تو اوسکی عمارت بیع مین داخل ہوجائے گی اگرچہ نام بنام بیان کیا ہو۔ ہدایہ

*دار بمعنی گھر کے ہے اور منزل اور بیت کو شامل ہوسکتا ہے اور منزل اترنے کی جگہ کو کہتے ہین جسمین چند بیوت ہون اور بیت اوسکو کہتے ہین جسکی چار دیواری اور چہت اور دروازہ ہو۔۱۲

مقالہ ۷۳۰
اگر کسی نے کوئی بیت کسی دار کے اندر خریدا تو اوسکا خاص راستہ اور پانی بہنے کی موری بدون ذکر کے داخل نہو گی اور اگر اوسکو مع مرافق خریدا تو داخل ہو جائیگی یہی اصح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۳۱
اگر کسی نے ایک منزل یا مسکن کسی دار مین سے خریدا تو اوسکا کوئی خاص راستہ اس دار مین سے منزل یا مسکن تک مشتری کے واسطے نہو گا مگر اوس صورت مین کہ اوسکو ہر حق و مرافق کے ساتھہ خریدے یا ہر قلیل و کثیر کا لفظ کہے تو اوس کو راستہ ملے گا۔ فتح القدیر و قاضیخان

مقالہ ۷۳۲
اگر ایک دار فروخت کیا اور حقوق و مرافق کا یا ہر قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو جو کچھہ اوسمین ہے بیت اور منزلین اور بالاخانہ اور نیچے کے مکان اور کل وہ چیزین جو اوسکے حدود اربعہ کے اندر موجود ہین از قسم باورچیخانہ اور تنور اور پائخانہ وغیرہ سب بیع مین داخل ہو جائینگی۔ عالمگیری

مقالہ ۷۳۳
دار کے بیع مین مخرج اور اصطبل اور کنوان داخل ہو جاتا ہے خواہ حقوق و مرافق کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کذا فی المحیط

دوسری فصل ان چیزون کے بیان مین جو زمین کی بیع مین داخل ہوتی ہین

مقالہ ۷۳۴
اگر کوئی زمین فروخت کیا اور حقوق و مرافق اور قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو بیع کی تحت مین وہ کل چیزین جو ہمیشہ کے واسطے اوسمین رکھی گئی ہین جیسے درخت اور عمارت وغیرہ ذلک داخل ہو جائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۷۳۵
امام محمد نے فرمایا کہ درخت زمین کی بیع مین بلا ذکر داخل ہو جاتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ

سب بدون ذکر کے داخل ہوجاتے ہین۔ عالمگیری عن فتاوی صغری

مقالہ ۳۶ؔ
اگر کوئی زمین فروخت کی مع مرافق کے تو کھیتے اور پھل ظاہر روایت کے موافق بیع مین داخل نہونگے گو قلیل وکثیر کے لفظ کو بھی ذکر کیا ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۳۷ؔ
اگر زمین کی قیمت پانچسو روپیہ ہو اور درخت کی قیمت بھی اسیقدر ہو اور پھلون کی قیمت بھی اسیقدر ہو تو بالاجماع ثمن کے تین حصہ کئے جاوینگے پس اگر قبضہ سے پہلے کسی آسمانی آفت سے تلف ہون یا بائع انکو کہا جاوے تو مشتری سے ایک تہائی ثمن ساقط کیا جائے گا اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو زمین اور درخت کو دو تہائی ثمن مین سے لیلے اور اگر چاہے تو ترک کردے یہی قول سب امامون کا ہے۔ عالم عن سراج الوہاج

مقالہ ۳۸ؔ
درخت کے نیچے کی زمین داخل ہوتی ہے تو مشتری کے تصرف کے وقت جسقدر درخت کی موٹائی ہے صرف اسیقدر زمین داخل ہوگی یہانتک کہ اگر بیع کے بعد درخت زیادہ موٹا ہوجاوے تو زمین کے مالک کو اختیار ہے کہ اوسکو چھانٹ دے اور جہانتک درخت کی شاخین اور جڑ کے ریشے پھیلے ہوے ہین وہان تک کی زمین بیع مین داخل نہوگی اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۳۹ؔ
اگر زمین کے اوپر سے کاٹنے کے واسطے چند درخت خریدے اور قطع کرنے مین زمین اور درختون کی جڑون کو ضرر پہونچتا ہے تو مشتری کو کاٹنے کا اختیار نہین ہے کیونکہ اوسمین زمین کے مالک کا ضرر ہے پس مالک کو اختیار ہے کہ ضرر کو دفع کرے اور بیع ٹوٹ جائے گی۔ یہی مختار ہے۔ کذا فی المحیط

باب خیار شرط کے بیان مین

مقالہ ۱۴۰ بیع دو قسم پر ہے ایک لازم ہوتی ہے دوم غیر لازمی ہے لازم وہ ہے کہ بعد بیع کے اختیار نہو غیر لازم وہ ہے جسمین بعد بیع کے اختیار فسخ کا ہو۔ کفایہ و در المختار

مقالہ ۱۴۱ ہندوستان کے سوداگر خیار کو جاکڑ کہتے ہین۔

مقالہ ۱۴۲ خیار شرط چند طرح پر ہے ایک وہ کہ بالاتفاق فاسد ہے جیسے کہا کہ مین خریدتا ہون اس شرط پر کہ مجھے خیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۳ یعنے لینے نہ لینے کا اختیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے چند روز خیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے ہمیشہ خیار ہے یہ سب فاسد ہین۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۱۴۴ اور ایک وہ جو بالاتفاق جائز ہے وہ یہ ہے کہ مشتری کہے کہ مجھے تین روز کا یا اوس سے کم خیار ہے۔ عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۱۴۵ صاحبین کے نزدیک مدت مسمی تک ہے (یعنے خیار شرط) خواہی ایک مہینے کا یا زیادہ اور یہی مذہب صحیح ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۱۴۶ خیار شرط مین مال یعنے بیع بائع کے ملک سے نکل نہین جاتا بائع کو اختیار ہے بالاتفاق۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۱۴۷ خیار شرط جیسا بیع جائز مین ثابت ہوتا ہے ویسا ہی بیع فاسد مین ثابت ہوتا ہی عالم

مقالہ ۱۴۸ اگر بیع تمام ہونیکے بعد مشتری نے بائع سے کہا کہ مین نے تجھے تین روز تک کا خیار دیا تھا یا اسی معنی مین اور کوئی لفظ کہا تو موافق شرط کے خیار حاصل و ثابت ہوجائے گا۔ ایضاً در المختار

فصل عمل خیار کے بیان مین

مقالہ ۴۹ — اگر خیار بایع کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو مبیع بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلی اور ثمن بالاتفاق مشتری کے ملک سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اوس کے ملک سے نکلکر امام صاحب کے قول پر بائع کے ملک مین داخل نہین ہوتا ہے اور صاحبین کے قول سے موافق داخل ہوجاتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۰ — مبیع مشتری کے خیار سے بائع کے ملک سے نہین نکلتا۔ در المختار

مقالہ ۵۱ — اگر خیار مشتری کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو ثمن بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلتا ہے اور مبیع بایع کے ملک سے بالاتفاق نکل جاتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۲ — ہمارے اصحاب نے فرمایا ہے کہ خیار شرط کی وجہہ سے صفقہ تمام نہین ہوتا ہے پس اگر خیار بایع کا ہو یا مشتری کا اور مبیع ایک ہو یا چند چیزین ہون تو یہ نہین ہو سکتا کہ بعض مین بیع قبول کرے اور بعض مین نہ قبول کرے خواہ مبیع قبضہ مین ہو یا نہو کیونکہ اس صورت مین تمام ہونے سے پہلے صفقہ متفرق ہوتا ہے اور یہ جایز نہین ہے ہان تمام ہونے کے بعد اس کے برخلاف ہے کیونکہ اسوقت صفقہ کی تفریق جائز ہے۔ کذا فی المحیط

فصل — اس کے بیان مین کہ کن وجہون کے ساتہہ اس بیع کا نفاذ ہوتا ہے اور کن کے ساتہہ نہین ہوتا۔

مقالہ ۵۳ — جس شخص کے واسطے خیار کی شرط کی گئی ہے خواہ وہ بائع ہو یا مشتری تو فقہا کا اتفاق ہے کہ اوسکو مدت خیار کے اندر اختیار ہے چاہے بیع کی اجازت دے اور چاہے فسخ کردے۔ عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۵۴ — اگر اوس نے کہا کہ مین نے اوس کے لینے کی خواہش کی یا محبوب رکہا یا مجہے

خوش آیا یا مجہے موافق ہوا تو ایسے کہنے سے اوسکا خیار ساقط نہوگا۔ البحر الرائق

مقالہ ۷۵۵ بیہوشی خیار کو ساقط نہین کرتی ہے صرف مدت کا گذر جانا بدون بیع یا فسخ اختیار کرنے کے خیار کو ساقط کرتا ہے۔ ایضا

مقالہ ۷۵۶ اگر کسی نے کوئی زمین فروخت کی تین دن کے خیار پر اور بایع نے ثمن پر اور مشتری نے زمین پر قبضہ کر لیا پہر بایع نے تین دن کے اندر بیع توڑ دی تو زمین مشتری کے پاس قیمتی ضمانت مین رہے گی اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اپنے پورے ثمن کے حاصل کرنیکے واسطے جو اوس نے بایع کو دیا ہے زمین کو روک رکھے پس اگر بایع نے اس کے بعد مشتری کو اس زمین مین ایک سال تک زراعت کرنے کی اجازت دی اور مشتری نے اوسمین کہیتی کی تو زمین مشتری کے پاس امانت ہو جائے گی اور بایع کو ثمن ادا کرنے سے پہلے اختیار ہوگا کہ جب چاہے مشتری کو اپنے ثمن لینے کے واسطے کہ جو اوسکا بایع کے ذمہ چاہے ہے زمین کے روکنے کا اختیار نہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ۷۵۷ اگر خیار مشتری کا تہا اور بایع نے خیار توڑ دیتے اس طرح صلح کی کہ مین ثمن سے اسقدر کم کر دونگا یا یہ اسباب خاص مبیع مین بڑہا دونگا تو جائز ہے۔ ایضا قاضیخان

فصل دونون باہم بیع کرنے والون کے شرط خیار کر لینے مین اختلاف کرنے کے بیان مین۔

مقالہ ۷۵۸ اگر دونون بیع کرنے والے شرط خیار مین اختلاف کرین تو اوسکا قول لیا جائیگا جو خیار کی نفی کرتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۵۹ اگر دونون مدت خیار کی مقدار مین اختلاف کرین تو اس شخص کا قول معتبر ہوگا

جو کمتر وقت کہتا ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۷۶۰
اگر مدت کے گذرنے مین اختلاف کرین تو اوس شخص کا قول معتبر ہوگا جو بعد اسکے گذرنے کا منکر ہے۔ ایضاً

باب خیار رویت کے بیان مین

مقالہ ۷۶۱
خیار چار مقام مین ثابت ہے۔ اعیان کی خرید۔ اور اجارہ۔ اور قسمت۔ اور صلح۔ ہر ایک چارون مین سے معاوضہ ہے تو دیون اور نقود ان عقود مین جو فسخ کرنیسے فسخ نہین ہوتی خیار الرویت مین ۔۔۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۲
خیار رویت کا مطلب وہ ہے جو خیار شرط کا تھا مطلق صراحتہ اور دلالتہ اور جو مفید ہے رضامندی کا بعد رویت کے نہ قبل رویت کے۔ الدرر

مقالہ ۷۶۳
جس چیز کو دیکھا نہین اسکی بیع جائز ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۷۶۴
صحیح ہے بیع اور شرا اوس چیز کی جسکو بایع اور مشتری نے نہین دیکھا۔ در المختار

مقالہ ۷۶۵
اشارہ کرنا مبیع کے طرف شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۶۶
اگر مبیع یا اوس کے مکان کے طرف اشارہ کیا تو باتفاق بیع جائز نہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۷
مشتری کو جائز ہے کہ مبیع کو پھیر دے جب اوسکو دیکھے۔ در المختار

مقالہ ۷۶۸
بعد رویت کے مشتری کو اختیار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۶۹
اگر مشتری نے مبیع کو فسخ کیا قبل رویت کے تو صحیح ہے فسخ اوسکا قول اصح مین۔ در المختار

مقالہ ۷۷۰
اندھے کی خرید مین اختیار ثابت ہے جب کوئی شخص مبیع کا حال اوس سے بیان کر دے تو اوسکے حق مین بیان شخص غیر کا بجائے رویت کے ہوگا۔ در المختار

مقالہ خیار رویت ثابت ہے اگر تمام عمر تک نہ دیکھیگا اختیار ثابت ہے قول اصح مین۔ عنایہ

مقالہ اختیار نہین اس بائع کا جس نے مبیع کو بغیر دیکھے فروخت کیا قول اصح مین۔ در

مقالہ مختار یہ ہے کہ اسکا کوئی وقت مقرر نہین ہے بلکہ جبتک کوئی ایسا امر نہ پایا جاوے
جو خیار روایت کو باطل کرتا ہے اوسوقت تک باقی رہتا ہے۔ فتح القدیر

مقالہ تاوقتیکہ مشتری کے جانب سے خیار رویت ساقط نہو جاوے بایع کو مشتری سے
ثمن کے مطالبہ کرنے کا اختیار نہین ہے۔ ایضاً فتح القدیر

مقالہ اگر کسی نے ایسی چیز خریدی کہ جسکو دیکھہ چکا ہو اگر وہ متغیر ہو گئی ہو تو اوسکو خیار ہوگا
اور اگر نہ متغیر ہو گی ہو تو خیار نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ اگر متغیر ہونے مین دونون اختلاف کرین اس طرح پر کہ مشتری نے کہا کہ مبیع متغیر
ہو گئی ہے اور بائع نے کہا کہ تغیر نہین ہوئی ہے تو قسم کے ساتھہ بایع کا قول
لیا جائے گا اور مشتری کو گواہ قایم کرنی چاہیے اور بایع کے قول کا اعتبار کرنا
اوس صورت مین ہے کہ مدت اسقدر قریب ہو کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی
مدت مین ایسی چیز متغیر نہین ہوتی ہے۔ عالمگیری

مقالہ اگر اس طرح پر اختلاف واقع ہوا کہ بایع کہتا ہے مشتری سے تو خریدنے کے وقت اسکو
دیکھا ہے اور مشتری کہتا ہے کہ مین نے نہین دیکھا ہے تو قسم کے ساتھہ مشتری
کا قول لیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ خیار رویت کی وجہہ سے رد کرنا قبضہ سے پہلے اور قبضہ کے بعد بیع کا فسخ کرنا ہے
اوسمین قاضی کی قضا اور بایع کی رضا کی حاجت نہین ہے صرف اتنے کہنے سے
کہ مین نے واپس کیا بیع فسخ ہو جائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۷۷۹ اگر مبیع گہوڑا ہے تو اسکو اپنے ذاتی تصرورت کے واسطے اوسپر سوار ہوا یا مثل اسکے تو اسکا خیار باطل ہوجاتا ہے۔ عالم عن بدایع

مقالہ ۷۸۰ اس طرح اگر پہلے دیکہنے کے اسکو ہبہ کر دیا تو بہی خیار ساقط ہوجائیگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۷۸۱ اگر دیکہنے کے ساتہہ ثمن ادا کردیا تو بہی خیار باطل ہوجاے گا۔ قاضیخان

مقالہ ۷۸۲ اگر مشتری کے پاس بیع مین سے کچہہ تلف ہوجاوے تو اوسکا خیار باطل ہوجائیگا۔ عالم عن الحاوی

مقالہ ۷۸۳ اگر مکان خرید ا اور اوسکو دیکہا نہین تہا اور اوس کے پہلو مین دوسرا مکان فروخت ہوا اور مشتری نے اوسکو شفعہ کی راہ سے اوسکو بہی لیا تو ظاہر الروایت کے موافق اوسکا خیار باطل نہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ۷۸۴ اگر سیپ کے اندر کوئی موتی خرید ا تو امام ابو یوسف نے کہا کہ بیع جائز ہے اور جب اوسکو دیکہے تو مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا اور امام محمد نے کہا کہ بیع باطل ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۸۵ اگر کوئی اسباب خرید کر اوسکو کسی جگہہ اٹہا لے گیا تو اسکو خیار عیب اور خیار رویت کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار ہوگا بشرطیکہ اوسکو اس جگہہ واپس لاوے جہان کہ عقد ہوگا وا نہ رد کرنا صحیح نہوگا۔ البحر الرائق۔

مقالہ ۷۸۶ اگر مشتری نے گہر کے اندر کسی کو بسایا تو اوسکا خیار رویت ساقط نہوگا لیکن اگر کرایہ پر بسایا ہو تو خیار رویت باطل ہوجاے گا۔ البحر الرائق

مقالہ ۷۸۷ اگر کسی نے بے دیکہے خرید کر لے پہر بایع سے کہا کہ اسکو فروخت کر دے یا کہا کہ اپنے واسطے اوسکو فروخت کر دے تو اوسیوقت وہ واپس ہوجاے گی۔ خواہ بائع نے اوسکو فروخت کرلیا ہو یا نہ کیا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۸۸ اگر چوپایون کے پہچاننے والون کو یہ قول ہو کہ چوپایون کے چارون پانون کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اونکا دیکھنا بھی خیار ساقط ہونیکے واسطے شرط ہوگا

عالمگیری عن شرح قدوری

مقالہ ۴۸۹ گھر یا سم اور پیشانی اور دم کا دیکھ لینا کافی نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۰ اسقدر مبیع کا دیکھنا ہی کفایت کرتا ہے جس سے مقصود حاصل ہوجاوے جیسا کہ غلہ کا ڈھیر سطح کے اوپر سے دیکھنا یعنے تمام مبیع کا دیکھنا ضرور نہین بسبب تعذر کے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۴۹۱ اگر غلہ کے ڈھیر کے اندر سے ناقص غلہ نکلا تو اوسکا رد کرنا خیار العیب کے سبب سے جایز ہوگا نہ خیار الرویت کے سبب سے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۲ لپٹے کپڑے کی ظاہر کی تہ نہ دیکھے بلکہ سب کو کھولکر دیکھے اور یہی قول مختار ہے۔ فتح القدیر و در

مقالہ ۴۹۳ گھر کا دالان اور کوٹھریون کا اندر سے بھی دیکھنا ضرور ہے اور یہی قول اصح اور مفتوی بہ ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۴ خیار رویت باطل ہوجاتا ہے زمین مین زراعت کے اذن سے جب دوسرے کو اذن دیا۔ در المختار

مقالہ ۴۹۵ اگر عاقدین نے مبیع عین کی عوض عین کی بیع کی تو دونون کے واسطے خیار الرویت حاصل و ثابت ہے۔ در المختار

فصل اندھے اور وکیل کی خرید کے احکام مین

مقالہ ۴۹۶ اندھے کی خرید فروخت جائز ہے اسپر تینون امامون کا اتفاق ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۹۷ اندہے کو اپنی خریدی ہوئی چیز مین خیار ہے اور اپنی فروخت کی ہوئی چیز مین خیار نہین ہے۔ سراج الوہاج

مقالہ ۴۹۸ اندہے کو چہونا مانند آنکہون والے آدمی کے دیکہنے کے ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۹۹ عقار مین جبتک اوسکا وصف بیان نہ کیا جاوے تب تک اندہے کو خیار ساقط نہین ہوتا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عن شرح قدوری

باب خیار عیب کے بیان مین

مقالہ ۵۰۰ خیار عیب بدون شرط کرنیکے ثابت ہوتا ہے۔ عالم عن سراج الوہاج

مقالہ ۵۰۱ اگر کسی نے کوئی چیز خرید کیا جسمین کوئی عیب خریدنے کے وقت یا اوس سے پہلے اوسکو معلوم نہ تہا اور یہہ عیب قلیل یا کثیر ظاہر ہو تو اوسکو اختیار ہے چاہے پورے ثمن مین لیلے ورنہ واپس کردے۔ عالم عن شرح طحاوی۔

فصل چوپایون وغیرہ کے بیان مین

مقالہ ۵۰۲ جو جانور خلاف عادت کے بہاگے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ عالمگیری ودرالمختار

مقالہ ۵۰۳ جانور مین حاملہ ہونا عیب مین داخل نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۰۴ چوپایون اور سواری کے جانور مین حمل ہونا عیب نہین لیکن اوسمین کسی کہلے ہوے نقصان کا موجب ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن مضمرات

مقالہ ۵۰۵ جو جانور کہ دودہ نہ دہونے دے وہ عیب مین داخل ہے بشرطیکہ دودہ کی غرض سے خرید ا ہو۔ عالمگیری

مقالہ چوپایون مین کم کہانا عیب ہے۔ ایضاً

مقالہ بیل مین کام کے وقت سونا عیب ہے۔ ایضاً

مقالہ جو جانور قربانی کے واسطے خریدا پہر اوسمین وہ عیب نکلا ہر ہوا جو قربانی کا مانع ہے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ قاضی خان

مقالہ گائے اور بکری کا ہمیشہ پلیدی کہانا عیب مین داخل ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ گہوڑے کے منہہ سے کثرت سے پانی آنا عیب ہے بشرطیکہ تو براتر ہوجاتا ہو اور شرط ہے کہ قیمت مین بہی نقصان واقع ہو اس کے سبب سے۔ عالمگیریہ

مقالہ اگر بایع کے پاس مبیع معیوب تہا پہر مشتری کے پاس دوسرا عیب پیدا ہو بلا فعل بایع کے تو مشتری مختار ہے چاہے عیب قدیم کے موافق ثمن پہیر لے چاہے مبیع پہیر دے بشرط رضا بایع کے۔ در المختار

مقالہ اگر کسی نے زمین خریدی کہ جو مشتری کے پاس سیل گئی اور بایع کے پاس بہی نمناک ہوجاتی تہی تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر مشتری نے زمین کے اوپر سے مٹی اٹہا ڈالی کہ جس سے ظاہر ہو کہ مٹی اٹہا دینے سے زمین سیل گئی ہے یا کسی دوسری جگہ سے اوسمین زیادہ پانی آگیا ہو تو واپس نہین کرسکتا ہے۔ کذا فی المحیط

فصل

ایسے چیزین کے بیان مین کہ عیب کی وجہ سے اونکا واپس کرنا ممکن نہین اور جنکا واپس کرنا ممکن ہے۔

مقالہ واضح ہو کہ مبیع کے اندر زیادتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک متصلہ اور دوسری منفصلہ پہر متصلہ کی دو قسمین ہین ایک وہ جو مبیع سے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے رنگ وغیرہ جو رنگ

کے مانند ہون اور ایسی زیادتی سے بالاتفاق عیب کی وجہ سے واپس نہین ہوسکتا ہے اور دوسری وہ مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے موٹا ہوجانا یا جمال بڑھ جانا یا آنکھ کا صاف ہوجانا اور ایسی زیادتی سے ظاہر روایت کے موافق عیب کی وجہ سے واپس کرنا ممکن ہے اور یہی صحیح ہے۔ قاضی خان و عالمگیریہ

مقالہ ۱۱۱۰ جب مشتری نے مبیع مین بعد مرافعت ہونیکے اوسمین مالکانہ تصرف کیا تو اوسکا واپس کرنے کا حق باطل ہوگیا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۱۱ اگر مشتری نے مبیع مین کوئی عیب نہ پایا ولیکن زیادتی مین پایا تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار نہوگا لیکن جبکہ قبضہ سے پہلے اس زیادتی کے پیدا ہونے سے مبیع مین کچھہ نقصان آیا ہو تو مبیع مین نقصان آنے کے سبب سے اوسکو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ شرح الطحاوی

فصل — عیب کا دعوی اور اوسمین خصومت اور گواہ قایم کرنیکے بیان مین۔

مقالہ ۱۱۱۲ واضح ہو کہ عیب کی دو قسمین ہین ایک ظاہر جسکو قاضی خود آنکھون سے دیکھہ کر پہچان سکتا ہے جیسے کہ اندھا ہونا اور شل وغیرہ دوم قسم پوشیدہ کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ دیکھہ کر نہین پہچان سکتا ہے باطنی عیب کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ اپنے نشانون سے جو موجود ہین پہچانا جاتا ہے دوسری وہ کہ جو اپنے آثار سے موجودہ سے نہ پہچان جاوین جیسے چوری پس اگر دعوی کسی عیب ظاہر مین کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ پہچان سکتا ہے تو اوسکو دیکھے پس اگر اوس عیب کو پاوے تو خصومت کی سماعت کرے ورنہ سماعت نکرے۔ کذا فی المحیط و عالمگیریہ

فصل وصی اور وکیل اور مریض کی بیع و شتری کے بیان مین

مقالہ ۵۱۷
اگر وصی نے میت کا مال فروخت کیا تو اوسکا عہدہ اوس کے ذمہ ہے اور عیب کی وجہ سے اوسکو واپس کیا جاوے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۱۸
اگر وکیل نے کوئی چیز خریدے اور اوسکو موکل کے سپرد کر دیا اور موکل نے اوسمین کچہہ عیب پایا تو وکیل کو واپس کر دے پہر وکیل بائع کو واپس کریگا۔ قاضی خان۔

مقالہ ۵۱۹
اگر بایع اور مشتری دونون نے دوبارہ از سر نو پہلے ثمن سے کم یا زیادہ پر بیع کی پہر اوسکو عیب کی وجہ سے واپس کیا تو دوسرے بایع کو یہ اختیار نہوگا کہ عیب کی وجہ سے اپنے بایع کو واپس کرے خواہ یہ عیب ایسا ہو کہ اس کے مثل پیدا ہو سکتا ہے یا نہین ہو سکتا ہے۔ عالمگیری عن خلاصہ

باب بیع فاسد کے بیان مین یعنی غیر جائز کے احکام مین

مقالہ ۵۲۰
واضح ہو کہ بیع دو قسم کی ہے ایک باطل اور دوسرے فاسد پس باطل وہ ہے کہ جسکا محل بیع قیمت دار مال نہو جیسے شراب اور فاسد وہ ہے کہ جسکا دونون بدل مال نہوین مثلاً کوئی چیز بعوض شراب کے خریدے یا اوسمین کوئی شرط فاسد لگائے یا مثل اسکے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۲۱
بیع کے واسطے مال متقوم ہونا شرط ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۲
محل بیع کا مبیع مال متقوم ہونا۔ ایضاً

مقالہ ۵۲۳
بیع باطل ہے اوس چیز کی جو عند الشرع مال متقوم نہین اور اس طرح مال معدوم بیع باطل ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۴
جو مال حلال حرام سے ملگیا تو اوس کی بیع جائز نہین۔ ایضاً۔

مقالہ ۵۲۵
اگر بیع فاسد مین مشتری نے بلا اجازت اور بلا ممانعت بایع کے بیع پر قبضہ کر لیا پس اگر یہ قبضہ اوسی مجلس مین ہوا تو استحساناً صحیح ہوگا اور ملک ثابت ہو جاویگی اور اگر مجلس بایع سے جدا ہونے کے بعد قبضہ کیا تو قیاساً اور استحساناً دونون طرح صحیح نہین اور ملک ثابت نہوگی۔ عالمگیریہ

مقالہ ۵۲۶
بیع صحیح نہین اوس مدت مقرر تک جسکی مدت معین نہین جیسے کہیت کے کاٹنے تک بسبب جہالت کے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۵۲۷
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جسکی مدت مین جہالت ہو وہ صحیح نہین۔ عالمگیریہ و در المختار
اگر مدت کو متعاقدین جانتے ہون تو بیع جایز ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۸
عورت کے دودہ کی بیع فاسد ہے خواہ وہ دودہ برتن مین ہو یا پستان مین خواہ وہ عورت لونڈی ہو یا حرہ ہو بنا بر قول اظہر کے۔ در المختار

باب بیع موقوف کے بیان مین

مقالہ ۵۲۹
اگر کسی نے غیر کا مال فروخت کیا تو ہمارے نزدیک مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اجازت کے صحیح ہونیکے واسطے شرط یہ ہے کہ دونون عقد کرنیوالے اور جس چیز پر عقد ہوا ہے قایم ہون اور ثمن اگر نقود مین سے ہے تو اوسکا قایم ہونا شرط نہین ہے اور اگر اسباب سے ہے تو اوسکا بھی قایم ہونا شرط ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۵۳۰
اگر مالک مر گیا تو وارث کی اجازت سے بیع نافذ ہوگی اور مالک کی اجازت کے بعد مشتری اوس زیادتی کا بھی جو بیع کے بعد اجازت سے پہلے پیدا ہوئی ہے

مالک ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۳۱ اگر کسی نے اپنے بیٹے کی زمین فروخت کی اور بیٹے نے کہا کہ جبتک مین زندہ ہون اس بیع پر راضی ہون تو یہ اجازت ہوگی۔ عالمگیریہ

مقالہ ۵۳۲ اگر کسی نے دوسرا کا کپڑا بغیر اجازت کے فروخت کیا اور مشتری نے اوسکو رنگا پھر کپڑے کے مالک نے بیع کی اجازت دی تو جائز ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۳۳ اگر کپڑے کو قطع کرلیا اور سلالیا تو اجازت سے بھی بیع جائز نہوگی کیونکہ مبیع تلف ہوگئے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۳۴ اگر نصف کنوان فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۵ مگر یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ وہ عمارت واجبی حق سے بنائی ہوا ور اگر ناحق ہو تو نصف عمارت کی بیع اجنبی یا شریک کے ہاتھ جائز ہے۔ ایضاً

باب اقالہ کے بیانمین

مقالہ ۵۳۶ (تعریف) اقالہ شرعاً رفع بیع سے ہے یعنے بیع کو بعد اسکے ثبوت کے زائل کرنا اور مٹا دینا ایضاً اقالہ رفع عقد کو بھی کہتے ہین یعنے اقالہ دونون عقد کرنیوالون کے حق مین فسخ ہے۔ عالمگیریہ و در المختار

مقالہ ۵۳۷ (رکن) اقالہ دو لفظون کے ساتھہ کہ ایک ماضی ہو اور دوسرا مستقبل ہو تو صحیح ہوجاتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ مجھسے اقالہ کرلے اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اقالہ کیا تو صحیح ہے مگر یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور امام محمدؒ نے کہا صحیح نہین ہوتا مگر صرف دو لفظون ماضی کے ساتھہ مثل بیع کی عالمگیری و در المختار

مقالہ ۵۳۸ اقالہ صحیح ہے بیع مین مثل ثمن اول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۵۳۹ (شرائط) منجملہ شرائط کے اقالہ مین رضامندی عاقدین کی ہو یا اون کے ورثا کی ہو۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۵۴۰ اور شرط ہے باقی رہنا محل کا جو قابل فسخ ہو یعنے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت باقی ہو۔ در المختار و ہدایہ

مقالہ ۵۴۱ شرط ہے قبض کرنا صرف کے بدلین کا صرف کے اقالہ مین۔ در المختار

مقالہ ۵۴۲ شرط ہے کہ بایع نے مشتری کو ثمن ہبہ نہ کیا ہو قبل اسکے قبضہ کرنیکے۔ در المختار

مقالہ ۵۴۳ اقالہ صحیح ہے ثمن اول کے برابر سے اور ثمن کے سکوت سے۔ ایضا

مقالہ ۵۴۴ ثمن اول اور سکوت سے اقالہ صحیح ہے اگرچہ غیر جنس ثمن مشروط ہو یا ثمن مشروط سے زیادہ تر مشروط ہو یا ثمن کی مدت مشروط ہو۔ ایضا

مقالہ ۵۴۴ اقالہ فاسد نہین ہوتا شرط فاسد سے اگرچہ اسکی تعلیق شرط فاسد سے صحیح نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۴۵ اقالہ جائز ہے قبض کرنا مکیل اور موزون کا مشتری سے بعد اقالہ کے بلا اعادہ کیل اور وزن کے۔ در المختار

مقالہ ۵۴۶ اگر اقالہ قبل قبض کے ہے تو وہ فسخ ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۴۷ اقالہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے دونون اقالہ کرنے والے راضی ہون اور مجلس بھی متحد ہو۔ ایضا

مقالہ ۵۴۸ اور شرط ہے کہ اقالے وقت مبیع قائم ہو پس اگر اوسوقت تلف ہو چکی ہو تو اقالہ صحیح نہوگا ولیکن ثمن کا اوسوقت قائم ہونا شرط نہین ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۴۹ اگر ایک اقالے کے وقت مرگیا تہا اور دوسرا موجود تہا اور اقالہ صحیح ہوگیا پہر واپس کرنے سے پہلے دوسرا بہی مرگیا تو اقالہ باطل ہوجاویگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۰ اگر دونون واپس دینے سے پہلے تلف ہوئے تو اقالہ باطل ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۱ اگر کسی شخص نے تر صابون خریدا اور اوسپر قبضہ کیا پہر وہ اوس کے پاس خشک ہوگیا پہر دونون نے بیع کو فسخ کیا تو فسخ صحیح ہے اور مشتری کو اس نقصان کے سبب سے کچہہ نہ دینا پڑیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۲ جو شخص کہ بیع کرنیکے واسطے وکیل کیا گیا ہے وہ ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اقالہ کرنے کا مالک ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۳ وارث اور وصی کا اقالہ جائز ہے اور موصی لہ کا اقالہ جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۴ کیلی چیزون مین بدون کیل کے اقالہ کرنا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۵ امام صاحب کے نزدیک فاسد شرطون سے اقالہ کرنا باطل نہین ہوتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۶ اگر اقالہ کے بعد مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع مرابحہ اور تولیہ اور وضعیہ کے بیان مین

مقالہ ۵۵۷ (تعریف) بیع مرابحہ وہ ہے کہ مثل پہلے ثمن کچہہ نفع زیادہ لیکر فروخت کرے اور تولیہ وہ بیع ہے کہ مثل پہلے ثمن پر بدون زیادتی کے فروخت کرے اور وضعیہ وہ ہے کہ پہلے ثمن سے کسقدر نقصان معلوم کے ساتہہ فروخت کرے یہ سب جایز ہین۔ کذا فی المحیط وکفایہ

مقالہ ۵۵۸ (شرط) مرابحہ اور تولیہ کی صحیح ہونے کی شرط ہونا عوض یعنے ثمن

اول کا قیمت والی چیز مملوک مشتری کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۵۹
اور شرط صحت مرابحہ کی نہونا نفع کا چیز معلوم کا اگرچہ نفع مثلی نہو بلکہ قیمت والی چیز مشارالیہ ہو جیسے یہ کپڑا بسبب منتفی ہونے جہالت کے۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۰
اگر مشتری نے مبیع کسی پر ہبہ کر دیا پھر ہبہ سے رجوع کر لیا تو اسکو مرابحہ فروخت کرنا جایز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۶۱
اگر دو کپڑون کو خریدا اور ہر ایک کا ثمن بیان نکیا تو ایک مرابحہ فروخت کرنا جایز نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۲
اگر دو شخصون نے کیلی یا وزنی چیز یا ایسی گنتی کی چیز جو باہم قریب قریب ہین خریدی اور اوسکو تقسیم کر لیا تو ہر ایک کو اپنا حصہ مرابحہ فروخت کرنا تو جایز ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۶۳
راس المال مین دہولائی اور رنگائی اور نقش کرائی اور حمالی ملانا جائز ہے عام مال کی حفاظت سے رہنے کے اور مکان کا کرایہ راس المال مین ملاوے۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۴
اگر رب المال نے اپنے مضارب سے مال مضاربت کو خریدا تو اوس کے حصہ نفع کے اوپر اوسکو مرابحہ فروخت کرنا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۵
اگر مشتری نے مبیع کو ہلاک کر دیا یا ہلاک ہو گیا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ساقط ہو گیا۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۶۶
مال معیوب کا بائع پر بیان کرنا واجب ہے تاکہ فساد پیدا نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۷
اگر اوسکو کسی نے دہوکہا نہین دیا تو اوسکو رد مبیع کا اختیار نہین اسی پر فتوی دیا ہے صدر الاسلام نے۔ ایضاً

مقالہ ٥٦٨ اگر کیل یا موزون ثمن ہو تو جائز ہے اوسمین تصرف کیل اور موزون کے سبب جواز تصرف ثمن کے قبل قبض - ایضاً

مقالہ ٥٦٩ قبل قبضہ کرنے ثمن کے تصرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ ثمن عین ہو - ایضاً
مشتری کو جائز نہین کہ مبیع کو فروخت کرے جبتک کیلی کو کیل نہ کرے اور وزنی کو وزن نہ کرے اور مشتری پر موزونی اور کیلی چیز کا وزن اور کیل کرنا واجب ہے - ہدایہ

فصل قرض کے بیان مین

مقالہ ٥٧٠ (تعریف) قرض ایک عقد کو کہتے ہین جو وارد ہو مال مثلی کے دینے پہر دوسرے شخص کو تاکہ وہ شخص ویسا ہی مال پہیر دے - ایضاً

مقالہ ٥٧١ قرض صحیح ہے مال مثلی مین مال مثلی وہ ہے جسکے تلف ہونے سے اوسکی مثل دیسکے - درالمختار

مقالہ ٥٧٢ اشیا کیلی اور وزنی اور عددی متقارب ہین - ایضاً

مقالہ ٥٧٣ جو چیز قیمتی ہو اوسمین قرض لینا جائز نہین مثل حیوانات کے اور ہر متفاوت چیز کے بسبب متعذر ہو جانے رد مثل کے - درالمختار

مقالہ ٥٧٤ اگر زید نے عراق مین خالد سے غلہ قرض لیا پہر صاحب قرض نے کوفہ مین مواخذہ کیا تو اوسیر قیمت طعام واجب ہے اگر دونون شہر کی قیمت غلے کی برابر ہے تو کچہہ مضائقہ نہین - درالمختار

مقالہ ٥٧٥ اگر صغیر سن کو قرض دیا جو ممنوع التصرف تہا اور اوس نے مال کو تلف کر دیا

تو اوسپر ضمان نہین بخلاف ابو یوسف کے نزدیک صغیر پر ضمان ہے اور اسی قول کو صحیح کہا ہے صاحب الطحاوی نے۔ در المختار

مقالہ ۵۷۵ اگر بال مین کسی شخص کی عادت تحفہ اور ہدیہ کی نہین ہے اور بعد قرض لینے کے صاحب دین کو ہدیہ یا تحفہ بہیجے تو صاحب دین پر جائز نہین یہہ ربا مین داخل ہے اگر قرابت کے سبب سے ہو تو کچہہ مضایقہ نہین اور یہی حکم دعوت وغیرہ کا بھی ہے۔ در المختار

باب استحقاق کے بیان مین

مقالہ ۵۷۶ استحقاق دو قسم پر منقسم ہے اول مبطل ہے ملک مین بالکل چنانچہ عتق وغیرہ دوم استحقاق کی ملک کی نقل کرنیوالی ہے ایک شخص سے دوسرے کے طرف چنانچہ ملک کی سبب سے مستحق ہونا اسی طرح پر زید نے بکر پر دعوی کیا کہ جو اوس کے قبضہ مین غلام ہے وہ میرا ملوک ہے اور اوسپر گواہی گذرانی۔

مقالہ ۵۷۷ مبیع کا حقدار پیدا ہونے سے پہلا عقد حقدار کی اجازت پر موقوف تھا اور ظاہر الروایت کے موافق اوسکا ٹوٹ جانا اور فسخ ہوجانا واجب نہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۷۸ اگر استحقاق مشتری کے اقرار سے ہو یا اوس کے انکار قسم سے یا یا مشتری کی خصومت کے وکیل کے اقرار یا اوس کے انکار قسم سے تو ثمن پہیرنا ثابت نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۸۰ اگر شہادت اور اقرار دونون مجتمع ہون اگر حق دونون سے ثابت ہو تو اقرار پر حکم کیا جاوے گا مگر حاجت کے وقت تو شہادت پر حکم کرنا ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۵۸۱ اگر مبیع منصوب کا بکتے یا غصب ہونے کے وقت سے کوئی حقدار نکلا تو مشتری اپنا ثمن واپس کر لے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۲ اگر کسی نے ایک دار مین اپنے حق مجہول کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے اوس سے انکار کیا پہر سو درم پر صلح کی اور اونکو مدعی نے لیلیا پہر دار کے ٹکڑے کا کوئی حقدار نکلا تو مدعا علیہ مدعی سے کچھہ نہین لیسکتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۸۳ اگر اوس نے پورے دار کا دعوی کیا تہا اور سو درم پر صلح ہوئی تو اب صلح کا ٹوٹ جانا ضروری ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۸۴ اگر مشتری نے صلح کی شئے قلیل پر یا ثمن پر بایع سے بعد حکم رجوع قاضی کے تو مشتری کو بایع سے ثمن پہیر لینا جائز ہے بسبب زایل ہونے بدل کے مشتری کی ملک سے۔ در المختار

مقالہ ۵۸۵ جب سب لوگ پر حرمت ثابت ہوگئی تو کسی شخص کی ملک کا دعوی اسپر مسموع نہ ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۵۸۶ اگر کوئی چیز خرید کی اور اوسپر قبضہ نہین کیا یہانتک دوسری شخص نے اوسکا دعوی کیا وہ چیز میری ہے تو دعوی اوسکا مسموع نہ ہوگا بغیر حاضر ہونے بائع کے اور مشتری کے ۔ در المختار

مقالہ ۵۸۷ اگر مدعی کے واسطے بائع اور مشتری کے سامنے حکم قاضی ہو جاوے پہر بایع یا مشتری اوسپر گواہ لائے کہ مستحق نے اوسکو بایع کے ہاتہہ فروخت

کیا تہا پہر بائع نے اوسکو مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو گواہی قبول ہے اور بیع لازم ہوگی فتح القدیر

مقالہ ۵۸۸
اگر مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا پہر مبیع غیر نکلی مشتری کے قبضہ مین اور مشتری نے بائع سے ثمن پہیر لیا تو مشتری کا اقرار باطل نہوگا۔ درالمختار

باب ثمن مین زیادتی اور کمی اور ثمن سے بری کرنے کے بیان مین

مقالہ ۵۸۹
جو زیادتی کہ مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے بچہ اور اوش اور پہل اور دودہ اور صوف وغیرہ وہ بھی مبیع ہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۹۰
اگر یہ زیادتیان قبضہ سے پہلے پیدا ہون توان کے لئے ثمن مین سے حصہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹۱
اور اگر قبضہ کے بعد پیدا ہون تو تبعاً مبیع ہونگی اور ثمن مین سے انکا کچہہ حصہ نہوگا اور اگر قبضہ سے پہلے وہ زیادتی کہ جو مبیع سے پیدا ہوئی ہے بائع نے تلف کردی تو ثمن مین سے اوسکا حصہ ساقط ہوجائیگا اور ثمن کو مبیع کے عقد کے روز کی قیمت اور اوس کے بچہ کے تلف کردینے کے دن کی قیمت پر تقسیم کیا جاویگا امام اعظم کے نزدیک مشتری کو اختیار ہوگا اور صاحبین کے نزدیک اوسکو خیار ہوگا اور اگر اس زیادتی کو کسی اجنبی نے تلف کیا تو اوسکی قیمت کا ضامن ہوگا اور مبیع کے ساتہہ ملا کر مبیع قرار دیجاویگی۔ کذا فی المحیط

باب باپ اور وصی اور قاضی کے نابالغ لڑکے کا مال فروخت اور اوس کے لئے خریدنے کے بیان مین

مقالہ ۵۹۲ باپ کو اپنے نابالغ لڑکے کے ہاتھہ فروخت کرنا اور اپنے واسطے اوس سے خریدنا استحساناً جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹۳ اگر لڑکا بالغ ہوگیا تو اپنے باپ سے ثمن کے مطالبہ کا مالک ہوتا ہے اور اگر باپ نے دوسرے کے ہاتھہ فروخت کیا تو لڑکا بالغ ہوا تو خود مطالبہ نہین کرسکتا ہے۔ کذا فی المحیط

باب بیع سلم کے بیان مین

مقالہ ۵۹۴ بیع سلم ایک ایسا عقد ہے کہ اوس سے ثمن مین بالفعل ملک ثابت ہوتی ہی اور مثمن مین کسی مدت تک ملک ثابت ہوتی ہے۔ عالم۔ و درالمختار۔

مقالہ ۵۹۵ (رکن) بیع سلم کا یہہ ہے کہ دوسرے سے کہے مین نے تجھکو دس درم ایک من گیہون کے عوض سلم مین دیئے یا سلف مین اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا بیع سلم لفظ بیع کے ساتھہ بھی منعقد ہوجاتی ہے اور یہی اصح ہے۔ کذا فی المحیط و درالمختار

مقالہ ۵۹۶ (شرایط) بیان کرنا جنس کا اور دراہم کا یا دنانیر کلدار یا حالی۔ ایضاً اگر وزنی یا کیلی چیز ہو مثل گیہون یا جو یا چنہ پھر اگر وزنی ہے تو کتنے روپیہ کے

سیر سے۔ کذا فی المحیط و در المختار

مقالہ ۵۹۷
اور جنس اور نوع اور وصف اور مقدار اور مکان اور ایفا مدت۔ ایضاً

مقالہ ۵۹۸
اگر صفت اور مقدار ممکن نہو وہ مجہول ہوگا اور جہالت مفضی الی النزاع ہوگی اسواسطے جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۹۹
راس المال نقدی ہو یا مال دونون جائز ہین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۰
اگر راس المال ایسی چیز و ثمین ہو کہ جنکے مقدار کے ساتہہ عقد متعلق نہین ہوتا ہے او ثمین مقدار سے آگاہ کرنا شرط نہین ہے اور بالاجماع اشارہ پر اکتفا کیا جاویگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۱
اگر دو جنس ہین سلم اور ایک کی مقدار نہ بیان کی، تو دونون کی سلم صحیح نہوگی۔ کذا فی البحر

مقالہ ۶۰۲
سلم جائز نہین پیمانہ مجہول اور گز مجہول سے۔ در المختار

مقالہ ۶۰۳
مسلم فیہ کا موجود ہونا عقد کے وقت سے تا وقت حلول مدت شرط ہے فتح القدیر

مقالہ ۶۰۴
اگر عقد کے وقت منقطع ہوا ور حلول کے وقت موجود ہو یا بالعکس اس کے یا دونون وقتون کے مابین مین منقطع ہوا ور عقد اور حلول کے وقت موجود ہو تو سلم جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۵
سلم نئے گیہون مین صحیح نہین قبل پیدا ہونیکے اسواسطے کہ وہ منقطع ہی فی الحال اور عقد کے وقت اوسکا ہونا تا وقت حلول مدت شرط ہی۔ در المختار

مقالہ ۶۰۶
جس چیز مین اوٹہانے کی حاجت نہین تو اوسمین مکان ایفا مسلم فیہکا بیان کرنا شرط نہین باتفاق امام صاحب اور صاحبین کے قول اصح مین۔ در المختار

مقالہ — جنہیں باربرداری کی حاجت نہین تو مکان مشروط متعین ہوجائیگا قول اصح مین فتح القدیر

مقالہ ٦٠٨ — اگر مسلم الیہ قبض راس المال سے انکار کریگا تو اوسپر زبردستی کیجائیگی در المختار

مقالہ ٦٠٩ — اگر مسلم الیہ نے راس المال پر مجلس مین قبضہ کرنے سے انکار کیا تو حاکم اوسپر جبر کریگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ٦١٠ — یہہ بھی شرط ہے کہ میعاد معلوم ہو حتی کہ فی الحال کی سلم جائز نہین ہی اور ادنی میعاد کو بدون اوس کے سلم جائز نہین ہے امام محمد کے نزدیک ایک مہینہ ہی اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

فصل

ان چیزون کے بیان مین جنمین سلم جائز اور جنمین جائز نہین ہی

مقالہ ٦١١ — اگر ایک قفیز گیہون ایک قفیز جو کے سلم مین دیا تو جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ٦١٢ — اگر کیلی چیز کو وزنی چیز کی سلم مین دیا تو جائز ہے بشرطیکہ وزنی چیز مسلم فیہ ہونے کی صلاحت رکھتی ہو اگر ایسا نہو تو جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ٦١٣ — اگر رب السلم نے قبضہ نہ کیا یہانتک کہ مسلم فیہ جاتی رہی اور اوس کا مثل معدوم ہوگیا تو ہمارے تینون امامون کے نزدیک سلم باطل نہوگی ولیکن رب السلم کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو اوس کی مثل موجود ہونے تک انتظار کرے ورنہ اپنا راس المال لیلیوے شرح الطحاوی

مقالہ ٦١٤ — جب راس المال مذروع ہو تو وہان اشارہ باتفاق کافی ہے پیسو نمین گنتی سے سلم ٹھہرانا ظاہر الروایت مین جائز ہے۔ نہایہ

مقالہ ٦١٥ — اگر سونے اور چاندی کے برتن مین سلم قرار دی اور راس المال مین

سونا ٹھہرایا تو سلم جائز نہین ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۶۱۶ نان کو گیہون یا آٹے کے سلم مین دینا جائز نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیر

مقالہ ۶۱۷ روئی اور کتان اور ابریشم اور لوہا اور رانگ اور پیتل اور کانسہ ان جیزہ کی بیع سلم مین خوف نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۱۸ فصل ان احکام کے بیان مین جو راس المال اور سلم فیہ پر قبضہ کرنیسے متعلق ہین۔

مقالہ ۶۱۹ مسلم فیہ کے عوض کوئی چیز بدلنا جائز نہین ہے اور اگر مسلم الیہ نے بجای ردی کے جید کو کردیا تو جبر نہ کیا جاویگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۰ اگر مسلم الیہ رب السلم کے پاس آیا اور اوس کے اور مسلم فیہ کے درمیان سے روک اوٹھا دے تو وہ مانند اور قرضون کے اوسپر قابض شمار ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۲۱ اگر کسی نے ایک کر گیہون مین بیع سلم ٹھہرائی تھی اور لیتے وقت رب السلم نے مسلم الیہ کو حکم دیا کہ میرے تہیلون مین اوسکو ناپ دے اور اوس نے ایسا ہی کیا اور رب السلم اوسوقت غائب تہا تو یہ قبضہ نہین ہے حتی کہ اگر وہ تلف ہوجاوے تو مسلم الیہ کا مال تلف ہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۶۲۲ اور اگر رب السلم اوسوقت حاضر ہو تو بالاتفاق قابض ہوگا خواہ تہیلے اوس کے ہون یا مسلم الیہ کے ہون۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۲۳ فصل رب السلم اور مسلم کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

اگر مسلم فیہ کی جنس مین دونون اختلاف کرین مثلاً رب السلم کہے کہ مین نے تجھکو دس درم کر گیہون کی سلم مین دے ہین اور مسلم الیہ کہے کہ ایک کر جو کسی سلم مین دے ہین پس اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو استحساناً دونون کو قسم دیجاویگی اور دونون اپنے حال پر چھوڑ دے جاوین گے کہ کوئی دوسرے کی تصدیق کرے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۴
اگر دونون مین سے جو شخص انکار کرے اوسی پر مدعی کے دعوی کا قاضی حکم کردے گا۔ کذا فی شرح الطحاوی

مقالہ ۶۲۵
اگر دونون مین سے جو شخص گواہ قایم کرے اوس کے گواہ قبول ہونگے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۶
اگر مسلم فیہ کے مقدار مین دونون اختلاف کرین تو اوسکا اور مسلم فیہ کی جنس مین اختلاف کرنے کا ایک حکم ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۷
اگر کسی نے گواہ قایم کئے تو اوس کے گواہون پر فیصلہ کیا جاویگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۸
فصل بیع سلم مین اقالہ اور صلح اور خیار عیب کے بیان مین

مقالہ ۶۲۹
اگر تمام مسلم فیہ مین اقالہ کرلیا تو جائز ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۶۳۰
اگر اقالہ کرنیکے بعد رب السلم نے راس المال اسے کوئی چیز بدلنا چاہا تو استحساناً جائز نہین ہے اور اسی کو تینون امامون نے اختیار کیا ہے اور فقہا کا اسپر اجماع ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۱
فصل بیع مین وکیل کرنیکے بیان مین۔

مقالہ ۶۳۲
اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کر کے کچھ درم اسواسطے دے کہ ایک

مقالہ ۶۳۳
کر گیہون کی سلم مین دے اوس نے وہ درم بیع سلم کی شرطون کے ساتھ دیدئے تو جایز ہے عالمگیری

میعاد پر مسلم فیہ سپرد کرنیکا مطالبہ وکیل ہی کریگا اور وہی راس المال سپرد کریگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۴
اگر سلم کے وکیل نے مخالفت کی اور اوس چیز کے سوا کہ جسمین موکل نے بیع سلم کرنے کو کہا تھا دوسری چیز مین سلم ٹھہرائی تو موکل کو اختیار کہ وکیل سے اپنے درمون کی ضمان لے اور اگر چاہے تو مسلم الیہ سے ضمان لے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۵
اگر کسی نے وکیل کو یہ حکم دیا کہ میرے درم اوس شخص کو سلم مین دیوے پھر اوس نے دوسرے کو سلم مین دیدے تو جائز نہین ہے ایضاً

مقالہ ۶۳۶
اگر کہا کہ جو کچھ میرا جی چاہے وہ ایک کر گیہون کی سلم مین دیدے پس اگر اوس نے کسی شخص کو معین کیا تو بالاجماع وکالت صحیح ہے اور اگر معین نہ کیا تو بھی صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع الصرف کے بیان مین

مقالہ ۶۳۷
(تعریف) بعض ثمنون کو بعض کے عوض بیع کرنے کو صرف کہتے ہین۔ فتح القدیر

(رکن) وہی جو ہر ایک بیع کی ہے ایضاً

مقالہ ۶۳۸
رکن یہہ بھی ہے کہ ہر دونون بیع کرنیوالے اوس چیز کے مالک ہون کذا فی المحیط

مقالہ ۶۳۹
(شرایط) جدا ہونے سے پہلے دونون کا بدل پر قبضہ ہونا شرط ہی عالمگیری دونون بدل متعین ہون جیسے ڈھلی ہوئی چیز یا غیر متعین ہو جیسی سکہ۔ ہدایہ

مقالہ شرع مین ثمن کو ثمن سے فروخت کرنے کو صرف کہتے ہین خواہ چاندی کی
بیع چاندی سے ہو یا سونے کی سونے سے ہو اور ثمن سے مراد وہ ہے
جو ثمن کے واسطے مخلوق ہو۔ درالمختار و فتح القدیر

۶۴۱
مقالہ تماثل اور تقابض شرط ہے اگر دونون عوض ایک جنس ہی ہون اگرچہ
عمدگی اور زرگری مین مختلف ہون۔ درالمختار

۶۴۲
مقالہ اگر چاندی اور سونے کو بلا وزن بطور تخمینی کے فروخت کیا اور عاقدین
نے عوضین کو باہم قبض کیا مجلس مین تو صحیح ہے۔ عالمگیری

۶۴۳
مقالہ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے فروخت کیا بلا وزن
تو جائز نہین پھر اگر اوسی مجلس مین تساوی عوضین معلوم ہو گئے اور
تقابض طرفین واقع ہوا تو بیع صحیح ہو جائیگی۔ درالمختار

۶۴۴
مقالہ خیار الرویت نقدین مین صحیح نہین اسواسطے کہ انعقاد عقد نقدین کے مثل
پر ہوتا ہے نہ عین نقدین پر خلاف زیور اور برتن کے۔ ایضاً

۶۴۵
مقالہ جسمین چاندی غالب ہو وہ چاندی کے حکم مین ہے اور جسمین سونا
غالب ہو وہ سونے کے حکم مین ہے۔ درالمختار و عالمگیری۔

۶۴۶
مقالہ اور اسیطرح غالب چاندی اور سونے کا قرض لینا صحیح نہین مگر وزن
کر کے خالص کے مانند۔ درالمختار

باب کفالہ کے بیان مین

۶۴۷
مقالہ الفاظ کفالہ کے۔ کفیل کفالت کرنا والا خواہ کفالت مال کی کرے

اوسکو کفیل بالمال کہتے ہین یا ذات کی کرے اوسکو کفیل بالنفس کہتے ہین یا دونون کا کفیل ہو جسکی طرف سے کفیل نے کفالت کی اوسکو مکفول کہتے ہین جسواسطے کفالت کرے اوسکو مکفول لہ کہتے ضمان ضمانت کرنے والیکو کہتے ہین مضمون بہ جسکی ضمانت کی ہے مضمون عنہ جسکی طرف سے ضمانت کی ہے مضمون لہ جس شخص کے واسطے ضمانت کی ہو محتال علیہ جسپر حوالہ کیا گیا۔

مقالہ ۶۴۸
(تعریف) مطالبہ اپنا دوسرے کے ذمہ پر کردینا خواہ مطالبہ ذات کا ہو یا دین کا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۶۴۹
(رکن) ایجاب اور قبول ہے۔ درالمختار و عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۶۵۰
اور ذمہ وہ وصف شرعی ہے جس سے وجوب مالہ اور ما علیہ کی اصلیت ثابت ہوتی ہے۔ نہرالفایق۔

مقالہ ۶۵۱
(شرائط) ازان جملہ عقل و بلوغ

مقالہ ۶۵۲
لڑکے اور مجنون کی کفالت منعقد نہوگی مگر جبکہ ولی نے کوئی دین یتیم کے نفقہ مین لیا ہو اور اوسکو ضمان مال کا حکم دیا تو صحیح ہے۔ بحرالرائق

مقالہ ۶۵۳
اگر کسی نے کسی لڑکے یا مجنون پر کچھہ دعوی کیا اور کفیل نے اوسکی ذات کی یا قرض کی اوس کے ولی کو بلا اجازت کفالت کرلی تو یہ صحیح ہے خواہ وہ لڑکا ایسا ہو کہ جسکو تجارت کی اجازت دیگئی ہے یا ایسا نہو خواہ عاقل ہو یا غیر عاقل ہو

مقالہ ۶۵۴
(فائدہ) ضمانت نکرنا زیادہ تر احتیاط ہے اول مین ملامت ہے اور درمیان مین

ندامت اور اس کے آخر مین ڈنڈ دینا ہے۔ در المختار۔

مقالہ ۶۵۵
اگر مکفول بالنفس روپوش ہو گیا تو حاکم کفیل کو آنے جانے کی مہلت دیگا اگر مدت گذر گئی اور اوسکو حاضر نہین کیا تو اسکو قید کرے گا۔ ہدایہ

مقالہ ۶۵۶
اگر وہ ایسا روپوش ہو گیا ہو اور اوسکا پتہ ہے معلوم نہین تو اوس سے مطالبہ نہ ہو گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۷
واضح ہو کہ جس مقام پر یہ جائز رکھا گیا ہے کہ کفیل کو مہلت دیکر مکفول عنہ کے لانے کے واسطے اجازت دیجاوے وہان طالب کو اختیار ہی کہ اپنی مضبوطی کے واسطے اوس سے اوسکا دوسرا کفیل لیلیوے تاکہ کفیل غائب نہو جاوے کہ اوسکا حق ضائع ہو۔ ایضاً عالمگیری اور تبیین

مقالہ ۶۵۸
جب کفیل نے مکفول عنہ کو لاکر مکفول لہ کو ایسے مقام پر سپرد کردیا کہ جہان اوس سے خصومت کر سکتا ہے۔ مثلاً شہر ہے تو کفیل بری ہو جاوے گا۔ کذا فی عالمگیری اور کافی۔

مقالہ ۶۵۹
اگر مکفول بالنفس قرض وغیرہ کی وجہ سے قید کیا گیا تو کفیل سے مواخذہ کیا جائے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۶۰
اگر مطلوب اپنے نفس کو کفالت کی راہ سے خود سپرد کرینے تو کفیل بری ہو جاتا ہے اور کفیل کے کفیل یا اوسکے ایلچی کے سپرد کرنے سے بھی بری ہو جاتا۔ کنز الدقائق۔

مقالہ ۶۶۱
اگر مکفول بالنفس مرگیا تو کفیل بالنفس کفالت سے بری ہو گیا۔ کذا فی الہدایہ ودر

مقالہ ۶۶۲
اور ایسی ہے اگر کفیل مرگیا تو بھی بری ہو گیا۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۶۳ اگر کسی نے دوسرے کیلئے نفس کی کفالت کی اور یہہ نہ کہا کہ جب مین تیرے سپرد کرون تب بری ہونگا پہر اوس کے سپرد کردیا تو بری ہوگیا۔ ایضاً ہدایہ

مقالہ ۶۶۴ اگر شرط ہوگئی ہو کہ مکفول بہ کی تسلیم اوسکی معین وقت مین تو ضامن اسکو اسوقت حاضر کردے اگر مکفول لہ طلب کرے جیسے دین موجل کا ادا کرنا لازم ہے جسکی مدت ہوچکی۔ در المختار

مقالہ ۶۶۵ اگر تسلیم مکفول بہ کی مجلس قاضی مین شرط ہو تو ضامن وہین اوسکو حاضر کرے اور اوسکی تسلیم غیر مجلس قاضی مین جائز نہین اسیکا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۶۶ مدعا علیہ پر جبر نہین حاضر ضامنی دینے کے واسطے حد اور قصاص کے دعوی مین مطلقاً۔ در المختار

مقالہ ۶۶۷ صاحبین کے نزدیک مدعا علیہ پر حاضر ضامنی دینے کیواسطے جبر ہے قصاص اور حد قذف اور سرقہ مین تعزیر کے مانند کیونکہ وہ آدمی کا حق ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۶۸ اگر مدعا علیہ نے اپنی خوشی سے ضامن دیا قصاص اور قذف اور سرقہ کے دعوی مین تو بالاتفاق جائز ہے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۶۶۹ جبکہ مدعا علیہ مشہور شخص ہو تو اوسپر جبر نہین ہے ضامن دینے کے واسطے اگر مدعا علیہ مسافر ہو تو بالاتفاق جبر نہین۔ در المختار

مقالہ ۶۷۰ جائز ہے ضامنی بدون قبول کرنے طالب کے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدر

مقالہ ۶۷۱ کفالت سے بری کرنے کو شرط کے ساتھہ تعلیق کرنا جائز نہین ہے۔ کذا فی البدایہ

باب دعوی اور خصومت کے بیان مین

مقالہ ۶۶۲
کسی شخص نے دوسرے کے طرف سے ہزار درم کی کفالت کی پھر کفیل نے دعوی کیا کہ جس مال کی مین نے کفالت کی ہے وہ قمار ہے یا شراب ہے تو اوسکا قول قبول نہوگا اور بصورت انکار مکفول کے گواہ بھی قبول نہونگی عالمگیری

باب حوالہ کے بیان مین

مقالہ ۶۶۳
احالہ کسیکو دوسرے پر حوالہ کرنا۔ محیل حوالہ کرنے والا۔ محتال علیہ وہ شخص ہے جسپر حوالہ کیا گیا۔ محتال لہ وہ شخص ہے جسکے واسطے حوالہ واقع ہو۔ محتال بہ جس چیز کا حوالہ واقع ہو۔

مقالہ ۶۶۴
(تعریف) قرضہ کو ایک ذمہ سے دوسرے کی ذمہ پر نقل کرنا حوالہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ نہر الفائق

مقالہ ۶۶۵
(رکن) ایجاب و قبول ہے۔ ایجاب تو محیل کے طرف سے ہے کہ وہ طالب سے کہے کہ مین نے اسقدر درم لینے کو تجھے فلان شخص پر حوالہ کیا۔

مقالہ ۶۶۶
حوالہ تین قسم پر ہے ایک حوالہ مقیدہ بودیعت اور دوسرا مقیدہ بمغصوب اور تیسرا مقیدہ بدین خاص۔ در المختار

مقالہ ۶۶۷
پھر حوالہ دو قسم سے ہے ایک حوالہ مطلق دوسرا حوالہ مقید حوالہ مطلق۔

مقالہ ۶۶۸
پھر حوالہ مطلق کی دو قسم ہین ایک فی الحال دوسرا میعادی پس فی الحال کا حوالہ یہ ہے کہ قرضدار طالب کو کسی شخص پر مثلاً ہزار درم کا حوالہ کردے تو جائز ہے اور ہزار درم محتال علیہ پر فی الحال واجب ہونگے اور میعادی کی صورت یہ کہ دوسرے پر ہزار درم مبیع کا ثمن ایکسال کی میعادی تھا

پس اوسپر حوالہ کردیا اور ایکسال کی میعاد لگا دی تو حوالہ جائز ہے۔ عالمگیری
حوالہ صحیح نہین ہوتا دین خاص سے۔ درالمختار

مقالہ ۶۷۹ صحت حوالہ کے واسطے رضامندی سب کے بلاخلاف شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ اگر محتال لہ نے پورا مال کفیل سے لیلیا تو مکفول عنہ بری ہوگیا اور جو کفیل نے ادا کیا ہے وہ محیل سے نہین لیسکتا ہے ولیکن مکفول عنہ سے لیگا۔ کذافی المحیط

مقالہ ۶۸۱ اگر مکفول عنہ نے کفیل کے ادا کرنے سے پہلے محیل کو مال ادا کردیا تو کفیل کو مکفول عنہ سے لینے کی کوئی راہ نہین ہے لیکن وہ محیل کو پکڑے گا تاکہ اوسکو حوالہ سے چھوڑ دے اور محتال لہ کے حق سے کفیل بری ہوگا۔ عالم

تیسرا باب حوالہ مین دعوے و شہادت کے بیان مین

مقالہ ۶۸۲ اگر مدیون نے حوالہ کیا اور اوس نے قبول کیا اور قرضخواہ نے انکار کیا پھر قرضدار سے اس حوالہ پر گواہ طلب ہوئے اگر اوس نے پیش کی اور محتال علیہ حاضر ہے تو قبول ہونگی اور مدیون بری ہوگا اور اگر غائب ہے تو حق توقیت مین محتال علیہ کے حاضری تک مقبول ہونگے پس اگر حاضر ہوکر مدیون کے قول کا اقرار کیا تو بری ہے (یعنے مدیون) ورنہ حکم دیا جائیگا کہ دوبارہ گواہ پیش کرے اور گواہ غائب ہوگئے یا مرگئے تو محتال علیہ سے قسم لیجائیگی۔ بحرالرائق

کتاب ادب القاضی

مقالہ ۶۸۳ واضح ہو کہ لوگون سے برتاؤ اور معاملہ کرنے مین اخلاق جمیلہ اور خصائل حمیدہ سے آراستہ ہونیکو ادب کہتے ہین۔

مقالہ ۶۸۴ قاضی کا ادب یہ ہے کہ جسکو شرع نے اچھا کہا ہے کہ عدل کرنا اور ظلم کو دور کرنا اور حق سے تجاوز نکرنا اور حدود شرع کی حفاظت کرنا اور سنت کے طریقہ پر چلنا۔

مقالہ ۶۸۵ قضا شرع مین ایسے قول کو کہتے ہین جو ولایت عامہ کے حق سے صادر ہو جسکا اختیار کرنا لازم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۸۶ اصل تو یہ ہے کہ قضا فریضہ محکمہ اور سنت متقضیہ ہے کہ جسکو صحابہ کرام اور تابعین نے کیا ہے جسکا اختیار کرنا واجب ہے۔

مقالہ ۶۸۷ قاضی کی ولایت صحیح نہین ہوتی جبتک کہ اوسکو جامع اوصاف شہادت نہ پاوے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۸۸ یعنے مسلمان ہو مکلف ہو آزاد ہو اندھا نہو محدود القذف نہو گونگا نہو بہرہ نہو اور بلند آواز نہ سنتا ہو تو اصح یہ ہے کہ اوسکا ولی ہونا جائز ہے۔ کذا فی نہر الفائق۔

مقالہ ۶۸۹ اہل اجتہاد مین سے ہونا چاہیے اور صحیح یہ ہے کہ اہل اجتہاد ہونا اولویت کی شرط ہے حتی کہ جو مجتہد نہ تھا اور اوس نے غیر کے فتوی پر فیصلہ کیا تو جائز ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۹۰ (فائدہ) جاہل کو احکام مین قاضی کرنا نہ چاہیے جیسا اس زمانے مین ہورہا ہے۔ عالمگیری
(تعریف) قضا عبارت ہے حکم بین الناس بالحق سے جو خدا کے نزدیک حکم ا

حادثات مین ثابت ہے خواہ حکم قطعی ہو اس طرح پر کہ اسپر دلیل قطعی ہو خواہ وہ کتاب اللہ سے ہو یا سنت متواترہ یا مشہورہ یا بالاجماع ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۱
اگر قاضی وہ حکم کرے جو دلیل قطعی سے کے مخالف ہے تو وہ حکم بالیقین باطل ہے مقلد قاضی کو یعنے مثلاً حنفی یا شافعی پر واجب ہے کہ اپنے مذہب کے معتمد قول پر حکم کرے جو موافق سنت کے ہو تو وہ بہ نسبت اپنے خلاف مذہب کے حکم کرنے مین معزول ہے اور اگر غیر مذہب کے موافق حکم کریگا جانکر تو اوسکا حکم جاری نہوگا اور اگر نادرست حکم کرے تو اوسکو ابطال حکم مناسب ہے اور بعضے روایت مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اوس سے قضا جائز ہے برخلاف صاحبین سے۔ کذا فی الطحاوی عن البحر

مقالہ ۶۹۲
شرط ہے حاضر ہونا مدعا علیہ کا کیونکہ قضا علی الغائب صحیح نہین حاکم اور قاضی کی نو شرطین ہین اول عقل۔ بلوغ۔ اسلام۔ حریت۔ سمع۔ بصر۔ نطق۔ حد قذف سے سلامت رہنا۔ حکم دینے کے واسطے مقرر ہونا نہ فقط دعوی کی سماعت کے واسطے اور مجتہد ہونا شرط نہین ہے۔

مقالہ ۶۹۳
جو فاسق اہل شہادت کا ہوگا وہ قضا کا بھی اہل ہوگا لیکن واجب ہے کہ فاسق کو قاضی نہ کرے اور اوسکا قاضی کرنیوالا گنہگار ہوگا جیسے اوسکی گواہی قبول کرنے والا عاصی ہوتا ہے اسیکا فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۴
دشمن کی گواہی مقبول نہین اوس سے کہ دشمن پر جبکہ دونون مین دینوی عدالت ہو اور اگر قاضی دشمن کی گواہی سے کے بموجب حکم کرے تو اوس کا حکم نافذ نہوگا دشمن کی قضا بھی صحیح نہین اسواسطے کہ ثابت ہو چکا کہ اہل قضا

وہ ہے جو اہل شہادت کا ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۵ اگر ایک شخص پر قاضی نے حکم کیا پہر اوس نے قاضی کی عداوت ثابت کردی تو اوسکی قضا باطل ہے اسکو یاد رکہنا چاہیئے اور اسی پر فتوی ہی۔ ایضاً

مقالہ ۶۹۶ فاسق صلاحیت نہین رکہتا مفتی اور حاکم ہونیکے واسطے کہ اسکو فتوی دینی کا ہے اور فاسق کا قول دیانت مین مقبول نہین ہوتا اور یہی ائمہ ثلاثہ کا قول ہی در

مقالہ ۶۹۷ قاضی اور حاکم فقیہ النفس اور سلیم الذہن اور حسن التصرف ہو صحیح یہ ہے کہ جو اوسکی لیاقت رکہتا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۸ حاکم پر لازم ہے کہ تفحص اور تلاش کرے کہ کون عالم فتوی دینے کے لائق اور قابل ہے اور منع کرے فتوی دینے سے اسکو جو لیاقت نہین رکہتا۔ عالمگیری درالمختار۔

مقالہ ۶۹۹ اور شرایط فتوی سے ہے کہ ترتیب مستفیون کو یاد رکہے اغنیا اور اعوان سلطان اور امرا کے طرف میلان نہ کرے بلکہ پہلے اوسکا جواب لکہے جس نے پہلے استفتا کیا اوسکو فتوی دے خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ درالمختار

مقالہ ۷۰۰ اور سوال کو ہوشیاری سے پڑہے اور بار بار پڑہے تاکہ حقیقت سوال خوب ظاہر ہوجاوے پہر جواب لکہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۱ اور یہ شرط ہے کہ قاضی یا حاکم کاغذ کو پہینک نہ دے جیسے کہ بعض لوگونکی عادت ہے اس زمانے مین۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۲ اگر فتوی دینے مین چوک جاوے تو رجوع کرے اور تساہل کرنا اور حیلہ دن کی

پیروی کرنا حرام ہے۔ در المختار

مقالہ جب ایک مسئلہ مین دو قولون کی تصحیح واقع ہوئی ہو تو مفتی مختار ہے جسکا چاہے فتوی دے اور یہ جائز نہین کہ ایک مقدمے مین دو قولون کا فتوی دے چنانچہ ہمارے زمانے کے بعض مفتیون سے ایسا ہی واقع ہوا

مقالہ قاضی مختار نہین اخذ مذاہب مین جبکہ وہ مجتہد نہو بلکہ قاضی مقلد جبکہ اپنے مذہب کے معتمد قول جو موافق سنت کے ہو اوسکا خلاف کریگا تو اوسکا حکم جاری نہوگا بلکہ توڑ دیا جائیگا۔ در المختار

مقالہ مفتی اصولین کے نزدیک عبارت مجتہد سے اور جو اقوال مجتہد کو یاد کرے وہ مفتی نہین اور اوسیکا فتوی بھی فتوی نہین بلکہ وہ نقل کلام ہے اوسکو فتح القدیر مین شرح بیان کیا ہے۔

مقالہ جائز ہے قضا کا قبول کرنا بادشاہ عادل اور ظالم سے مگر جبکہ بادشاہ مذکور قاضی کو قضا بالحق سے منع کرے تو اوسے حرام ہے۔ ایضاً

مقالہ اور اپنے قرابتی محرم کا یا جسکو ہدیہ دینے کی عادت ہو قبل از قضا بشرطیکہ ہدایہ بقدر عادت قدیم کے ہو اور خصومت نہو دونون مین بشرطیکہ قریب اور معتاد کا مقدمہ دار القضا مین رجوع نہو۔ در المختار

مقالہ قاضی کو واجب ہے کہ بین الخصمین مساوات اور برابری کرے مدعی اور مدعا علیہ مین۔ در المختار

مقالہ قاضی کو خصمین سے ایک کو اشارہ کرنا اور بلند آواز ایک طرف کرنا اور ایک سے سرگوشی کرنا منع ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۰ قاضی دونون کو (یعنے خصمین کو) اپنے سامنے بٹھلا دے اور ایک کو اپنے داہنے اور دوسرے کو بائین طرف نہ بٹھلا دے۔

فصل حبس کے بیان مین

مقالہ ۱۱۱ قیدخانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد مین تھا پھر حضرت فاروق نے ایک مکان مکہ معظمہ مین چار ہزار درم کو خرید کیا اور اسکو محبس قرار دیا قیدخانہ امیرالمومنین نے مقرر کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حبس کتاب اور سنت اور خلفاء راشدین کے فعل سے ثابت ہے اور اوس کے جواز پر اجماع امت قایم ہے۔

مقالہ ۱۱۲ محبوس کے گلے مین طوق نہ ڈالا جاوے مگر جبکہ اوس کے بھاگ جانے کا خوف ہو تو بیڑیان ڈالی جاوین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۳ صاحب حق کو ملازمت مین اختیار ہے اور یہ اختیار نہین کہ مدیون کو کسب نہ کرنے دے یا گھر مین نہ جانے دے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴ اگر قرضہ کسی مال کے بدلے مین واجب ہوا ہے تو جو شخص اسود کی کا مدعی ہے اوسیکا قول معتبر ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۵ مان باپ بیٹے کے قرضہ کے بابت قید نہین کیجاوینگے۔ ایضا

مقالہ ۱۱۶ حدود اور قصاص مین اوسوقت تک قید رہیگا جبتک گواہ قایم ہون یعنے جبتک گواہ کی تعدیل ہو۔ ایضا

مقالہ ۱۱۷ اگر قیدی کا والد یا کوئی بچہ مرگیا اور وہان پر کوئی تجہیز و تکفین کرنیوالا

نہین ہے تو اوسکو قید سے نکالا جاوے اور یہی صحیح ہے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۷۱۸ اگر قیدی ایسے مرض مین ہے کہ وہ بے بس ہوگیا ہے اور اوسکا خادم بھی نہین ہے تو اوسکو وہان سے نکالدیا جاوے یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ جب غالب گمان مرجانے کا ہوا ور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۱۹ واضح ہو کہ قید کرنیکے واسطے کوئی مقدار مال کی مقرر نہین حتی کہ ایکدم ہو تو بھی

فصل خلیفہ مقرر کرنیکے بیان مین

مقالہ ۷۲۰ نہ خلیفہ مقرر کرے قاضی کسی نائب کو مگر اوسوقت جبکہ بادشاہ کیطرف سے اوسکو نائب کرنا مفوض ہوگیا ہو صراحتہ۔ درالمختار

مقالہ ۷۲۱ قاضی کو اختیار ہے نائب کو نائب کرے یا معزول کرے۔ درالمختار

مقالہ ۷۲۲ نائب سلطان کے معزول کرنے سے معزول ہوسکتا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۲۳ جو فیصلہ کہ قاضی کے غیب مین نائب نے کیا اوسکو جب قاضی جائز رکھے تو وہ جائز ہوگا۔ درالمختار

باب تحکیم کے بیان مین

مقالہ ۷۲۴ (تعریف) پنچ مقرر کرنے کو تحکیم کہتے ہین قاضی کا حکم عام ہے اور پنچون کا حکم عام نہین نہ غیر مین جسمین اسکو پنچ مقرر کیا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۲۵ تحکیم عرف مین عبارت ہے متولی مقرر کرنے خصمین سے ایک حاکم کو کہ وہ دونون مین حکم کرے۔ درالمختار

مقالہ ۴۲۶ درکن تحکیم لفظ تحکیم ہو یا مخاصم کا وہ لفظ جو تحکیم پر دلالت کرے ساتھہ قبول کر لینے دوسرے کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۲۷ متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرے کہ تو ہم مین حکم کر جو تو حکم کرے گا ہمکو منظور ہے اور پنچ کہے کہ جو مین حکم کرون تم اوسکو قبول کر لو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۴۲۸ اگر متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرین اور وہ قبول نکرے تو اوسکا حکم کرنا جائز نہین مگر تجدید تحکیم مین۔ الطحطاوی

مقالہ ۴۲۹ ذمی کا مسلمان کے حق مین پنچ ہونا باطل ہے۔ کذا فی [illegible]

مقالہ ۴۳۰ (شرط تحکیم) جو شخص قضا کی لیاقت [illegible] اوسکو پنچ ہونے کی بھی لیاقت ہے اسکا ذکر ہوچکا ہے۔ اور [illegible] عاقل بالغ مسلمان [illegible] اندھا نہ بہرا نہ گونگا نہ محدود القذف۔ عالمگیریہ

مقالہ ۴۳۱ تحکیم یعنی پنچون کا حکم اوس امر مین صحیح ہے [illegible] متخاصمین [illegible] تحکیم حقوق اللہ مین جائز نہین اور حقوق [illegible] مین جائز ہے جیسے تحکیم اموال اور طلاق اور عتاق اور نکاح اور ضمان اور سرقہ اور کتابت اور کفالت اور شفعہ اور نفقہ اور بیوع مین جائز ہے او [illegible] سرقہ اور حد زنا اور حد قذف مین۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۲ متخاصمین سے ایک شخص مختار ہے تحکیم [illegible] بعد وقوع تحکیم کے قبل از حکم [illegible] جیسے [illegible] قدرین [illegible] مختار ہے۔ [illegible]

مقالہ ۴۳۳ موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول [illegible] خواہ وکیل طالب عزل ہو یا نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۴۳۴ مدعی اور مدعا علیہ نے دو شخصون کو پنچ مقرر کیا تو دونون کا اجماع محکوم بہ پر منوط ہے یعنے اب ایک رائے پر فیصلہ صحیح نہوگا تاوقتیکہ دونون متفق الرائے نہون۔ درالمختار

باب ایک قاضی دوسرے قاضی کیطرف خط بھیجنے کے بیان مین

مقالہ ۴۳۵ دین اور نکاح اور طلاق اور شفعہ اور وکالت اور وصیت اور ایصا اور موت اور وراثت اور قتل موجب مال اور نسب اور غصب اور امانت اور مضاربت اور اعیان منقولہ اور غیر منقولہ ان سب حقوق مین خط لکھنا جائز اور اسی پر فتوی ہے۔ بحر الرائق

مقالہ ۴۳۶ قاضی خط لکھے سواے حدود اور قصاص کے بسبب شبہہ کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۴۳۷ بڑی کتاب ہے جسمین لوگون کے وقائع اور مقدمات لکھے جاتے ہین وہ قاضی کے پاس رہنا چاہئے اور جسمین حکم مندرج ہو۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۸ جو قاضی کا خط لیجاوے دوسرے قاضی کے پاس اون کے سامنے خط پڑہنا ضرور ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۹ سپرد کرے خط شہود کو سرنامہ لکھنے کے بعد خط کے اندر اور سرنامہ یہ کہ اوسمین اپنا نام اور مکتوب الیہ کا نام اور شہرت دونون کی لکھے اور لقب اور خطاب بھی دونون لکھے جس سے دونون مشہور ہین اسواسطے کنیت مین لوگ مشترک ہوتے ہین۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۰ مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور تاریخ اور سن کا لکھنا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۱ خط کا پڑہنا شہود طریق کے سامنے اور تسلیم کرنا ضرور نہین اور اسی پر فتوی ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۲ جبکہ مدعی علیہ نے دعوی کا اقرار کیا تو شہود کی کچہہ حاجت نہین ۔ درالمختار

فصل خط پر عمل کرنے کے بیان مین

مقالہ ۴۴۳ خط پر عمل کرنا جائز کہا ہے راوی اور قاضی اور شاہد کے واسطے اگر اوسکا یقین ہو تو بعضون نے کہا کہ اسیکا فتوی ہے ۔ عالمگیری وغیرہ

مقالہ ۴۴۴ خط پر عمل کرنا شاہد اور قاضی اور راوی مین ابو یوسف اور محمدؒ کے نزدیک جائز ہے جبکہ وہ اپنا لکھا دیکھے اسی پر فتوی ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۴۵ ایک شخص نے دوسرے پر دعوی کیا مدعا علیہ نے انکار کیا تو مدعی نے مدعا علیہ کے خط سے اوسکا اقرار ظاہر کیا اور مدعا علیہ نے انکار کیا کہ یہ خط میرا نہین ہے اس سے کچہہ لکھوایا گیا اور دونون کے خط مین مشابہت ظاہر نکلے تو اوسمین علماء کا اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ اوسپر حکم ہوگا اور بعضون نے کہا نہوگا اور یہی قول صحیح ہے کذا فی الطحطاوی ۔

مقالہ ۴۴۶ ضرور ہے مسافت تین روز کی دونون قاضیون کے مابین جیسے شہادت کی شہادت مین مسافت مذکورہ ضرور ہے ظاہر الروایت مین اور ابو یوسف نے کتاب القاضی الی القاضی کو اور شہادت علی الشہادت کو جائز کہا ہی اوتنی مسافت مین جسمین آدمی عود نہ کر سکے اوسی دن اور اسی پر

فتوی سب ہے۔ درالمختار عن سراجیہ

مقالہ ۷۴۷ باطل ہوجاتا ہے خط قاضی کے کاتب کی موت سے اور اسکی معزولی سے قبل پہونچنے خط کے دوسرے قاضی کے طرف یا بعد وصول خط قبل اسکے پڑہنے کے اور ابو یوسف نے اسکو جایز رکہا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۴۸ اگر بعد وصول کتاب اور بعد قرات کے اگر کاتب مرگیا یا معزول ہوگیا تو خط باطل نہوگا اور اسی پر عمل رہیگا۔ ایضاً

مقالہ ۷۴۹ باطل ہوجاتا خط کاتب کے مجنون اور مرتد ہوجانے سے اور اوس کے محدود القذف اور اندہا ہونے سے اور فاسق ہوجانے سے۔ درالمختار

مقالہ ۷۵۰ اسیطرح خط باطل ہوجاتا ہے مکتوب الیہ کی موت سے اور خارج ہوجانے لیاقت قضا سے۔ درالمختار

مقالہ ۷۵۱ مگر اوسوقت مکتوب الیہ کی موت سے خط باطل نہین ہوتا جبکہ قاضی کاتب بعد تخصیص اسم مکتوب الیہ کے تعمیم کردے یعنے فلانے قاضی کے طرف یہ خط ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۷۵۲ خط باطل نہین ہوتا متخاصم کی موت سے کوئی ہو خواہ مدعی ہو یا مدعا علیہ بسبب قائم ہونے اوس کے وارث یا وصی کے اوسکے مقام پر۔ ایضاً

مقالہ ۷۵۳ اور اسی طرح خط نہین باطل ہوتا شاہد اصل کی موت سے۔ ایضاً

مقالہ ۷۵۴ اگر قاضی کا یا اوس کے والد کا کوئی واقعہ حادث ہو پہر وہ غیر شخص کو نائب مقرر کرے یا اوسی قاضی کا نائب اوسکے یا اوس کے والد کے واسطے حکم کر دے تو اوسکی قضا جائز ہے۔ درالمختار

فصل دوسرے مکان مین بیچ گاڑنے یا روشندان بنانے یا اوپر والا کچھہ اوپر کے مکان مین تصرف کرے یا نیچے والا نیچے کی منزل مین کچھہ تصرف کرنے کے بیان مین۔

مقالہ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہو اور نیچے کا مکان دوسرے کا ہو تو نیچے کے مکان کے مالک بیچ گاڑنے یا اوسمین روشندان بنانے کا بدون اوپر کے مالک کی رضامندی کے اختیار نہین اور اوپر کے مکان کے مالک کو بالاخانہ پر عمارت بنانے کا اختیار نہین ہے۔ یہ امام کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے ولیکن اوسمین دوسرے کا ضرر نہو جب ضرر نہوا تو بالاتفاق منع نہوگا عالم

مقالہ جبکہ ضرر اور عدم ضرر مشتبہ ہو تو منع زائل نہوگا کیونکہ وہ یقینی ہے فتوی کے واسطے یہی مختار ہے کہ جب ضرر و عدم ضرر مشتبہ ہو تو اوسکو اختیار ہے اور جب ضرر یقینی ہو تو منع کیا جاویگا۔ بحر الرائق

مقالہ اگر لنبا کوچہ ہے جس سے دوسرا کوچہ پھوٹا ہے مانند پہلے کوچے کے لنبا لیکن وہ کوچہ نافذ نہین دوسرے مکان کے طرف یعنے بند ہے دوسرے جانب سے تو روکے جاوینگے پہلے کوچہ والے چلنے کے واسطے دروازہ پھوڑنے سے کوچہ غیر نافذہ مین بقول صحیح اسواسطے کہ انکے واسطے چلنے کا حق ثابت نہین بخلاف کوچہ نافذہ کے کہ اوسمین دروازہ پھوڑنا جائز ہے۔ در المختار

مقالہ گول کوچے مین جسکے دونون کنارے کوچہ مستطیلہ سے متصل ہون اور دونون

پہوڑنا ممنوع نہین کوچہ مستطیلہ والون کو اسواسطے کہ گول کوچہ مانند اس صحن کے ہے جو گھرین مشترک ہے دونون کنارون سے مراد گول کوچے کی نہایت کشادگی ہے۔ ایضًا در المختار

مقالہ ۷۵۸ منع نہ کیا جاے شخص اپنی ملک مین تصرف کرنے سے مگر جبکہ اوس سے پڑوسی کو ضرر ہو ضرر صریح تواب اوس تصرف سے روکا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۷۵۹ جواب ظاہر الروایت کا عدم منع ہے ہر طرف سے خواہ پڑوسی کا ضرر صریح ہو یا نہ ہو اور اسیکا فتوی دیا چند علمانے۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۰ جواب ظاہر الرویت کا یہ ہے قیاس چاہتا ہے کہ انسان اپنی ملک کے تصرف مین مختار ہے کسیکو ضرر ہو یا نہ ہو اور تجہکو خوب معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر متاخرین جواب استحسان پر ہین یعنے درصورت ضرر صریح ہمسایہ منع تصرف ہے نہ ہر ضرر مین۔ الطحاوی

مقالہ ۷۶۱ صاحب سفل اور صاحب علو منع نہ کا ڑے جبکہ دوسرے کو ضرر کرے اور اسیطرح حکم ہے کہ جب تردد واقع ہو ضرر اور عدم ضرر مین بنا بر اس قول کے جو فتوی کے واسطے مختار ہے۔ در المختار

مقالہ ۷۶۲ اور اسی طرح انسان کا تصرف اپنی ملک مین اگر دوسرے کو مضر ہو یا ضرر اور عدم ضرر مین تردد واقع ہو تو منع کیا جائے گا اور اگر مضر نہین تو منع نہ کیا جائے گا۔ در المختار عن محشی الاشباہ

کتاب شہادت کے بیان مین

مقالہ ۴۷۳ (تعریف) مجلس قضا مین گواہی کے لفظ کے ساتھہ حق ثابت کرنے کیواسطے سچی خبر دینے کو شہادت کہتے ہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۷۴ (رکن) اور ہر ایسا لفظ جو خبر کے معنی مین ہو نہ قسم کے معنی مین اوسکو رکن کہتے ہین۔

مقالہ ۴۷۵ اور لفظ اشہد کا ہے بصیغہ متکلم اور یون سکہے مین قسم کہتا ہون کہ مین مطلع ہون اوسپر اور مین اوسکی خبر دیتا ہون جبکہ لفظ اشہد کا متعین ہو گیا شہادت مین تو علم اور یقین کا لفظ کافی نہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۴۷۶ گواہی ادا کرنے کا سبب یا تو مدعی کی درخواست ہو کہ گواہی ادا کرے یا مدعی کے حق تلف کا خوف ہو جبکہ مدعی کو اسکی گواہی نہ معلوم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۷۷ (شرایط) گواہی کی شرطین دو طرح پر ہین ایک گواہی اٹھانے کی شرطین اور دوسرے اوس گواہی کو ادا کر دینے کی شرطین۔

مقالہ ۴۷۸ گواہی اٹھانے کی شرطون مین سے ایک یہ ہے کہ اسوقت عاقل ہو عالم

مقالہ ۴۷۹ مجنون اور بے عقل کی گواہی صحیح نہین ہے۔

مقالہ ۴۸۰ گواہی مین آنکھون والے کا ہونا شرط ہے اندہے کی گواہی صحیح نہین جس چیز کی گواہی دیگا اوسکو خود دیکھا نہ یہ کہ دوسرے کے دیکھنے پر گواہی کا تحمل ہوا ہو مگر چند چیزون مین بغیر دیکھے بھی جائز ہے سن لینے سے گواہ ہو سکتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۸۱ گواہی ادا کرنے کی شرطین چند طرح پر ہین از انجملہ خود گواہ مین یہ شرط ہے کہ عاقل اور بالغ اور آزاد اور بینا اور ناطق ہوا ور حد القذف نہ مارا گیا ہو

اور فقط خالص اللہ تعالی کیواسطے گواہی دے اور اوسکو حصول منفعت یا دفع مضرت کے غرض نہ ہوا اور وہ خود مخاصم نہو۔ ایضاً

مقالہ شرط ظاہری عدالت ہے نہ حقیقی کہ جو تعدیل کرنے والون سے گواہون کا حال دریافت کرنے سے ہوتا اور یہ امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک حقیقی شرط ہے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ شرط ہے کہ شاہد کو واقعہ خوب یاد ہو بلا شک گو خط پر اعتماد کرنا بھی جائز ہے۔ گواہ ولایت حاصل ہونا مشہور علیہ پر شرط اس طرح پر کہ دونون کا دین ایک ہو۔ ایضاً در المختار۔

مقالہ گواہ کو قدرت ہو مدعی اور مدعا علیہ کر مابین امتیاز کرنے کے بسبب سماعت اور بصارت کے۔ ایضاً

مقالہ گواہی مین عدم قرابت شرط ہے باعتبار ولادت اور زوجیت کی گواہی اصل کی فرع کے واسطے اور اوسکی بالعکس جائز نہین اور اسی طرح زوجین کی۔ در المختار

مقالہ شرط گواہ مین کوئی دینوی عداوت نہو۔ ایضاً

مقالہ یہ شرط کہ شاہد کو شہادت سے فائدہ نہ حاصل ہوا ہو ورنہ اپنی ذات سے دفع مضرت کرے گا۔ ایضاً

مقالہ شروط۔ بلوغ اور آزادی اور بصارت اور نطق اور عدالت اور گواہ محدود فی القذف نہو اور طالب منفعت نہو اور اپنی ذات سے تاوان کو اوٹھاوے

شاہد خصم نہو اور مشہود یہ خوب یاد ہو۔ عالمگیری و درالمختار

دونون شاہدون کا اتفاق ہو گواہی مین اور یہ عام ہے جمیع انواع کی گواہی مین اور اسلام مرد ہونا حد اور قصاص مین تقدیم دعوی حقوق عباد مین اور موافقت شہادت کے دعوی سے جسمین توافق شرط ہے۔ طحطاوی

مقالہ انکار کرین گواہ جبکہ وہ بلائے جائین کہ یہ بھی عام ہے ادائے گواہی مین شاہدون کو قاضی کے پاس حاضر ہونا چاہیے نہ کہ قاضی کو ان کے پاس سماعت شہادت کے واسطے۔ درالمختار

مقالہ قاضی کا عادل ہونا شرط ہے اگر قاضی غیر عادل ہے تو گواہی نہ دینا جائز ہے

مقالہ طلب مدعی تو بلا طلب ادائے شہادت واجب نہین۔ ایضاً

مقالہ ادائے شہادت درصورت خوف فوت حق و عدم علم مدعی بشہادت شاہد واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ شاہد کو اجرت لینا بلا عذر اور سواری بلا عذر جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ اگر گواہ گواہی پر اجرت طلب کرے تو اوسکی گواہی نہ قبول ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ابو یوسف نے گواہون کو کھانا مطلق جائز رکھا ہے اور یہی فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ادائے شہادت واجب ہے بدون طلب کے اگر شہادت اللہ تعالے کے حقوق مین ہو جیسے طلاق عورت اور عتق باندی اور تدبیر جاریہ اور وقف اور ہلال رمضان اور حدود سوائے حد قذف و سرقہ اور نسب اور خلع اور ایلا اور ظہار اور مصاہرت اور حرمت اور نکاح اور عتق عبد عالم

مقالہ زنا کے سوا باقی سب حدود اور قصاص مین دو مردون کی گواہی مقبول ہے

نہ عورتون کی۔

مقالہ ۷۸۸
ایک عورت مسلمہ کی آواز طفل پر میراث کے واسطے صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک ہے اور یہی صحیح اور ارجح تر ہے۔ دو عورتونکی گواہی مین زیادہ تر احتیاط ہے۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ۷۸۹
ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہوتی ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۷۹۰
عورتونکی گواہی اوس امر مین جائز ہے جسپر انکے سواے کوئی مطلع نہین ہو سکتا اور از قبیل ولادت نسا اور عیوب نسا۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۱
ایک مرد کی گواہی مقبول ہے بقول اصح یعنے جب ایک مرد ولادت کی گواہی دے اور کہے کہ مین عورت پاس ناگہان جا پڑا اور ولادت کے وقت میری نظر اوسپر پڑ گئی تو گواہی مقبول ہوگی اگر عادل ہے اگر اوس نے کہا مین نے بالقصد اسکے طرف نظر کی تو گواہی مقبول نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۲
اگر دو عادلون نے گواہی کی خبر دی کہ یہ فلان عورت ہے تو امام محمد اور ابو یوسف کے نزدیک کافی ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک نسب پر گواہی دینے کے واسطے اسقدر جماعت چاہیئے کہ جس کے جہوٹ بولنے کو عقل روا نہ رکہتی ہو کہ سب کے سب جہوٹ بولے اس مسئلہ مین اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۷۹۳
اگر دونون گواہون کو معلوم ہو کہ یہ مکان مدعی کا ہے پہر دونون کے سامنے دو شخص عادل نے گواہی دی کہ مدعی نے یہ مکان اسی شخص کے ہاتہہ کہ جس کے قبضہ مین ہے فروخت کر دیا ہے تو امام محمد نے فرمایا ہے کہ گواہی دین

اور بیع کے گواہون کے کہنے پر گواہی نہ دین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۷۹۴
اگر ایک شخص نے دو گواہون کے سامنے کسیقدر مہر معین پر ایک عورت سے نکاح کیا اور اوسپر چند برس گذر گئے اور اوس کے چند اولاد پیدا ہوئین اور چند سال گذرے پھر بعد انتقال شوہر کے عورت کے مہر پر گواہی دین اور گواہون کو یاد ہے تو انکو گواہی دینا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۹۵
اگر گواہ یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اسکے گواہی کے تو مقبول نہین اور اگر کہے گواہی دیتا ہون مثل گواہی اپنے ساتھی کے تو جمہور کے نزدیک مقبول ہے اور بعض علماء نے اسکی قید لگائی ہے کہ اگر یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اپنے ساتھی کے گواہی کے جو اوس نے مدعی کے واسطے مدعاعلیہ پر دے خلاصہ مین اسیکا فتوی ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۷۹۶
اگر گواہی غائب پر چنانچہ نقل شہادت مین یا میت پر گواہی ہو تو اس کے مقبول ہونیکے واسطے ضرور ہے نسبت مشہور علیہ کے دادا تک اور اوسکے نام اور اوس کے باپ کا نام اوس کے حرفے کا نام کافی ہے مگر جبکہ وہ اس پیشہ کے ساتھہ مشہور ہو مگر دوسرا شخص اوس حرفے مین اسکا شریک نہو۔ در المختار

فصل اون کے بیان مین جنکی گواہی بسبب فسق کے مقبول نہین

تزکیہ گواہی مین آٹھہ شرطین ہین۔

مقالہ ۷۹۷
اول یہ کہ گواہی قاضی عادل عالم کے پاس ہو۔ دوم یہ کہ مزکی شاہد کو آزما چکا ہو شرکت یا معاملہ یا سفر سے۔ سوم مزکی کو معلوم ہو کہ گواہ نماز جماعت کا ملازم ہے

چہارم یہ کہ گواہ زید آورد رم کی خوش معاملگی مین معروف ہو۔ پنجم یہ کہ ادا سے امانت مین قاصر نہو۔ ششم یہ کہ راست گو ہو۔ ہفتم یہ کہ کبائر سے محفوظ ہو۔ ہشتم یہ کہ اگر صغیرہ گناہ مین فسق کے طور پر اعلان نہ کرے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۹۸ جو شخص اعلان کے ساتھ گناہ کبیرہ کرے اوسکی گواہی باتفاق مقبول نہین در

مقالہ ۹۹ اگر قاضی سوال مخفی پر کفایت کرے تو جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی السراجیہ

مقالہ ۱۰۰ جو شخص سود کہانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۱ جو شخص حرام کہانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۲ فاسق کی گواہی مقبول نہین گو وہ وجیہ اور ذی مروت ہو قول اصح مین۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۳ شراب خوار کی گواہی مقبول نہین۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۴ جس گناہ مین حد ماری جاتی ہو اوس کے مرتکب کی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی التبیین

مقالہ ۱۰۵ جو شخص بدکار اور شراب خوارونکی مجلس مین بیٹہتا ہو اگرچہ شراب نہ پیتا ہو اوسکی گواہی قبول نہین ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۰۶ بلا عذر زکات کی تاخیر سے عدالت ساقط ہوتی ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۷ اگر جمعہ کو تین دفعہ ترک کیا تو فاسق ہو گیا اسی پر فتوی۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۸ جواری کی گواہی خواہ اوس نے شطرنج سے جوا کہیلا یا کسی اور چیز سے مقبول نہین۔ کذا فی القاضی خان۔

مقالہ ۱۰۹ جو شخص کبوتر اڑاتا ہے اوسکی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی قاضیخان و عالمگیری

مقالہ ۱۱۰ کذاب مشہور کی گواہی مقبول نہین اگرچہ توبہ بھی کرلی ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۱۱۱ جو شخص ایسے کام کرتا ہو جیسے راستہ مین پیشاب کرنا یا کہانا تو اوسکی گواہی

مقبول نہین۔ کذا فی الہدایہ

فصل ان لوگونکے بیان مین جنکی گواہی کسی سبب سے مقبول نہو

مقالہ ۸۱۲ والدین کی گواہی اپنے بیٹے یا پوتے یا پڑوتے وغیرہ کے واسطے مقبول نہین۔ اور نہ اولاد کی گواہی اپنے باپ اور مان اور دادا اور دادی وغیرہ۔ عالم

مقالہ ۸۱۳ مرد کی گواہی اپنی جورو کی لئے مقبول نہین اور جورو کی گواہی شوہر کیواسطے مقبول نہین۔

فصل محدود چیز کی گواہی کے بیان مین

مقالہ ۸۱۴ محدود کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ خلاصہ

مقالہ ۸۱۵ اگر گواہون نے تین حدونکی گواہی دی اور چوتھی بہول گئے تو گواہی جائز ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۱۶ اگر گواہون نے ایک حد مین غلطی کی تو گواہی مقبول نہین اسی پر فتوی ہے۔ عالم

مقالہ ۸۱۷ اگر گواہ نے کہا کہ ایک حد اس زمین کی فلان شخص کے وارث کی زمین سے ملاصق ہے حالانکہ ہنوز ترکہ مین تقسیم واقع ہی نہین ہوئی ہے تو اصح یہ کہ گواہی قبول نہو گی۔ عالمگیری

باب دعوے اور گواہی مین اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۸۱۸ واضح ہو کہ مشہود لہ وہ شخص جسکی طرف سے گواہی دے مشہود علیہ وہ شخص جسپر گواہی دی مشہود بہ وہ چیز جسکی بابت گواہی دے۔

مقالہ ۱۲۰ اگر گواہی دعوی سے کے موافق ہو تو مقبول ہوگی والا مقبول نہوگی۔ کنزالدقائق

مقالہ ۱۲۱ لفظون مین موافق ہونا معتبر نہین ہے فقط معنی مین موافق ہونا چاہیے عالمگیری

مقالہ ۱۲۲ اختلاف شہادت مین دو طرح ہے یا شہادت دعوی کے خلاف ہو شاہدین مین اختلاف واقع ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳ مقدم ہونا دعوی کا حقوق عباد مین قبول شہادت کی شرط ہے بسبب موقوف ہونے حقوق عباد کے مطالبہ پر۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۴ جبکہ شہادت دعوی سے کے مطابق ہوگئی تو قبول ہے اگر مطابق دعوی نہوئی تو مقبول نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۵ اگر دعوی کیا ملک مقید کا اور شاہدون نے ملک مطلق کی گواہی دے تو گواہی مقبول نہوگی اسواسطے شہادت اکثر ہے دعوی سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۶ فائدہ جہان کہین مطابق کی لفظ ہو وہان پر اوس سے مراد موافقت معنوی مراد ہوگی اور یہ مذہب صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کا ہے۔

مقالہ ۱۲۷ اس طرح گواہی مقبول ہے کہ ہر قول جو جمع کیا گیا فعل کے ساتھ اس طرح کہ دعوی کیا ہزار کا تو ایک گواہ نے ہزار کے دینے کی گواہی دی اور دوسرے نے ہزار کے لینے کی گواہی دی تو یہ شہادت مسموع نہ ہوگی بسبب جمع کرنیکے مابین قول اور فعل کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۸ اور گواہی مقبول ہے ہزار پر اس شہادت پر کہ ایک گواہ نے ہزار کی گواہی دی اور دوسرے نے ایک ہزار ایک سو کی اسواسطے ایک ہزار مین دونون کا اتفاق ہے۔ ایضاً

مقالہ ۹۲۸ اجارہ مثل بیع کے ہے اگر اول مدت مین ہو بسبب حاجت اثبات عقد کے ایضاً

مقالہ ۹۲۹ اور اجارہ دین کے مانند ہی مدت گذر جانیکے بعد اگر موجر مدعی ہو اور اگر مستاجر مدعی علیہ ہو تو عقد کا دعوی ہے بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۹۳۰ اگر پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایک ہزار کی گواہی دی پس مدعی نے کہا کہ صرف میرے پانچسو روپیہ اوسپر ہین اور ہزار روپیہ پہلے میرے اوسپر تھے ولیکن مین نے پانچسو روپیہ وصول کر لے تو گواہی جائز ہے اگر یہ بیان کیا صرف پانچسو تھی تو گواہی باطل ہی۔ قاضیخان

مقالہ ۹۳۱ اگر قرضدار نے ادا کرنے کا دعوی کیا اور گواہون نے یہ گواہی دی کہ طالب نے اسکو ہبہ یا صدقہ کر دیا یا یہ حلال ہو گیا یا حلال کر دیا یا مدعی نے ہبہ یا صدقہ وغیرہ کا دعوی کیا اور گواہون نے بہر پانی کی گواہی دی تو گواہی قبول نہ ہوگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۳۲ اگر کسی شخص نے دوسرے پر سو قفیز گیہون بسبب بیع سلم ہونیکے دعوی کیا کہ سب شرطین سلم صحیح ہونے کی موجود تہین اور گواہون نے بیان کیا کہ مدعا علیہ نے اپنے اوپر سو قفیز قرض ہونے کا اقرار کیا ہے اور اس زیادتی کو نہ بیان کیا تو اصح یہ ہے کہ گواہی قبول نہ ہوگی۔ عالمگیری

فصل املاک کے دعوی کے بیان مین

مقالہ ۹۳۳ اگر مدعی نے لفظ دار کے ساتھہ دعوی کیا اور گواہون نے لفظ بیت کے ساتھہ اوسکی طرف سے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی۔

مقالہ ۸۳۴
اگر کسی نے مطلق ملک کا دعوی کیا اوس کی تاریخ بیان کی اور کہا کہ مدعا علیہ نے مجھ سے ایک ماہ ہوا کہ لیکر قبضہ کر لیا ہے گواہون نے ملک مطلق کا بلا تحریر تاریخ گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر اوسکا عکس ہو تو مقبول ہوگی اور یہی مختار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۵
اگر دعوی کیا دوسرے پر ایک مکان کا جو قابض ہے کہ ایک سال سے یہ مکان میرا ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ مکان بیس برس سے اسکا ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۶
اگر دعوی کیا ایک گھر کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ گھر اس مدعی کے قبضہ مین تہا تو ظاہر الروایت کے موافق گواہی مقبول نہوگی اور ڈگری نہوگی۔ عالمگیری

باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۸۳۷
(تعریف) اصل گواہ فرع سے یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ زید کا بکر پر اسقدر قرض ہے تو میری اس گواہی پر گواہی دے یا یون کہے کہ مین نے سنا ہی فلان شخص زید کے اسقدر حق کا اقرار کرتا تہا پس تو میری اس گواہی پر گواہی دے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۸
جب فرع اصل گواہ کی ادا کرنا چاہے تو یون بیان کرے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلان شخص نے مجھکو اپنی گواہی پر گواہ کیا ہے کہ فلان شخص نے اوسکے نزدیک اس حق کا اقرار کیا ہے اور اوس نے مجھے کہا کہ تو میری اس گواہی

گواہی دے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۸۳۹ اگر فروع نے گواہی دی اور یہ بیان کیا کہ ہم اوس کی گواہی پر گواہی دیتے ہین تو اون کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۰ قصاص اور حدود مین گواہی پر گواہی دینا جائز نہین بسبب ساقط ہو جانے سے دونون کے شبہہ سے۔ درالمختار و عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۸۴۱ بدون قصاص اور حدود کے ہر حق مین گواہی پر گواہی دینا مقبول ہے بقول صحیح۔ درالمختار

مقالہ ۸۴۲ ایک شخص کی گواہی کم دو شخصون یا ایک مرد اور دو عورتون سے گواہ نہ ہونا چاہیے اور ایسا ہی ایک عورت کی گواہی کا حکم۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۳ اگر دو شخص نے دو مردون کی گواہی یا ایک قوم کی گواہی پر گواہی دے تو جائز ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۴۴ اگر ایک شخص نے اپنی گواہی بذات خود دی اور دوسرے کی گواہی پر دو آدمیون نے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۵ فروع کی گواہی مقبول نہوگی مگر جبکہ اصلی گواہ مرجاوین یا اسقدر بیمار ہو جاوین کہ مجلس مین حاضر نہوسکین یا تین رات دن کا رستہ دور چلے جاوین تو مقبول ہوگی اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۶ اگر اصل گواہ اتنی دور ہو کہ اگر صبح کو گواہی ادا کرنیکے واسطے آوے تو اوسکو اپنے اہل و عیال مین رات گذرنا میسر نہ ہوسکے تو گواہ کرنا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط والہدایہ

مقالہ — اگر اصلی گواہون نے گواہی سے انکار کیا تو فروع کی گواہی مقبول نہوگی کذا فی الہندیہ

مقالہ — اگر اصل گواہ فاسق یا گونگا یا اندھا ہوگیا تو فرع کی گواہی باطل ہے۔ درالمختار

مقالہ — فروع کی گواہی باطل ہے بسبب انکار کرنے اصل کے گواہی سے۔ ایضاً

مقالہ — اگر اصول موجود ہون تو فروع کی گواہی کیطرف التفات نہین اگرچہ اصول منکر ہون۔ کذا فی الدرر

مقالہ — مقبول ہے گواہی ایک مرد کی اپنے باپ کی گواہی پر اور اپنے باپ کی قضا پر بقول صحیح۔ کذا فی الدرر

مقالہ — جسکی گواہی جھوٹ ثابت ہو تو وہ تعزیر دیا جاوے تشہیر سے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ — قاضی کو جائز ہے کہ جھوٹے گواہ کا منہہ کالا کرے بطور سیاست کے اگر اوسکو مصلحت دیکھے۔ درالمختار

مقالہ — اگر گواہ زور سے توبہ کرنے کی مدت قاضی کی راے پر مفوض ہے کرے تو بقول صحیح جائز ہے کذا فی درالمختار۔

مقالہ — اگر شاہد فاسق ہو اور عادل ہو یا مستور الحال ہو تو اوس کی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی الطحاوی۔

مقالہ — شاہد زور عادل یا مستور الحال کے بعد توبہ کی گواہی مقبول ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار عن العینی وغیرہ

باب شہادت سے رجوع کے بیان مین یعنی گواہی دیکر پلٹنا یعنے جس چیز کو ثابت کیا اوس کی نفی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۸۵۷ رجوع کی شرط قاضی کی مجلس ہے اگرچہ اول قاضی کے سوا دوسرے قاضی کے روبرو رجوع کرے۔ درالمختار

مقالہ ۸۵۸ اگر یہ دعوی کیا کہ شاہدین نے فلانے قاضی کے پاس رجوع شہادت سے کیا اور قاضی نے شاہدین ضمان مال لیا اور اس دعوی پر گواہ قائم کئے تو مقبول ہے بسبب صحیح ہونے دعوی کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۸۵۹ اگر شاہدون نے رجوع شہادت سے کیا اس سے پہلے کہ قاضی بموجب اس شہادت کے حکم کرے تو شہادت ساقط الاعتبار ہے او سپر قاضی حکم نہ کرے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۸۶۰ قبل حکم قاضی کے شاہدین پر ضمان نہین اور اوسکو تعزیر دیجاوے اگرچہ شاہد بعض شہادت سے رجوع کرے اسواسطے کہ گواہ نے اپنی ذات کو منسوب بفسق کیا رجوع سے۔ کذا فی جامع الفصولین

مقالہ ۸۶۱ بعد قضا حکم فسخ نہ ہوگا کسی طرح خواہ شاہد کا حال عدالت مین رجوع کے وقت برابر ہو اس حال کے جو شہادت کے وقت تہا۔ درالمختار

مقالہ ۸۶۲ بخلاف ظاہر ہونے شاہد کے غلام یا محدود فی القذف اسواسطے کہ قضا اس صورت مین باطل ہوجاتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۳ اگر گواہ گواہی سے پہر جاوے تو نصف مال کا تاوان دے اسواسطے کہ دو مردون کی شہادت مین ہر شاہد کی شہادت سے نصف حجت قایم ہے توجب ایک شاہد اپنی حجت پر باقی رہا تو نصف مال کا ثبوت باقی رہا۔ درالمختار

مقالہ ۸۶۴ اگر تین گواہ ہون مین سے ایک گواہ راجع ہو تو وہ ضمان نہوگا اسواسطے دو گواہ باقی ہین

جن کی گواہی سے کل مال باقی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۸۶۵ اگر تین گواہون مین سے دوسرا بھی پھر گیا تو دونون گواہ راجعین نصف مال کا ضمان دین۔ ایضًا

مقالہ ۸۶۶ خطا کے ساتھ تو مزکی پر ضمان نہین باتفاق امام اور صاحبین کے یعنی مزکی کہے کہ مین نے خطا کی تزکیہ شہود مین۔ کذا فی الطحطاوی

باب جرح و تعدیل کے بیان مین

مقالہ ۸۶۷ قاضی کو ضرور چاہیے کہ تمام حقوق مین پوشیدہ و ظاہر گواہون کا حال دریافت کرے خواہ خصم نے اونمین طعن کیا ہو یا نہ کیا ہو اور یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک مسلمان مین ظاہری عدالت پر اکتفا کرے گا لیکن اگر خصم نے طعن کیا تو دریافت کرے گا ہان حدود اور قصاص مین بالاجماع خفیہ دریافت کرے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن کافی۔

مقالہ ۸۶۸ اگر خصم نے گواہون مین طعن نہ کیا بلکہ تعدیل کی کسیطور پر ہو تو قاضی اسکے اقرار حق پر حق مدعی کی ڈگری کر دیگا گواہون کا حال دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۸۶۹ اگر مدعا علیہ نے صرف اسقدر کہا یہ عادل ہین مگر گواہی مین انہون نے خطا کی پس اگر مدعا علیہ عادل ہو کہ جسکی تعدیل معتبر ہو سکتی ہے تو دیکھا جائیگا جواب دعوی کے وقت اگر اوس نے مدعی کے دعوی سے انکار نہین کیا

بلکہ سکوت کیا یہانتک کہ گواہون نے اوسپر گواہی دی پہر اوس نے کہا کہ گواہ عادل ہین توامام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک قاضی انکی گواہی پر مدعی کی ڈگری کردیگا اور انکا حال دریافت نکریگا۔ عالمگیری

مقالہ اگر ایک پر دو گواہون نے گواہی دی اور اوس نے ایک کی تعدیل کی اور کہا کہ یہ عادل ہے ولیکن اوس نے غلطی کی یا اوسکو وہم ہو تو قاضی اس دوسرے گواہ کا حال دریافت کریگا اگر اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو دونون کی گواہی پر قاضی ڈگری کردیگا۔ کذا فی قاضی خان

مقالہ اگر قاضی کے پاس دو گواہون نے گواہی دی اور ایک کو قاضی عادل جانتا ہے اور دوسرے کو نہین جانتا کہ عادل ہے یا نہین پہر جسکی عدالت کو جانتا ہے اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو اوسکی تعدیل کرنا مقبول نہین عالمگیری

مقالہ اگر قاضی کے پاس تین گواہون نے گواہی دی اور قاضی کو تیسرے گواہ کا حال معلوم نہین ہے پس دونون گواہون نے اوسکی تعدیل کی تو دوسرے مقدمہ اور گواہی مین یہ تعدیل مقبول ہوگی اور اس گواہی مین یہ تعدیل مقبول نہوگی اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ظاہری تعدیل کے واسطے بالاجماع عدد شرط ہی اور اجماع ہے کہ عدالت اور بلوغ اور آزادی اور بینائی جو گواہ مین شرط ہے وہی ظاہری تعدیل کرنیوالے مین بھی شرط ہے۔ کذا فی قاضیخان۔

مقالہ اگر معدل گواہ کو نہین جانتا ہے اور اوس کے سامنے دو معدلون نے اوسکی تعدیل کی اور وہ دونون ثقہ ہین تو اوسکو جائز ہے کہ گواہ کی تعدیل کر

کرے۔ کذا فی قاضی خان

مقالہ اگر معدول کو معلوم ہو کہ گواہ عادل ہین مگر اوسکو معلوم ہوا کہ مدعی کا دعوی باطل ہے یعنی گواہی مین گواہون کو وہم ہوا تو اوسکو چاہئے کہ سب معاملے کو قاضی کے سامنے بیان کر دے پہر قاضی معدول کے بیان کو نہایت تفتیش کرے گا اور بعد بہت تفتیش اگر یہی ثابت ہوا جو معدول نے بیان کیا ہے تو گواہی رد کردے گا اور قبول نہ کریگا۔ کذا فی المحیط

باب وکالت کے بیان مین

مقالہ (تعریف) کوئی آدمی کسیکو کسی تصرف معاملہ کے واسطے بجائے اپنے قائم کرے اور اگر تصرف معلوم نہو تو وکیل کو ادنی تصرف مین حفاظت ثابت ہوجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ثانی اگر کسی نے کہا کہ مین نے تجھکو اپنے مال کا وکیل کیا تو اس لفظ سے وکیل کو صرف حفاظت کا اختیار حاصل ہوگا۔ کذا فی کفایہ

مقالہ (رکن) وکالت کا رکن وہ الفاظ ہین کہ جنسے وکالت ثابت ہوتی ہے مثال مین نے تجھے اسکا وکیل کیا۔ عالمگیری

مقالہ وکالت دو قسم ہے ایک خاص اور دوم عام مثال عام کی تو میرا ہر چیز مین وکیل ہے سب کو شامل ہے سب تصرفات کو یہانتک کہ طلاق کو بھی اسی عموم کا فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ اور توکیل عام کی یہ بھی مثال ہے کہ جو کچھ تو کرے گا وہ جائز ہے اور تیرا

امر جائز ہے ہر چیز مین - عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۰۰۳ توکیل عام کی یہ مثال ہے کہ تو میرا وکیل ہے اس گہر کی خرید مین مثلاً - کذا فی الطحطاوی و در

اگر موکل کا کوئی پیشہ مشہور نہو تو وکالت باطل ہے -

مقالہ ۱۰۰۴ اگر موکل کا کوئی پیشہ معینہ ہو چنانچہ تجارت مثلاً وہ تجارت کا وکیل ہوگا اور اگر اوسکا کوئی پیشہ مقرری نہین اور معاملات اوسکے مختلف ہین تو وکالت باطل ہے - کذا فی فتح القدیر

مقالہ ۱۰۰۵ (لغت) مین وکالت کا معنی حفظ کا ہے - در المختار وغیرہ

مقالہ ۱۰۰۶ وکالت کی شرطین چند قسم کی ہین بعضے موکل سے متعلق ہین - اول موکل جس فعل کا وکیل کرتا ہے اوسکے کرنے کا خود مالک ہو - مجنون اور بیعقل لڑکے کی طرف سے وکیل مقرر کرنا جائز نہین اور عاقل لڑکے سے ان کامون مین جنمین خود تصرف نہین کرسکتا ہے وکیل کرنا بھی جائز نہین ہے جیسے طلاق اور عتاق اور ہبہ اور صدقہ وغیرہ جنمین محض ضرر ہے اور جن تصرفات مین نفع ہے جیسے ہبہ اور صدقہ اور غیرہ قبول کرنا تو بلا اجازت ولی کے درست ہے اور جن چیزون مین نفع اور ضرر دونون ہوسکتے ہین جیسے خرید فروخت وغیرہ بس اگر تجارت کرنے کی اجازت ہے تو وکیل کرنا جائز ہے اور اگر اجازت نہین ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے یا ولی کی تجارت کی اجازت دینے پر موقوف ہے - عالمگیری و بدایع و در المختار

مقالہ ۱۰۰۷ وکیل مین عقل شرط ہے - در المختار

مقالہ ۱۰۰۸ صاحبین نے توکیل کو بدون رضامندی مخاصم تجویز کیا ہے اور یہی قول

ائمہ ثلاثہ کا ہے امام صاحب اور صاحبین کا خلاف لزوم توکیل مین ہے
نہ جواز مین یعنے امام صاحب کے نزدیک اگرچہ بدون رضاے مخاصم جائز ہی
لیکن بدون اوس کے راضی ہونیکے لازم نہین بخلاف صاحبین کے
صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ خصومت مین وکیل کرنا اپنے خالص حق مین
تصرف کرنا ہے تو موقوف نہوگا غیر کی رضامندی پر اور امام صاحب کی
دلیل یہ ہے کہ جواب مستحق ہے مخاصم پر اور لوگون کی عادت بیچ خصومت
مین متفاوت ہوتی ہے تو اگر لزوم توکیل کے ہم قائل ہوے تو مخاصم کا
ضرر ہوگا لہذا اوسکی رضامندی پر موقوف ہے اسی پر فتوی ہے اور صحیح
کہا ہے نہایہ مین۔ کذا فی الطحطاوی ۔

مقالہ صحیح ہے وکیل کرنا اس خصومت مین جو حقوق العباد مین ہے مخاصم کی
رضامندی سے۔ درالمختار

مقالہ توکیل بدون رضاے مخاصم لازم نہین مگر یہ کہ موکل ایسا بیمار ہو کہ اوس کو
حاضر ہونا مجلس حاکم مین اپنے قدمون سے ممکن نہ ہو تو اب توکیل لازم ہوگی
بدون رضامندی مخاصم کے خواہ مخاصم مدعی ہو یا مدعا علیہ یہ اس صورت
مین ہے جبکہ مخاصم انتظار نہ کرے۔ کذا فی درالمختار والمحیط

مقالہ صحیح ہے وکیل کرنا حقوق کے لینے اور دینے مین مگر حد اور قصاص کے
دینے لینے مین وکالت صحیح نہین درصورت غائب ہونے موکل کے مجلس ایفا
اور استیفا سے۔ کذا فی البحر

مقالہ ایفا سے مراد یہان دینا۔ حقوق کا ہے جو موکل پر واجب الادا ہین اور

استیفا سے قبض یعنے لینا حقوق موکل کا مراد ہے۔

باب بیع اور شرا کے وکیل کے بیان مین

مقالہ ۸۹۱
قاعدہ کلیہ اس باب مین یہ ہے کہ اگر وکالت عام ہو یا معلوم یا مجہول بجہالت یسیرہ نوع خالص کی جہالت ہے جیسا کہ فرس تو وکالت صحیح ہے۔ درالمختار
وکالت عام یہ ہے کہ موکل وکیل سے کہے کہ خرید کر جو تجھکو پسند معلوم ہو کیونکہ اوس نے تفویض امر اسکی راے پر کی جو چیز کہ وہ خرید کریگا امتثال امر ہوجائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۸۹۲
اگر وکیل غیر معین چیز کے خرید پر ہو تو اسکے جنس اور نوع کا ذکر کرنا ضرور ہے جیسے غلام حبشی یا ہندی۔ ایضاً

مقالہ ۸۹۳
اگر جہالت فاحشہ کثیرہ ہو اور وہ جنس کی جہالت ہے جیسا کہ دابہ تو وکالت باطل ہے اسواسطے دابہ لغت عرب مین ہر جانور کا نام ہے جو زمین پر چلے پھرے

مقالہ ۸۹۴
بعض علما حنفیہ مین سے کہا کہ جہالت نوع کی عفو ہے اسواسطے کہ تفاوت مابین نوع قلیل ہے تو مانع امتثال امر کی نہین ہے لیکن وکالت متصرف ہوگی اوس کی طرف جو موکل کے حال کے لائق ہو۔ درالمختار

مقالہ ۸۹۵
اگر وکیل کیا گھر یا غلام کی خرید مین تو جائز ہے اگر موکل نے ثمن معین کردیا خواہ اوس ثمن سے خصوصیت ایک نوع کی معلوم ہو یا نہ ہو۔ کذا فی البحر ودرالمختار

مقالہ ۸۹۶
موکل نے وکیل سے کہا کہ میرے واسطے گیہون خرید کر تو صحیح نہین بسبب عدم بیان مقدار کے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۸۹۷ وکیل کو جائز ہے روک رکھنا مبیع کا موکل سے قبض ثمن کے واسطے۔ درالمختار

اگر مبیع ہلاک ہوگئی وکیل کے ہاتھ سے قبل حبس مبیع تو موکل کے مال سے ہلاک ہوگی اور ثمن ساقط نہوگا موکل کے ذمہ سے اسواسطے کہ قبضہ وکیل کا مانند قبضہ موکل کے ہے۔ ایضاً درالمختار

مقالہ ۸۹۸ اگر مبیع ہلاک ہوے بعد اوس کے حبس کے تو وہ مبیع کے مانند ہے تو ہلاکی مبیع کی ثمن سے ہو۔ ایضاً

مقالہ ۸۹۹ اگر وکیل نے شئے معین کو خرید کیا بغیر نقود یا بخلاف اس ثمن کے جسکا موکل نے نام لیا وکیل سے تو یہ خرید وکیل ہی کے واسطے واقع ہوگی اسواسطے کہ وکیل نے مخالفت کی اور وکیل معزول ہوگا وکالت سے۔ درالمختار و عینی

مقالہ ۹۰۰ اگر اوسکو وکیل کیا غیر معین چیز کی خرید کا تو خرید وکیل کے واسطے اوس کی نیت کریگا خرید کرنیکے وقت۔ درالمختار

مقالہ ۹۰۱ اگر مابین وکیل اور موکل ایک نے دوسرے کو کاذب کہا نیت مین تو نقدیر حکم ہوگا بالاتفاق۔ ایضاً

فصل بیع و شرا و غیرہما احکام کے بیان مین

مقالہ ۹۰۲ وکیل بیع اور شرا اور اجارہ اور صرف اور سلم اور اُن کے مانند کا چنانچہ تزویج کا وکیل عقد نکرے اوس شخص کے ساتھہ جسکی گواہی وکیل کے حقمین مردود ہے بسبب تہمت کے۔ درالمختار

مقالہ ۹۰۳ وکیل کو اشخاص مذکورین کے ہاتھہ فروخت جائز نہین مگر جبکہ موکل وکیل کو

علی الاطلاق وکیل کرے مثال اوسکی فروخت کر جس شخص کے ہاتھہ تیراہی چاہے تو جائز ہوگا اوسکا فروخت کرنا ان لوگون کے ہاتھہ بمثل قیمت کے باتفاق امام وصاحبین کے ہے۔

مقالہ ۹۰۴
صحیح ہے بیع اودہار سے اگر بیع مین وکیل کرنا تجارت کے واسطے ہو اگر حاجت کے واسطے ہو تو اودہار سے بیچنا جائز نہین اسی قول کا فتوی ہی۔ خلاصہ ودر المختار

مقالہ ۹۰۵
اسی طرح نقد ثمن سے بیچنا متعین ہوگا ہر ایک اس مقام مین جسمین دلالت حلال قایم ہے حاجت اور ضرورت پر۔ در المختار

مقالہ ۹۰۶
تجارت مین اودہار سے بیچنا اس صورت مین جائز ہے اگر وکیل نے بیع کی اوتنی مدت کے ساتھہ جتنی مدت تک لوگ اودہار بیچتے ہین اگر وکیل ثمن کی مدت دراز مقرر کریگا تو جائز نہ ہوگا اوسی کا فتوی ہی شرح ابن ملک ودر المختار

مقالہ ۹۰۷
اگر موکل نے کہا وکیل کو کہ بیچنا مگر گواہون کے سامنے یا نہ بیچنا مگر فلانے شخص کے روبرو کہ بدون انکے بیع جائز نہوگی اسیکا فتوی۔ عالمگیری ودر المختار

مقالہ ۹۰۸
اگر موکل نے ایسی شرط عقد مین کی جو اصلا مفید نہین بلکہ اوسکو مضر ہے تو وکیل پر اوسکی رعایت واجب نہین خواہ تاکید نفی سے کرے یا نہ کرے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۰۹
اگر بیع پہیر دیا گیا بسبب عیب کے ساتھہ بیع کے وکیل پر بواسطہ گواہون کے یا قسم نکہلانے وکیل کے یا اقرار سے وکیل کے اس عیب مین کہ ویسا عیب اتنی مدت مین پیدا نہین ہوتا تو وکیل اوسکو پہیریگا موکل پر۔ در المختار

مقالہ ۹۱۰
اگر رد بیع ہوا وکیل کے اقرار سے اس عیب مین کہ پیدا ہو سکتا ہے

اتنی مدت مین تو موکل پر نہ پھیریگا۔ ایضاً

مقالہ ۹۱۱
مضاربت کے اختلاف مین مضارب کی تصدیق ہوگی اصل پر عمل کرنیسے
یعنے مضارب نے اودہار بیچا اور رب المال نے کہا کہ مین نے نقد
سے بیچنے کو کہا تہا اور مضارب نے کہا کہ تو نے مطلق کہا تہا تو مضارب
کی تصدیق ہوگی کیونکہ اصل مضاربت مین عموم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۲
دو مسئلون مین وکیل پر جبر کیا جاویگا۔ ا۔ جبکہ موکل نے اوسکو وکیل کیا
دفع عین کا پہر موکل غائب ہوگیا یا اوس مرہون کی بیع کا وکیل کیا جسکے
عقد رہن مین بیع مشروط ہے یا بعد رہن بیع کے شرط ہوئی قول اصح مین
۲۔ یا اوسکو وکیل کیا خصومت مین مدعی کے طلب کرنے سے اور مدعا علیہ
غائب ہوگیا۔ کذا فی الاشباہ بخلاف فتوی قاری ہدایہ
واقعۃ فتوی یہ ہے کہ جب وکیل ہو اس دین کی قضا کا جو موکل پر ہے تو
اوسپر جبر ہوگا اگر وکیل مامور ہو قضاے دین پر اپنے مال سے تو اوسپر
جبر نہین اور اگر آمر کے مال سے مامور ہو تو اوسپر جبر ہے۔ کذا فی الطحطاوی ودر المختار

مقالہ ۹۱۳
جس شخص کو ولایت ثابت نہین اپنی غیر پر تو اوسکا تصرف جائز نہین
اس غیر کے حق مین۔ درالمختار

فصل صغیر کے ولایت کے بیان مین

مقالہ ۹۱۴
اگر اپنے طفل صغیر آزاد مسلمان کا مال یا کوئی شخص امین سے بعوض اوس
مال کے کچہہ خرید کرے یا نکاح کردے اسی طرح کی صغیرہ کا تو جائز ہوگا بسبب

انہونے روایت کے۔

مسئلہ صغیر کے مال مین اوس کے باپ کی ولایت ہے پہر باپ کے وصی کی پہر وصی کے وصی کی اسواسطے کہ وصی مالک ہے دوسرے کو وصی کرنے کا پہر دادا کی ہے پہر دادا کے وصی کی پہر اوس وصی کے وصی کی پہر ولایت قاضی کی ہے پہر اوسکی جسکو قاضی نے وصی مقرر کیا پہر اوس کے وصی کے وصی کی۔ در المختار

مسئلہ مان کے وصی بہائی کے وصی کو ولایت تصرف کرنے کی نہین مان کے متروکہ مین اور اسیطرح بہائی کے متروکہ مین باوجود حاضر ہونے باپ کے یا اوس کے وصی کی یا باوجود ہونے دادا کے۔ در المختار

مسئلہ اگر کوئی نہوا شخاص اربعہ مذکورہ سے تو اوسکو یعنے مان کے وصی کو مان کے متروکہ مین حفاظت کی ولایت ہے۔ ایضًا

مسئلہ اور مان کے وصی کو بیع منقولہ کی جائز ہے نہ غیر منقولہ کی۔ در المختار

مسئلہ مان کا وصی کوئی چیز خرید نکرے سوائے طعام کے اور لباس صغیر کے اسواسطے کہ وہ دونون منجملہ حفظ صغیر کے ہین۔ ایضًا

باب خصومت اور قبض کی وکالت کے احکام مین

مسئلہ وکیل خصومت اور تقاضی دین کے لینے کا مالک نہین اور اسی قول پر فتوی ہے۔ بحر الرائق

مسئلہ امام اور صاحبین کے نزدیک وکیل تقاضا قبض کا مالک ہے امام ظاہر الروایۃ

ہے خواہ عین ہو یا دین ۔ ایضاً بحر الرائق

مقالہ ۹۲۲ اگر وکیل ایسے شہر مین ہو جہان سوداگرون مین رواج ہو کہ تقاضا کرنے والا وہی قابض دین ہوتا ہو تو وہ قبض دین کا مالک ہوگا اور نہین تو نہین اس قول پر فتوی ہے ۔ کذا فی الطحطاوی و در المختار

مقالہ ۹۲۳ تقاضا کرنے کا رسول مالک ہے قبض کا نہ خصومت کا بالاتفاق ۔ بحر الرائق

مقالہ ۹۲۴ اگر قاضی کا وکیل ہو تو باتفاق امام اور صاحبین کے وہ خصومت کا مالک نہین جیسے قبض عین کا وکیل بالاتفاق مالک خصومت نہین ۔ در المختار

مقالہ ۹۲۵ قسمت کا وکیل اور شفعہ لینے اور ہبہ بیع لینے اور رد بالعیب کا وکیل تو مالک ہے خصومت کا قبض کے ساتھ بالاتفاق ۔ در المختار ایضاً

مقالہ ۹۲۶ باطل ہے مال ضامن کو وکیل کرنا تاکہ وہ اپنی ذات کے واسطے عامل نہ ہو جاوے

مقالہ ۹۲۷ قبضہ دین کا وکیل جبکہ ضامن ہو جاوے مدیون کا تو صحیح ہے اور وکالت باطل ہو گی اسواسطے کہ ضمانت قوی تر ہے وکالت سے بسبب لازم ہونے ضمانت کے ۔ ایضاً

باب عزل وکیل کے احکام کے بیان مین

مقالہ ۹۲۸ وکالت ان عقود مین سے ہے جو لازم نہین مثل عاریت کے تو وکالت مین خیار الشرط داخل نہین ہوتا ۔ عالمگیری

مقالہ ۹۲۹ حاکم کو ثبوت وکالت پر مقصود بالذات حکم کرنا صحیح نہین بدون ثبوت وکالت کے تو حکم صحیح نہین ہوتا مگر درضمن دعوی صحیح کے مدیون پر ۔ در المختار

مقالہ ۹۳۰ کسیکو وکیل کیا قبض دین کا تو وکیل اپنے معزول کرنے کا مالک ہے اگر اوسکو موکل نے بلا حضور مدیون وکیل کیا ہو اور اگر اوسکو مدیون کے سامنے وکیل کیا تو وہ اپنے معزول کرنے کا مالک نہین بسبب متعلق ہونے حق مدیون کے ساتھہ اوس کے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۱ معزول ہو جاتا ہے وکیل بدون معزولی کے نیکے اس چیز کے منتہی ہونے سے جسمین وہ وکیل مقرر ہوا تھا ۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۲ اور وکیل معزول ہوتا ہے احد الشریکین کے افتراق سے اگرچہ وکالت بتوکیل ثالث ہو تصرف کے واسطے گو وکیل کو عزل کا علم نہین ۔ ایضاً

مقالہ ۹۳۳ وکیل معزول ہوتا ہے موکل کے بذات خود تصرف کرنے سے اس فعل مین جسمین وہ وکیل مقرر ہوا موکل کے ایسے تصرف سے عزل ہوتا ہے کہ وکیل اوس کے ساتھہ تصرف کرنے سے عاجز ہو جاوے اور اگر وکیل عاجز نہو تو وہ معزول نہین ہوتا ہے ۔ درالمختار ۔

کتاب الدعوے

مقالہ ۹۳۴ (تفسیر دعوی) شرع مین جھگڑے کی حالتمین کسی شے کو اپنے طرف منسوب کرے اور یہی اوسکا رکن ہے مثلاً یون بیان کرے کہ یہ مال میرا ہے کذا فی المحیط

مقالہ ۹۳۵ دعوی صحیح ہونے کی شرطون مین سے ایک شرط یہ ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ عاقل ہون ۔ عالمگیری

مقالہ ۹۳۶ (لغت) دعوی وہ قول ہے جس سے آدمی اپنے غیر پر ایجاب حق کا

ارادہ کرے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۷
جمع دعوی کی دعاوی ہے مثل فتوی اور فتاوی کے ۔

مقالہ ۹۳۸
دعوی عبارت ہے دفع کرنے مدعی سے مخاصم کو اپنی ذات کے حق سے تو اوسمین داخل ہوا التعرض کے دعوی کو دفع کرنا تو وہ مسموع ہوگا اسی قول کا فتوی ہے ۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۹۳۹
ایک شہر مین دو قاضی ہون ہر ایک قاضی علیحدہ علیحدہ محلے کا تو مدعا علیہ کو اختیار ہے جس قاضی کے پاس چاہے حاضر ہو اسی قول کا فتوی ہی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدعی کو اختیار ہے ۔

مقالہ ۹۴۰
دعوی کی شرط یعنے جواز دعوی کی شرط قاضی کی مجلس ہے اور موجود ہونا اوس کے مخاصم کا تو حکم کیا جاوے مدعا علیہ کے غائب پر ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۱
اور دعوی کی شرط معلوم ہونا اس مال کا ہے جسکا مدعی نے دعوی کیا اسواسطے کہ مال مجہول کا حکم نہین دیا جاتا ۔ ایضاً

مقالہ ۹۴۲
اور دعوی کی شرط ہے ہونا اس چیز کا جسکا دعوی کیا اس قسم سے جو محتمل الثبوت ہے تو اوسکا دعوی جسکا وجود باعتبار عقل یا عادت کے محال ہے باطل ہے بسبب متیقن ہونے کذب کے محال عقلی مین ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۳
اگر وہ مال جسکا مدعی دعوی کرتا ہے مال منقول مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ہو تو مدعی یہ بیان کرے کہ وہ مال مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ناحق ہے بسبب احتمال ہونے اس مال کے مرہون مدعا علیہ کے ہاتھہ مین یا یہ کہ محبوس بواسطہ ثمن کے ہو اس کے پاس اور مطالبہ کرے مدعی اوس کے حاضر کرنیکا اگر سکے آنا

اوسکا ممکن ہو بلا مشقت ۔ درالمختار و عالمگیریہ

مقالہ ۹۴۴ اگر دعوی کیا کہ مدعاعلیہ نے مدعی سے غصب سے فلانی چیز غصب کی ہے اور اوسکی قیمت نہ بیان کی ہو تو دعوی مسموع ہوگا تو مدعاعلیہ سے قسم لیجائیگی درصورت انکار یا اوسپر بیان قیمت پر زبردستی ہوگی درصورت اقرار۔ کذافی الدر وابن ملک

مقالہ ۹۴۵ اگر مدعی نے اشیاء مختلف الجنس اور النوع اور الصفہ کا دعوی کیا اور سب چیزون کو بلا تفصیل قیمت بیان کیا تو یہ اجمال کافی ہے صحت دعوی مین بقول صحیح ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۶ اگر مدعی نے شے مستہلک کا دعوی کیا تو اوسکی جنس اور نوع کا بیان شرط ہے دعوی اور شہادت مین تا قاضی جانے کہ کیا حکم کرے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۷ ودیعت رکھنے کے دعوی مین مکان ایداع کا بیان کرنا ضرور ہے خواہ وہ چیز باربرداری کے لایق ہو یا نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۹۴۸ گھر اور باغ وغیر منقولہ کے دعوی مین حدود کا بیان کرنا شرط ہے بخلاف صاحبین کے اون کے نزدیک درصورت شہرت تحدید شرط نہین۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۹ غیر منقول کی تحدید ضرور ہے مگر جبکہ شہود گھر کو بالخصوص جانتے ہون تو اوس کے حدود کے بیان کی حاجت نہین درصورت بیان یون کہے کہ وہ گھر فلانے شہر فلان محلہ فلانے کوچہ مین ہے پھر حدود بیان کرے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۰ جہان مدعاعلیہ مشہور نہو تو وہان اوسکا اور اس کے باپ کا نام ذکر کرنا ضرور ہے تاکہ دھوکا نہو۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۱ حدود اربعہ کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ تعریف پوری نہین ہوتی

اگر حدود کے بیان سے ۔ ولہذا حدود اربعہ کی غلطی مقبول نہین اور یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کا اور اسی پر فتوی ہے ۔ کذا فی الحموی

مقالہ ٩٥٢ اگر دین ہو خواہ مکیل ہو یا موزون نقد ہو یعنے چاندی یا سونا تو اوسکے وصف کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ مکیل یا موزون دریافت نہین ہوسکتا مگر وصف کے بیان سے ۔ در المختار

مقالہ ٩٥٣ ذکر وصف کی اوسوقت حاجت ہے جبکہ شہر مین کئی قسم کے روپے یا اشرفیان رائج ہون اور اگر ایک قسم کا روپیہ اور اشرفی مروج ہو تو ذکر وصف لازم نہین ۔ کذا فی الحموی ۔

مقالہ ٩٥٤ جبکہ مدعا علیہ نے کہا کہ دعوی مدعی کا مین نہ اقرار کرتا ہون نہ انکار تو حاکم قسم نہ لے بلکہ اوسکو قید رکھے تاکہ وہ اقرار کرے یا انکار یہ قول امام کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اوس حالت مین قسم لینا چاہئے ۔ کذا فی الدرر

مقالہ ٩٥٥ مشابہ بحق یہ ہے کہ عدم اقرار اور عدم انکار ہے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی ۔ کذا فی بدایع ۔

مقالہ ٩٥٦ گواہی مدعی پر ہے اور قسم اوسپر ہے جو انکار کرتا ہے ۔ کذا فی البخاری و مسلم و الطحاوی

مقالہ ٩٥٧ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک شاہد پر حکم دیا ہے یعنی مدعی کی قسم اور ایک شاہد پر کفایت کی ۔ کذا فی الطحاوی

مقالہ ٩٥٨ مدعی اپنے دعوی پر گواہ لایا اور مدعا علیہ نے قاضی سے یہ خواہش کی کہ مدعی سے قسم لے اسپر کہ وہ اس دعوی مین حق پر ہے تو قاضی اوس کی خواہش کو نہ مانے ۔ در المختار

مقالہ ۹۵۹ کیا شرط ہے حکم دینا انکار قسم کے بعد فوراً اسمین اختلاف ہے علمار کا۔ کذا فی الدرر و در المختار

مقالہ ۹٦۰ طرق قضا کے تین ہین برہان اور یمین اور انکار۔ در المختار

مقالہ ۹٦۱ اشباہ مین طرق قضا سات شمار کئے ہین گواہ اور اقرار اور قسم اور انکار قسم اور قسامت اور علم قاضی کا بقول ضعیف اور یقینی قرینہ۔ اشباہ و در المختار

مقالہ ۹٦۲ اگر مدعی کو شک پڑا اور سمین جبکا اوس نے دعوی کیا مدعا علیہ پر تو واجب ہی کہ اسپنے مخاصم کو راضی کرے تاکہ امر حرام مین واقع نہو۔ در المختار

مقالہ ۹٦۳ گواہ بعد قسم کے اکثر علما کے نزدیک مقبول ہین اور یہی قول صحیح ہی۔ ایضاً

مقالہ ۹٦۴ ظاہر ہونا کذب مدعا علیہ کا گواہون کے قائم کرنے سے اگر مدعی سے دعوی مال کا بلا اظہار سبب کیا پہر مدعا علیہ نے قسم کہائی پہر مدعی نے گواہ قائم کیے تو مدعا علیہ اپنی قسم مین حانث ہوگا اور اس قول کا فتوی ہی۔ در المختار

مقالہ ۹٦۵ اگر مدعی نے بسبب ظاہر کر کے دعوی کیا پہر مدعی علیہ نے قسم کہائی کہ اسپر دین نہین ہے پہر مدعی نے قرض دینے پر گواہ قائم کئے تو مدعا علیہ کا کذب ظاہر نہوگا اسواسطے کہ جائز ہے کہ اول قرض پایا گیا پہر ابرار قرض یا ادائے قرض پایا گیا اور اسی قول منفصل پر فتوی ہے۔ کذا فی الفصولین

مقالہ ۹٦٦ جبکہ دعوی کیا دین یا عین کا یا وارث پر بشرطیکہ قاضی اوسکی میراث ہونے کو جانتا ہو یا مدعی نے اوسکی میراث ہونے کا اقرار کیا ہو مدعا علیہ اوسکی میراث ہونے پر گواہ لایا ہو تو مدعا علیہ علم پر قسم کہاوے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۹٦۷ اگر دعوی کیا دین یا عین کا وارث نے غیر شخص پر تو مدعا علیہ یقین پر قسم کہائے

کہ اوسمین مورث کا حق نہین۔ ایضاً درالمختار

مقالہ ۹۶۸ قسم کہاے قصاص کا منکر باتفاق امام اور صاحبین۔ ایضاً

مقالہ ۹۶۹ اگر منکر قصاص قسم نہ کہائے تو اگر قتل نفس مین دعوی ہو تو قید کیا جاوے یہان تک کہ اقرار کرے یا قسم کہاے۔ ایضاً

مقالہ ۹۷۰ مدعی نے کہا میرا گواہ شہر مین حاضر ہی اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم چاہی تو وہ قسم نکہاے برخلاف صاحبین کے۔ ایضاً

مقالہ ۹۷۱ جبکہ مدعی کہے کہ میرے گواہ شہر مین حاضر ہین اس دعوی مین جو شبہہ سے ساقط نہین ہوتا تو قاضی معتمد ضامن لے کہ اوس کے بہاگ جانے سے اطمینان حاصل ہو قاضی مدعا علیہ سے حاضر ضامن لے تین روز کا قول صحیح مین اگرچہ مدعا علیہ صاحب اعتبار رہو۔ کذا فی العینی وبحرالرائق

مقالہ ۹۷۲ اگر مدعا علیہ نے کہا کہ منیرے پاس رفع دعوی کی وجہ نہین پہر وہ رفع دعوی کی وجہ لایا یا گواہ نے کہا کہ میری گواہی نہین پہر اوس نے گواہی دی اور قول صحیح تر یہ ہے کہ مقبول ہوگی۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۹۷۳ جبکہ قسم کہاوے اللہ تعالی کی قسم کہاوے یا نہ قسم کہائے مثال قاضی یا حاکم کہے مدعا علیہ سے کہ تجہکو قسم ہے اس اللہ پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین جو عالم ہے ظاہر اور باطن کا کیا تیرے اوپر اس شخص کا مال نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۷۴ فائدہ تغلیظ زمان یہ کہ رمضان شریف یا جمعہ کے دن قسم لے اور تغلیظ مکان یہ کہ مسجد یا بیت اللہ مین قسم لے۔ یہودی سے اس طرح لے کہ قسم ہے

اوس اللہ تعالی کی جس نے موسی علیہ السلام پر تورات اوتاری اور نصرانی سے اس طرح کہ قسم ہے اس اللہ تعالی کی جس نے عیسی علیہ السلام پر انجیل اوتاری اور مجوسی سے اس طرح کہ قسم ہے اوس اللہ تعالی کی جس نے آگ پیدا کی تو قسم مین تشدید کرے پہر دین والے پر اوس کے اعتقاد کے موافق اگر کفار مذکورین سے فقط خدا کی قسم پر اکتفا کرے تو کافی ہے مجوس سے آگ کی قسم نہ لے اسواسطے غیر اللہ کی قسم جائز نہین بلکہ آگ کے خالق کی قسم لے تو اسیطرح ہنود سے گنگا کی قسم نہ لے بلکہ اللہ تعالی کی جس نے گنگا کو پیدا کیا ہے اور اسی طرح بت پرست سے اللہ تعالی کی قسم لے بت پرست خدا کا انکار نہین کرتے گو بتون کو پوجے کذا فی الاختیار و در المختار وغیرہما

فصل جن صورتین منکرین پر قسم نہین

مقالہ ۹۰۵ ۵۴

جون صورتین ہین جمین منکرین پر قسم نہین اور ان سب کو صاحب در المختار نے آخر کتاب الوقف مین تنویر البصائر اور حاشیہ اشباہ اور نظائر سے مفصل بیان کیا ہے اگر تطویل کا خوف نہوتا تو مین ان سب کو یہان پر مفصل بیان کرتا لیکن منجملہ اون کے چند ذکر کرتا ہون بعض مختلف فیہ ہین اور بعض متفق علیہ ہین کل ہین۔ نکاح مین حلف نہین جسکا انکار زوج یا زوجہ نے کیا اور رجعت مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا عدت کے بعد اور ایلا مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا بعد مدت کے اور استیلاد کے انکار مین جسکا دعوی لونڈی کرتی ہے اور نسب اور ولا مین اسطرح پر کہ مثلاً

زید شخص مجہول پر دعوی کیا کہ وہ میرا غلام یا بیٹا یا مولا ہے یا بالعکس الحاصل مسائل مذکورہ مین فتوی ہے عدم تحلیف کا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۹۷۶
واہب نے کہا کہ مین ہبہ بشرط عوض کے کیا اور موہوب لہ نے کہا کہ تو نے عوض کو شرط نہین کیا تو موہوب لہ کا قول معتبر ہوگا بلا قسم کے اسواسطے کہ اصل مین ہبہ مین یہ ہے کہ بلا عوض ہو۔ درالمختار

مقالہ ۹۷۷
اور قسم نہین طلاق اور عتاق سے اگرچہ مدعی اسپر اصرار کرتا ہو اسی قول کا فتوی ہے۔ ایضاً

باب باہم ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہانیکے بیان مین

مقالہ ۹۷۸
متبایعین نے اختلاف کیا ثمن کی مقدار مین یا اوس کے وصف مین یا جنس مین یا مبیع کی مقدار مین اوس کے واسطے حکم ہوگا جو گواہ لایا اسواسطے کہ اوس نے اپنے دعوی کو ظاہر کر دیا برہان اور حجت سے۔ درالمختار

مقالہ ۹۷۹
اگر دونون برہان لاوین اپنے دعوی پر تو مثبت زیادت کے واسطے حکم ہوگا اسواسطے کہ بینات اثبات کے واسطے ہین مثبت زیادت خواہ بائع ہو یا مشتری مثبت زیادت کے واسطے اسواسطے حکم ہوگا کہ زیادہ مین معارضہ نہین ہے

مقالہ ۹۸۰
اگر متبایعین نے ثمن اور مبیع سب مین اختلاف کیا تو برہان بائع کے مقدم ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۱
برہان مشتری کی مقدم ہے اگر مبیع مین اختلاف بلحاظ اثبات زیادت کے ہو۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۲
اگر متبایعین مین سے کوئی راضی نہو دوسرے کے دعوی سے تو دونون قسم

کہاوین جبتک کہ بیع مین خیار نہ ہواگر مشتری کو خیار الرویت یا خیار عیب یا خیار شرط ہو تو دونون پر قسم نہین اسواسطے کہ ہر شخص دوسرے کے دعوی کا منکر ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۸۲
بیع فسخ نہین ہوتی دونون کے قسم کہانے سے اور نہ احدالمتبایعین کے فسخ کرنے سے بلکہ دونون بائع اور مشتری کے فسخ کرنے سے فسخ ہوتی ہے۔ کذافی البحر

مقالہ ۹۸۴
جو دونون مین سے قسم نہ کہائے اوسکو دوسرے کی قسم کہانیوالیکا دعوی لازم ہوجائے گا۔ درالمختار

مقالہ ۹۸۵
قسم دونون پر ہے جبکہ متعاقدین اختلاف کرین بعد تلف ہوجانے مبیع کے مشتری سے یا اوس کے خارج ہوجانے سے اوس کی ملک سے یا معیوب ہوجانے سے۔ درالمختار و الطحطاوی

مقالہ ۹۸۶
مشتری پر قسم جب ہے کہ ثمن دین ہو یعنے درم یا دینار ہو اگر بیع مقابضہ ہو تو دونون قسم کہاوین بالاتفاق اسواسطے کہ عوضین سے ایک مبیع ہے۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۷
قسم نہین بعد ہلاک ہونے بعض مبیع کے۔ ایضاً

فصل دعوون کے رفع کرنے کے بیان مین

مقالہ ۹۸۸
جیسے رفع دعوی قبل برہان مدعی صحیح ہے ویسے ہی بعد برہان بھی صحیح اور اور اسی طرح قبل حکم صحیح ہے جیسے بعد حکم صحیح ہے اور رفع الدفع اور دفع الدفع کا رفع صحیح ہے اگرچہ کثیر ہو قول مختار مین۔ کذافی البحر

مقالہ ۹۸۹ اگر مدعی نے یون کہا کہ یہ چیز میری ملک ہے اور مدعا علیہ کے پاس غصب ہے اور مدعا علیہ نے کہا کہ میرے پاس غائب نے ودیعت رکھی ہے تو بقول صحیح دعوی مدعی کا مندفع نہ ہوگا۔ درالمختار

باب دو مردون کے دعوی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۹۹۰ امام محمد نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مقبوضہ دار یا عقار یا کسی مال منقول پر دعوی کیا اور دونون نے گواہ قایم کیئے تو ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک غیر قابض کے گواہون پر ڈگری کیجاویگی۔ یہ حکم اوسوقت ہے جبکہ دونون نے تاریخ ذکر نہ کی اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اگر دونون کی تاریخ ایک ہو تو بھی یہی حکم ہے اور اگر ایک کی تاریخ سابق ہو تو امام اعظم اور ابو یوسف کے موافق اوسکی ڈگری ہوگی جسکی تاریخ پہلے ہو اور اگر ایک نے تاریخ بیان کی اور دوسرے نے نہ بیان کی تو مدعی کی ڈگری امام اعظم کے نزدیک کیجائیگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۹۱ اگر ملک مورثین کی تاریخ ذکر کی تو بالاجماع اوسکی ڈگری ہوگی جس کی تاریخ سابق ہے۔ کذا فی خلاصہ وعالمگیری

مقالہ ۹۹۲ اگر ایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہین کی تو بالاجماع دونون دو حصہ برابر ہونگے۔ کذا فی کافی وعالمگیری

مقالہ ۹۹۳ اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اور ایک کی تاریخ سابق ہے تو بالاتفاق اسی کی ڈگری ہوگی۔

مقالہ ۶۹۴ اوراگرایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہ کی تو بالاتفاق تاریخ کہنے والے کو ملے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۵ اگرایک عورت نے کہا کہ مین نے زید سے نکاح کیا بعد اوس کے کہ مین نے عمرو سے نکاح کیا اور زید و عمرو دونون نکاح کے مدعی ہین تو وہ زید کی عورت ہوگی اور یہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور اسی پر فتوی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے افصول العمادیہ مین۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۶ ایک مدعی نے گواہی پیش کی کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے اور اس شخص کے پاس بلاحق ہے اور قابض کہتا ہے کہ میری عورت ہے اور عورت بھی قابض کی تصدیق کرتی ہے تو مدعی کی ڈگری کیجاے گی اور اگر قابض نے بدون تاریخ کی نکاح کے گواہ قایم کئے تو اسی کی گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

باب نسب کے دعوی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۶۹۷ نسب دو قسم پر ہے ایک استیلاد کی نسب دوم آزاد کرنیکی نسب۔ درالمختار اول یعنے نسب استیلاد قوی تر ہے بسبب اوسکے سابق ہونیکے اور اوس کے مستند ہونیکے وقت علوق سے اور مقصود ہونے دعوت تحریر کے بالفعل پر۔ ایضاً

مقالہ ۶۹۸ اگر بیچی لونڈی جنے چہ مہینے سے کمتر مدت مین جسوقت سے کہ اوسکی بیع ہوئی پہر اوس ولد کا بائع نے دعوی کیا تو ولد کا نسب بائع سے ثابت ہوگا۔ درالمختار اگرایک شخص نے کہا کہ مین اسکا وارث نہین ہون پہر اوس نے دعوی کیا

اور وجہ وراثت کی بیان کی تو دعوی صحیح ہے اسواسطے کہ نسب مین تناقض معاف ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۹۹ اثبات وراثت صحیح نہین جبتک جہت ارث بیان نہ کرے۔ کذا فی جامع الفصولین

مقالہ ۱۰۰۰ اگر چچا کے فرزند کا دعوی کیا ہو کہ وہ میرا چچیرا بھائی ہے تو دعوی صحیح نہوگا جبتک دادا کا نام بیان نہ کرے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۰۱ اگر کسی نے دعوی کیا کہ مین اوسکا بیٹا ہون تو مقبول ہے بسبب ثابت ہونیکے اوسکے اقرار سے اور گواہ میراث کے مسموع نہین مگر خصم پر یعنے وارث یا دائن یا اوسپر جسکے واسطے میت نے وصیت کی۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۰۲ قسم نہین برہان کے ساتھہ مگر تین مسئلون مین دعوی دین مین میت پر اور استحقاق مبیع مین اور دعوی عبد آبق مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۰۳ جبکہ مدعاعلیہ نے دعوی کیا اقرار کا تو اب گواہ لانے کی کچھہ حاجت نہین ثبوت دعوی مین مگر چار صورتون مین اقرار مجتمع ہوتا ہے گواہون کے ساتھہ وکالت مین اور وصایت مین اور دین کے اثبات مین میت پر استحقاق عین مین مشتری سے اور غلام آبق کے دعوی مین۔ کذا فی درالمختار

باب اقرار کے بیانمین

مقالہ ۱۰۰۴ اقرار قرآن اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہے اور اقرار حجت ہے اپنے ذات کے حق مین۔

مقالہ ۱۰۰۵ (تعریف) غیر کے حق کو اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینے کو اقرار

کہتے ہین۔ کذا فی عالمگیری وکافی

مقالہ ۱۰۰۶ (رکن) مثلاً یون کہنا کہ زید کے مجھپر اسقدر درم ہین یا مثل اون کے بیان کرے۔

مقالہ ۱۰۰۷ (شرط) اقرار مین عقل اور بلوغ بلا خلاف شرط ہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۰۸ اور اصطلاح شرع مین اقرار عبارت ہے غیر شخص کے اوس حق کی خبر دینے سے جو مقر پر ثابت اور لازم ہے اقرار ہے ایک راہ سے انشا ہے دوسری راہ سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۰۹ اقرار طلاق اور عتاق کا زبردستی صحیح نہین اسواسطے صحیح نہین کہ دلیل کذب یعنے اگواہ موجود ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۱۰ زوجیت کا اقرار عورت کے جانب سے صحیح ہے بلا گواہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۱۱ اگر مدعی نے دعوی کیا کہ وہ شے میری ملک ہے اور مدعا علیہ نے اوسکا اقرار بھی کیا تو اب یہ دعوی مسموع ہوگا بالاتفاق۔ ایضا

مقالہ ۱۰۱۲ اگر مقر نے دوبارہ اقرار کیا بعد رد کرنے کے اور مقر لہ نے اوسکی تصدیق کی تو اوسکو لازم ہوگا اسواسطے کہ یہ دوسرا اقرار ہے جسکی تصدیق ہوئی۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۱۳ زید نے عمر سے کہا کہ ادا کردے جو میرے ہزار درم تجھپر ہین اوس نے کہا کہ ہان اچھا تو یہ اقرار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۱۴ اگر یون کہا کہ صبر کر کہ میرا مال آجاوے تو یہ اقرار ہوگا۔ ایضاً عالمگیری و مبسوط

مقالہ ۱۰۱۵ اگر کہا کہ آج تو میرے پاس نہین ہین یا کہا کہ مجھے اونکے ادا کرنے مین مجھے مہلت دے یا مجھ سے یہ لینے دے یا اون کے وصول کرنے مین مجھ سے

تاخیر کردے تو یہ سب اقرار ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۱۶ اگر کہا کہ کل وکیل کو بھیج دینا مین اوسے دید ونگا یا کسی وصول کرنیوالے کو بھیجدو یا کسی کو بھیجدو جو مجھسے لیکر قبض کرلے تو یہ سب اقرار ہے ۔ کذافی المحیط والعالم

مقالہ ۱۰۱۷ اگر کہا کہ اونکو تول دونگا انشاء اللہ تو یہ اقرار ہے اسواسطے کہ لفظ انشاء کا اسپر وارد نہین ہے صرف برکت کے واسطے ذکر کیا ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۱۸ اگر اقرار کرنیوالے کی جہالت ہے تو مضر ہے چنانچہ مقر کا یون کہنا کہ ہم لوگون مین سے ایک شخص پر ہزار درم تیرے ہین بسبب نہ معلوم ہونے اوس شخص کے جسپر ہزار درم کا حکم کیا جاوے مگر جبکہ مقر اپنے غلام اور اپنی ذات کو جمع کرے تو ایسی جہالت مقر کی صحیح ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۱۹ اور اسی طرح مقرلہ کو جہالت ضرر کرتی ہے اگر جہالت فاحش اور کثیر ہو چنانچہ یون اقرار کرنا کہ لوگون مین سے ایک شخص کا مجھپر اتنا مال ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۰ اگر مقرلہ کی جہالت فاحش نہ ہو تو ضرر نہین کرتی چنانچہ یہ اقرار کہ اون شخصون مین سے ایک شخص کا میرے اوپر اتنا ہے تو صحیح ہے اور مقر جبر نکیا جائیگا بیان کرنے پر بسبب مجہول ہونے مدعی کے ۔ کذافی البحر

مقالہ ۱۰۲۱ قول مقر کا مقبول ہے اوسکی قسم کے ساتھ اسواسطے کہ وہ منکر ہے زیادت کا اگر مقرلہ اوس کے بیان کرنے سے زیادہ تر کا دعوی کرے اور اوسکے گواہ نہون ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۲ تصدیق نہوگی مقر کی اگر یون کہے ایک درم سے کمتر مین اس اقرار مین کہ میرے اوپر مال ہے اسواسطے کہ درم سے کمتر کو عرف مین مال نہین شمار کرتے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۳
مقدار نصاب کی قیمت سے کمتر مین تصدیق ہوگی غیر مال زکات مین یعنے جس مال مین زکات واجب نہین ہا وسکو مال عظیم کے بیان مین ذکر کرنا کہ مجہیر مال عظیم ہے اسباب اور کتب سے تو یہان نصاب باعتبار قیمت کے معتبر ہوگی اگر یہ کہا مجہیر بڑے مال ہین اور اگر اموال عظام کی تفسیر غیر مال زکات یعنے کپڑے اور غیر ہا سے کرے گا تو تین نصابونکی قیمت معتبر ہوگی جیسے مذکور ہوچکا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۴
اگر کہا کہ اوسکی چیز میرے نزدیک ہے یا میرے ہاتہ مین ہے یا میری کوٹہری مین ہے یا میری تھیلی مین یا میرے صندوق مین ہے تو اقرار امانت ہے عرف پر عمل کرنے سے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۰۲۵
اگر کہا کہ میرے مال سے یا میرے درہمون سے اوسکا اتنا ہے تو یہ شرکت کا اقرار ہی ایضاً

مقالہ ۱۰۲۶
اگر کہا کہ میرے مال سے یا درہم سے اوسکی اتنی ہین تو یہ ہبہ ہے نہ اقرار ایضاً

مقالہ ۱۰۲۷
اگر ایک نے دوسرے سے کہا میرے تجہپر ہزار ہین مخاطب نے کہا کہ انکو وزن کرلے یا انکی مجہکو مہلت دے یا مین تجکو وہ دیچکا ہون یا تونے مجکو وہ معاف کردئے ہین یا تونے مجہکو وہ خیرات مین دے ہین یا اوسکو تونے مجہکو ہبہ کردیا ہے یا مین نے تجہکو وہ زید سے دلائے ہین اور مانند ایسے کلمات کے تو یہ اقرار ہے یعنے جواب ٹہرا کلام اول کا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۸
قاعدہ کلیہ مسائل مذکورہ مین یہ ہے کہ جو کلام کو صلاحت رکہتا ہو جواب بننے کی تو وہ جواب ٹہرایا جاویگا اور جو لیاقت رکہتا ابتدا کی تو وہ جواب نہوگا ایک شخص نے کہا دوسرے سے کیا میرے تجہپر ہزار نہین ہین جواب مین کہا کہ کیون نہین تو یہ اقرار ہوگا ہزار کا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۹ اگر سر سے اشارہ کیا بولتے شخص نے جو کلام کرنے پر قادر ہے تو یہ اقرار نہین مال اور عتق اور طلاق اور بیع اور نکاح اور اجارہ ہبہ کا۔ ناطق کی قید اسواسطے کہ صامت کا یعنے گونگے آدمی کا اشارہ کرنا دو امور مذکور مین سر سے اشارہ قایم مقام اس کے بولنے کے بقول معتمد ہے اگرچہ وہ لکھنے پر قادر ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۰ اگر یون کہا کہ یہ جانور اصطبل مین ہے فلانے شخص کا تو یہ اقرار جانور کا اقرار ہے نہ اصطبل کا اسواسطے کہ غیر منقولہ مین سے ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۱ اگر کہا کہ یہ مال اس لڑکے کا ہے جو اس عورت کے پیٹ مین ہے صحیح ہے بشرطیکہ مقر اوسکا مالک ہونے کا ایسا سبب صالح بیان کرے کہ اوسکو اسواسطے ممکن اور متصور ہو چنانچہ ارث اور وصیت جیسے مقر کا یون کہنا کہ اس کا باپ مرگیا ہے وہ اسکا وارث ہے یا اس مال کی فلانے شخص کو وصیت کی ہے تو اقرار جائز ہوگا اور اگر سبب صالح بیان نکرے تو اقرار جائز نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۲ شیرخوار لڑکے کے طرف سے اقرار کرنا صحیح ہے اگرچہ مقر شیرخوار کے جانب سے سبب صالح فی الحقیقتہ بیان کرے چنانچہ قرض دینا یا ثمن بیع کا اسواسطے کہ یہ ثبوت دین صغیر کا ہے فی الجملہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۳ امر کرنا اقرار کے لکھنے کا اقرار حکمی ہے اسواسطے کہ جیسے اقرار زبان سے ہوتا ہے ویسا ہی لکھنے سے ہوتا ہے تو اگر ایک شخص نے قبالہ نویس سے کہا کہ خط لکھ میرے اس اقرار کا کہ مجھپر ہزار درم ہین یا لکھ میرے گھر کا بیعنامہ یا میری عورت کا طلاق نامہ تو اقرار صحیح ہوگا خواہ قبالہ نویس اوسکو لکھے یا نہ لکھے اور قبالہ نویس کو حلال ہے اوسکی گواہی دینا اسواسطے

حدود اور قصاص کے۔ کذا فی در المختار والخانیہ

مقالہ ۱۰۳۴ اگر مدعی نے ایک شخص پر دعوی کیا کہ مدعا علیہ کے ہاتھہ کا لکھا اقرار نامہ ظاہر کیا اور مدعا علیہ منکر ہے اوسکا اوس سے کچھہ لکھا یا گیا اور اوس نے لکھا تو یہ خط اقرار نامہ کے خط سے مشابہ نکلا تو اوسپر ثبوت دعوی کا بدون گواہون کے حکم نہوگا اور یہی صحیح ہے۔ کذا فی الطحطاوی و در المختار

مقالہ ۱۰۳۵ اگر ایک وارث نے اوس دین کا اقرار کیا جسکا اوس کے مورث پر کسی مدعی نے دعوی کیا اور باقی وارثون نے اوسکا انکار کیا وارث مقر پر وہ سب دین لازم آویگا بشرطیکہ جو مال اوس نے وراثت مین پایا ہے وہ اداے دین مین کفایت کرے۔ کذا فی در المختار والبرہان وشرح المجمع

مقالہ ۱۰۳۶ اگر مقر نے دو گواہون کے سامنے ایک ہزار کا ایک مجلس مین اقرار کیا پہر دوسری مجلس مین دو شخص کو گواہ کیا بدون بیان کرنے سبب دین کے تو دونون مجلسون کی دونون مال دو ہزار اوسپر لازم ہونگے بشرطیکہ دین مختلف ہو اگر متحد ہے تو نہین۔ در المختار

مقالہ ۱۰۳۷ اگر اقرار کیا پہر مقر لہ نے دعوی کیا کہ وہ جہوٹا ہے اپنے اقرار مین تو قسم لیجائے مقر لہ سے کہ مقر اپنے اقرار مین جہوٹا ہے ابو یوسف کے نزدیک اسی قول پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۰۳۸ اگر مقر کا وارث دعوے کرے یعنے مورث کے اقرار مین اوس کے کذب کا مدعی ہو تو مقر لہ سے قسم لیجاے اوس کی کہ مورث کاذب نہ تہا اپنے اقرار مین۔ در المختار

مقالہ ۱۰۳۹ — اگر مقر یا اوس کے وارث کا دعوی مذکور مقر لہ کے وارثون پر ہو تو وارثون پر علم کی قسم آوے گی۔ در المختار

باب استثنا کے بیان مین

مقالہ ۱۰۴۰ — صحت استثنا مین متصل ہونا مستثنے کا مستثنے منہ سے شرط ہے مگر عند الضرورۃ جیسے مقر کا دم لینا یا کھانسی کا آنا یا منہہ بند کر لینا یعنے کوئی شخص مقر کا منہہ بند کر لے اسی قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۰۴۱ — اور پکارنا مقر کا مقر لہ کو مابین مستثنے منہ کے ضرور نہین اسواسطے ندا منادی کے آگاہ کرنیکے واسطے ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۰۴۲ — مثال ندا کی چنانچہ یون کہنا مقر کا کہ تیرے میرے اوپر ہزار درم ہین اور فلانے مگر دس درم۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴۳ — مقر کو باقی بعد الاستثنا لازم ہوگا اگرچہ مقربہ اوس قسم کا ہو جو قسمت پذیر نہین ہوتا چنانچہ یہ قول کہ یہ غلام فلانے شخص کا ہے مگر اوسکا سوم حصہ یا دو ثلث اوس کے صحیح ہے بنا بر مذہب قوی کے۔ در المختار

مقالہ ۱۰۴۴ — اور وہ استثنا جو کل مقربہ کو مستغرق کرے باطل ہے اگرچہ اوس چیز مین ہو جو قابل رجوع ہے چنانچہ وصیت اسواسطے کہ تمام کا استثنا کرنا رجوع نہین بلکہ وہ فاسد استثنا ہے یہی قول صحیح ہے۔ کذا فی الجوہرہ و در المختار

مقالہ ۱۰۴۵ — اگر مستثنے مستغرق لفظ صدر یا ساوی کے مغایر ہو چنانچہ یہ قول کہ میرے غلام آزاد ہین سواے ازاد غلامون کے یا سواے سالم اور عبد اللہ کے

اور راشد کے اور مثل اسکے تو استثنا صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴۶ اگر کہا کہ جو اس کیسہ مین درہم ہین وہ فلان شخص کے ہین مگر ہزار درم کہ وہ میرے ہین پس اگر اوس کیسہ مین ہزار درم سے زیادہ ہون تو زیادتی فلان شخص کو ملے گی خواہ یہ قلیل ہو یا کثیر اگر اوسمین صرف ایک ہزار یا کم ہون تو سب فلان شخص کو ملیگی۔ کذا فی خزانۃ المفتین وعالمگیری۔

مقالہ ۱۰۴۷ صحیح ہے ستثنا کیلی اور وزنی چیزون کا اور معدود چیزون کا جس کے افراد متفرق نہون۔

مقالہ ۱۰۴۸ یہ استثنا صحیح نہین میرے اوپر ایک دینار ہے مگر سو درم کہ یہ صحیح نہین بسبب استغراق استثناء کے مساوی سے تو استثنا باطل ہوگا۔ عالم ودر المختار

باب مریض کے اقرارون اور فعلون کے بیان مین

مقالہ ۱۰۴۹ تعریف مرض الموت کا مریض وہ شخص ہے جو اپنے ذاتی ضرورتون کے واسطے نہ نکل سکے اور یہی اصح ہے۔ خزانۃ المفتین وعالمگیری

مقالہ ۱۰۵۰ مرض الموت کی تعریف مین اختلاف ہے فتوی کے واسطے یہ مختار ہے اگر مرض سے غالباً موت ہو تو مرض الموت ہے خواہ وہ شخص بستر پر لگ گیا ہو یا نہین۔ کذا فی عالمگیری عن مضمرات

مقالہ ۱۰۵۱ حالت صحت کا دین مطلق خواہ گواہون سے معلوم ہو خواہ اقرار سے وارث کا دین ہو یا اجنبی کا اقرار اقرار ہو یا دین کا اور جو دین کہ اسکو مرض میں لازم ہو بسبب معروف کے جو گواہون یا قاضی کے معاینہ سے معلوم ہو مقدم ہوگا

اوس دین پر جسکے مریض نے اپنے مرض الموت مین اقرار کیا اور صحت کا مرض
کے اقرار پر مقدم ہے اگرچہ مرض کا مقر بہ ودیعت ہو۔ درالمختار

مقالہ ١٠٥٢ اگر مریض نے دین کا اقرار کیا پہر ودیعت کا اقرار کیا تو دونون مقر لہ حصت
یا دین اوس کے بالعکس مین ودیعت اولی اور مقدم ہے یعنے اگر اول
ودیعت کا اقرار کیا پہر دین کا تو ودیعت کی تقدیم ہے اسواسطے کہ جب اوسنے
پہلے ودیعت کا اقرار کیا تو مقر لہ اوسکا مالک ہوگیا پہر اب دین کا اقرار غیر
کے مال مین جائز نہین۔ کذا فی الطحطاوی و درالمختار

مقالہ ١٠٥٣ اگر مریض نے اقرار کیا فقط اپنے وارث کے واسطے یا اجنبی کے ساتہ
عین کا اقرار یا دین کا تو باطل ہے اوس صورت مین باطل نہین جبکہ باقی
وارث مریض کی تصدیق کرین۔ درالمختار

مقالہ ١٠٥٤ اگر مریض نے اجنبی عورت کے واسطے اقرار کیا پہر اوس سے نکاح کیا
تو اقرار صحیح ہے بخلاف ہبہ اور وصیت کے مرض الموت مین۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ١٠٥٥ اگر مریض نے اجنبی کے واسطے اقرار کیا جسکا نسب معلوم نہین پہر مقر نے
اوسکے فرزندی کا اقرار کیا اور مقر لہ نے اوسکی تصدیق کی اور حالانکہ وہ
تصدیق کی لیاقت رکہتا ہے یعنے حال بیان کرسکتا ہے تو اوسکا نسب
ثابت ہوگا اوسکی ابتدائی پیدایش سے اور جب نسب ثابت ہوا تو اوسکا اقرار
باطل ہوگیا۔ اسواسطے جو وارث نہو مدت کے وقت قدیم سبب سے تو اوسکی
واسطے اقرار صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ١٠٥٦ اگر مریض نے اقرار کیا یہ عورت میری زوجہ ہے صحیح ہے بشرطیکہ یعنے زوجہ

کہنے کا اقرار اوسوقت صحیح ہے جبکہ عورت کیسکی زوجہ نہ ہو اور نہ کیسکی عدت مین ہو اور جبکہ اوس عورت کی بہن یا خالہ یا عمہ مقر کی منکوحہ یا معتدہ نہو اور جبکہ سواے اس عورت کے چار عورتین اسکے پاس نہون اور یہ عورت مجوسی اور بت پرست بھی نہو اور رضاعت سے حرام بھی نہ ہو مقر پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵۶
صحت اقرار مین ان اشخاص کی تصدیق ضرور ہے یعنے جب مرد نے یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے یا والدین ہین یا یہ میری زوجہ ہے اور عورت نے اقرار کیا کہ یہ میرے والدین ہین یا یہ زوج ہے تو ان لوگون کی تصدیق کرنا ضرور ہے اسواسطے ہر شخص انمین سے اپنی ذات کے تصرف مین ہے اور نہ غیر کا اقرار انکو لازم نہین ۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۷
مقر کو اپنے اقرار سے پہر جانا جائز ہے اسواسطے کہ یہ اقرار ایکبارہ سے وصیت ہے یعنے رجوع اقرار سے جائز ہے اگرچہ مقر کی مقرلہ تصدیق بھی کرے ۔ کذا فی زیلعی و درالمختار

مقالہ ۱۰۵۸
اگر ایک شخص دو بیٹے چہوڑ کر مرگیا اور اوس کے دوسرے شخص پر سو روپے ہین ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اوسکا باپ پچاس روپے اینمین سے لے چکا ہے تو فرزند مقر کو اوسمین سے کچہہ نملے گا اسواسطے اوسکا اقرار اس کے حصہ کے طرف پہر جائے گا اور فرزند کو پچاس روپے ملین گے بعد قسم کہانیکے یون کہ قسم اللہ تعالی کی معلوم نہین اوس کے باپ نے سو روپے سے مصنف پائی ہے ۔ کذا فی درالمختار و زیلعی

کتاب صلح کے بیان مین

مقالہ اگر ایک شخص نے دوسرے شخص پر مال کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے مدعی سے ایک گہر دیکر صلح کر لی تو اوسمین شفعہ واجب ہوگا بموجب زعم مدعی کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۴
سکوت یا انکار کی صلح کی صورت مین جسقدر مصالح عنہ مستحق ملک غیر ثابت ہو تو بقدر اوس کے حصے کے مدعی عوض سے پہیر دے مدعا علیہ کو اور مستحق مین خصومت راجح ہو تو مالک مستحق سے جہگڑا کرے بسبب خالی ہونے عوض کے غرض سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۵
جسقدر بدل صلح سے مستحق ملک غیر ہو تو مدعی دعوی کے طرف رجوع کرے کل مدعا مین یا بعض مین اگر تمام بدل مین استحقاق ہو تو کل مصالح عنہ کا دعوی کرے اور اگر بعض مین ہو تو بعض مین دعوی کرے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۶
اگر صلح مع الاقرار ہوا ور بدل ہلاک ہو قبل تسلیم کے تو مدعی مصالح عنہ کو ہی ایضاً

مقالہ
اگر صحیح ہے صلح مال کے دعوی سے مطلقاً اگرچہ صلح باقرار مدعی ہو یا منفعت سے ہو یعنے بعوض منفعت دعوی مال سے صلح صحیح ہے جیسے صلح مستاجر کی موجر سے جبکہ موجر اجارے کا یا مدت کا یا اجرت کا منکر ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۸
صلح صحیح ہے جنایت عمد مین مطلق اگرچہ صلح قتل نفس مین ہوا قرار کے ساتہ اکثر دیت اور ارش سے کمتر سے بواسطہ عدم الربا یعنے عمد مین مطلق صلح صحیح خواہ عمد نفس مین ہو خواہ ماذون نفس مین خواہ صلح اقرار سے ہو یا انکار یا سکوت سے اسمین قلت اور کثرت اسواسطے ربا نہین کہ جنایت عمد مین قصاص واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۹
جنایت خطا مین خطا نفس مین ہوا قرار کے ساتہ دیت سے زیادہ پر صلح

صحیح نہین اسواسطے کہ خطا مین دیت شرعا معین اور مقرر ہے تو اگر مقادیر دیت کے مغایر سے صلح کی تو صحیح ہے جس طرح سے ہو خواہ کم خواہ زیادہ تا افتراق عن الدین بالدین نہو دین اول سے دیت مراد ہے اور ثانی سے مصالح علیہ۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۰۰

اگر وکیل کیا زید نے عمرو کو قتل عمد کے صلح کرنے کا یا بعض دین کی صلح پر وکیل کیا جس دین کا وہ مدعی ہے دوسرے شخص پر منجملہ مکیل اور موزون کے تو بدل صلح کا موکل کو لازم ہوگا اسواسطے کہ وہ اسقاط ہے یعنی اسقاط قصاص ہے قاتل سے یا اسقاط دین ہے مدعا علیہ سے تو وکیل سفیر ٹھیرا نہ عاقد۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۰۱

اگر ایک شخص نے ایک گھر کے وقف ہونے کا دعوی کیا اور مدعی کے گواہ نہین پہر مدعا علیہ منکر وقف نے قطع خصومت کے واسطے اس سے صلح کر لی تو جائز ہے اور مدعی کے واسطے بدل صلح کا لینا حلال ہے مگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ بدل مذکور حلال نہین اسواسطے یہ صلح حقیقت مین بیع ہے اور بیع وقف کی صحیح نہین۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۰۲

مدعا علیہ نے گواہ قایم کئے بعد اس صلح کے جو مدعا علیہ کے انکار سے ہوئی کہ مدعی نے کہا تھا قبل صلح کے کہ میرا کچھہ حق نہین فلانے کے جانب تو صلح جاری اور نافذ ہے صحت پر۔ ایضًا

مقالہ ۱۰۰۳

اگر مدعی نے صلح کے بعد یوں کہا کہ میرا مدعا علیہ کے جانب کچھہ حق نہین تو

صلح باطل ہوگی - کذا فی البحر

مقالہ ۱۰۵۲ صلح کرنا دعوی فاسدہ سے صلح اور دعوی باطلہ سے صلح صحیح نہین ہے جسکی تصحیح ممکن ہو ایضاً

فصل دعوی دین کے بیان مین

مقالہ ۱۰۵۳ جو صلح کہ واقع ہو اس مال کی بعض جنس پر جو مدعا علیہ پر ثابت ہے دین یا غصب سے وہ اسپنے بعض حق کا لینا ہے اور باقی حق کا گھٹانا اور زائل کرنا معاوضہ نہین ربا کے سبب سے یعنی اوسکو معاوضہ قرار نہ دینگے تاکمی اور زیادتی عوضین سے بیاز نہ لازم آوے اور وہ صحیح نہین اور تاعدہ کا تصرف بقدر امکان صحت پر محمول ہے - در المختار

مقالہ ۱۰۵۴ جبکہ صلح مذکور لینا بعض حق اور اسقاط بعض حق ٹھہرے نہ معاوضہ تو بدون شرط ہونے قبض بدل صلح کے صلح صحیح ہے - ایضاً

مقالہ ۱۰۵۵ ہزار بلا مدت سے سو بلا مدت پر صلح صحیح نہین دراہم اور دنانیر ہو جلہ پر سبب نہو جنس کے تو یہ عقد صرف ٹھہرا تو بطریق ادھار جائز نہوگا - ایضاً

مقالہ ۱۰۵۶ دائن نے اپنے مدیون سے کہا لے آمیرے پاس پانسو کل اوس ہزار سی جو میرے تیرے ہین اس شرط پر کہ تو بری الذمہ ہوجائے گا نصف باقی سے مدیون نے قبول کیا اور رسیدن پانسو ادا کردیا تو بری الذمہ ہوگا اور اگر پانسو کو کل کے روز ادا نکیا تو اوسکا دین پورا پھر آویگا - ایضاً

مقالہ ۱۰۵۷ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے کل کی قید نہ لگائی تو عدم ادا سے دین عود

نکرے گی تو دین کا اعادہ نہ ہوگا کیونکہ قول مذکور ابراے مطلق ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۰
تیسری صورت یہ ہے اور اسی طرح اگر دائن مصالحہ کرے اپنے دین سے نصف دین پر کہ مدیون اسکو کل نصف دین ادا کرے اور مدیون زاید نصف سے بری ہے اس شرط پر کہ اگر اسکو کل نہ دی تمام اسپر ثابت ہے تو حکم پہلی صورت کے مانند ہوگا جیسا کہ داین نے کہا اسواسطے کہ اس قول مین برأت کی صریحاً تقید ہے۔ اگر ادائی کر تو باقی سے بری ہوگا اور اگر کل ادا نکرے گا تو سب دین اوسپر قائم ہے بالاجماع۔ کذا فی درالمختار و شرح الوقایہ

مقالہ ۱۰۹۱
چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے مدیون کو بری کر دیا نصف دین سے اسپر کہ مدیون اسکو باقی از نصف کل دے تو وہ بری ہوگا باقی کو کل ادا کرے یا نہ کرے اسواسطے کہ دائن نے ابرا کو ذکر کیا نہ ادا کو بخلاف صورت ثانیہ کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۲
پانچوین صورت یہ ہے کہ اگر داین ابرا کو صریح شرط کے ساتھہ متعلق کرے چنانچہ یون کہے کہ اگر تو مجکو اسقدر ادا کرے یا جب یا جس وقت ادا کرے تو ابرا صحیح ہوگا اسواسطے کہ ابرا کی تعلیق صریح شرط کے ساتھہ باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۳
جو دین کہ مشترک ہے دو شخصون مین ایک ہی سبب سے چنانچہ ثمن اوس مبیع کا جسکی بیع بصفقہ واحدہ ہوئی یا کہ دین دونون کا موروث ہون یا مال مستہلک مشترک کی قیمت ہو جبکہ ایک شریک دین مشترک سے کچھہ لے گا تو دوسرا شریک اوسمین ہو جاے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۴
اگر ایک شریک نے اپنے حصے سے خلاف جنس دین پر صلح کی تو دوسرا

شریک اوسکا او دہار لیگا۔ ایضاً

کتاب مضارب کے بیان مین یعنی کتاب عقد مضاربت کے بیان مین

مقالہ ۱۰۹۵
شرعاً مضاربت شرکت فی المنفعۃ کا عقد ہے جو عقد کہ منعقد ہو مال اور عمل سے مال تورب المال کی جانب سے اور عمل مضارب کی جانب سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۹۶
(رکن) مضاربت کا ایجاب اور قبول ہے۔
صورت مضاربت کی رب المال مضارب سے کہے کہ مین نے یہ مال تجکو بطریق مضاربت یا معاملہ کے دیا اس کو لے اور تجارت کر اس شرط پر کہ آدہی منفعت یا تہائی تیری اور مضارب کہے کہ مین نے قبول کیا یا جس لفظ مین یہ مضمون ادا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۹۷
مال اور عمل سے جو فائدہ حاصل ہو تو دونون اوسمین شریک ہونگے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۸
(شرایط) صحت مضارب کی سات شرطین ہین ایک راس المال سونا چاندی ہو جو نقود ہو سکے اور اوسکا معلوم ہونا اور راس المال کا عین ہونا نہ دین اور مضارب کو راس المال تسلیم کرنا اور نفع باعتبار حصے کے ہونا اور مضارب کا حصہ معلوم ہونا اور مضارب کا حصہ منفعت سے ہونا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۹
راس المال کو معلوم ہونے مین اشارہ کرنا کفایت کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۰
رب المال تسلیم کرنیوالا ہو راس المال کا مضارب کو تا اوسکو تصرف اوسکا

ممکن ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۱ اگر کسی نے مقدار کو معین کر لیا تو مضاربت فاسد ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲ اگر مضارب فساد کا مضاربت کا دعویٰ کرے تو صاحب مال کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳ اگر صاحب مال فساد کا دعویٰ کرے تو مضارب کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴ مضارب مالک نہین قرض دینے اور نہ ادھار لینے کا اگر صاحب مال نے مضارب سے کہدیا کہ تجکو قرض دینے اور ادھار لینے مین اختیار ہے تو البتہ اقراض اور استدانت کا مالک ہوگا اور نہین تو نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵ اگر مضارب نے مالک کے خلاف کیا مثلاً شہر معین سے نکلکر دوسرے شہر مین خریداری کی جنس معین کے مول لینے کو لیا یا موسم معین کے سوا اور موسم اور فصل مین تجارت کی یا شخص معین کے سوا اور شخص کے ہاتھ خرید فروخت کی تو مضارب پر لازم ہوگا بسبب مخالفت کے اور وہ خرید بخلاف امر مالک کے مضارب کی ہوگی۔ کذا فی الدرر و درالمختار

فصل مضارب کے بیان مین جو تیسرے شخص کو مالک کا راس المال دے بطریق مضاربت کے

مقالہ ۱۰۶ مضارب اول نے ثانی کو مال مضاربت دیا بلا اجازت مالک تو مضارب اول تاوان نہ دیگا مال کے دینے سے جبتک مضارب ثانی عمل تجارت نکرے

ثانی کو نفع حاصل ہو یا نہ ہو بنا بر ظاہر مذہب کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۷ اگر مضارب ثانی نے مال تلف کر ڈالا یا ہبہ کر دیا تو ثانی پر ضمان ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۸ پھر اگر مضارب ثانی نے تجارت کی کہ ضمان لازم آیا تو صاحب مال مختار ہے چاہے مضارب اول سے تاوان لے چاہے مضارب ثانی سے اگر صاحب المال نفع لینا اختیار کرے اور تاوان سے تو اوسکو وہ جائز نہین کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۰۹ اگر مالک نے مضارب ثانی کو مال دینے کا اذن دیا اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو مال دیا تین تہائی نفع پر اور مالک نے مضارب اول سے کہا کہ جو تجھکو اللہ تعالی منفعت روزی کرے وہ میرے تیرے درمیان نصفا نصف ہے تو مضارب ثانی کے واسطے تہائی نفع کی ہے اور باقی دو تہائین مضارب اول اور مالک مین نصفا نصف ہین باعتبار خطاب کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۰ اگر شرط کیگئی کچھ منفعت محتاجون کے واسطے یا کاتب کے واسطے تو عقد صحیح ہے اور شرط باطل صحیح نہین اور نفع مشروط صاحب مال کا ہے نہ غیر کا۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۱ اگر بعض منفعت اس شخص کے لئے مشروط ہوئی جسکو مضارب چاہے تو اگر مضارب اپنے واسطے یا صاحب مال کے واسطے چاہے تو شرط صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۲ اگر مال ہلاک زیادہ ہو نفع سے تو مضارب پر تاوان نہ آوے گا اگرچہ مضاربت فاسدہ ہوا ور گو مال کی ہلاکی مضارب کے عمل سے ہو اسواسطے کہ مضارب امین ہے اور امین ضمین نہین ہوتا۔ ایضاً

مقالہ۱۱۱۱ جتنا مال تلف ہوگیا مضاربت کے مال سے وہ نفع کی طرف پھیر جاوے گا اسواسطے نفع تابع ہے راس المال کے اور راس المال اصل ہے ایضاً

باب ودیعت کے بیان مین یعنی امانت رکھنے کے بیان مین

مقالہ۱۱۱۲ (تعریف) ودیعت وہ چیز ہے جو امین کے پاس حفاظت کے واسطے رکھی جاوے (رکن) ایجاب اور خواہ صریح ہو یا کنایہ ہو۔ کذا فی البحر

مقالہ۱۱۱۵ اور رکن ودیعت کا قبول کرنا ہے مودع کی جانب سے خواہ قبول صریح یا غیر اس کے۔ درالمختار

مقالہ۱۱۱۶ ایجاب اور قبول دونون دلالت ہین۔ ایضاً

مقالہ۱۱۱۷ (شرط) ہونا مال کا اور مودع کا مکلف ہونا شرط ہے۔

مقالہ۱۱۱۸ جب ودیعت امانت ٹھہری تو اس کے تلف ہوجانے سے تاوان نہین مگر جبکہ ودیعت اجرت سے ہو کذا فی اشباہ اور زیلعی نے کہا کہ اجیر پر حفظ ودیعت کا بالقصد بمقابلہ عوض کے واجب ہے کذا فی الطحطاوی

مقالہ۱۱۱۹ ودیعت کا قبول کرنے والیکو جائز ہے حفاظت کرنا ودیعت کا بذات خود اور اپنے عیال سے اپنے مال کیطرح۔ درالمختار

مقالہ۱۱۲۰ اگر حفاظت کرواوے اور لوگون سے جن سے اپنے مال کی حفاظت کرواتا ہے چنانچہ اوسکا وکیل یا غلام یا اوسکا شریک تو جائز ہے اور اسی قول پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ۱۱۲۱ غیر عیال کے دینے مین تاوان ہے مگر جبکہ مستودع آگ کے جلانے سے

یا پانی کے غرق کردینے سے اور حرق اور غرق غالب ہے یعنے بکثرت اور مستودع کے مکانات منزل کو محیط ہون اوس حالت مین وہ اپنے پڑوسی کو یا اور کسی امین کو سپرد کرے تو تاوان نہین تو اگر حرق اور غرق محیط نہ ہو تو غیر کے دینے سے تاوان اوسپر آویگا۔ ایضاً در المختار و الطحطاوی

مقالہ ۱۱۲۲ اگر ایام فتنہ و فساد مین ودیعت ملنگے اور اوس نے کہا کہ مین اسوقت مین اوسپر قادر نہین ہون اسواسطے کہ دور رکہی ہے یا وقت تنگ ہے پہر اوس کی طرف غارت واقع ہوئی اور مستودع نے کہا کہ ودیعت بھی لوٹ گئی تو اوسپر تاوان نہین اور اسکا قول معتبر ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۲۳ اگر ودیعت تلوار ہو مالک اوسکا چاہتا ہو کہ اوسکو لیکر کسی مرد کو اوس سے ناحق قتل کرے تو اسکو تلوار کا ندینا جائز ہے۔

جبتک وہ اصلاح پر نہ آجاوے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۲۴ اگر دو شخصون نے ایک کے پاس ودیعت رکہا خواہ وہ چیز مثلی ہو چنانچہ وزنی یا کیلی قیمت والی جیسے کپڑا اور مثل اسکے تو مودع کو جائز نہین کہ اوسمین سے ایک شخص کا حصہ دوسرے کو دیدے قیمت والی چیز کا عدم جواز پر اجماع ہی در المختار

مقالہ ۱۱۲۵ مودع کے مودع پر تاوان نہین مثلاً زید نے خالد کے پاس ودیعت رکہی اور خالد نے عمرو کے پاس ودیعت رکہی تو خالد پر تاوان نہین امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک مالک کو اختیار ہے چاہے اول سے تاوان لے چاہے ثانی سے تاوان لے۔ ایضاً

باب عاریت کے بیان مین

مقالہ ۱۱۲۶
عاریت کی خوبی قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو شخص مانع عاریت ہو با وجود وسعت کے تو وہ گنہگار ہوگا محتاجوں کو اسکو دینے مین صاحب عاریت کو ثواب ملے گا۔

مقالہ ۱۱۲۷
شرع مین عاریت عبارت ہے منافع کا مالک کر دینے سے منفعت پر بلا عوض مثلاً گھوڑا اسواری کے لئے اور کتاب پڑھنے کے لئے۔

مقالہ ۱۱۲۸
(رکن) رکن فقط ایجاب ہے معیر کے جانب سے اور مستعیر کے طرف سے قبول کرنا ہمارے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک ازروئے استحسان۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۲۹
(شرط) عاریت کی شرط یہ ہے کہ قابل ہونا مستعیر فائدہ لینے کے واسطے اور خالی ہونا عاریت کا عوض سے مشروط ہونے سے اسواسطے کہ عاریت اشتراط عوض سے باقی نہین رہتی اجارہ ہو جاتی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۰
دراہم اور دنانیر اور فلوس اور مکیلات اور موزونات اور روئی اور صوف اور ریشم اور مشک اور کافور اور مثل انکے عاریت لینا بلا بیان جہت عاریت نہین بلکہ قرض ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۱
اگر روپیہ یا پیسہ کسی چیز تولنے یا زینت کے واسطے عاریت لے تو یہ قرض نہین بلکہ عاریت ہے فرق بینہما قرض صرف ذات کا مع منفعت اور عاریت مین ذات سے منفعت مقصود ہے متفرق۔

مقالہ ۱۱۳۲
زمین کا عاریت دینا جائز ہے یون کہے کہ اس زمین کا غلہ تیرے کھانیکو دیا یہ صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۳
اجارہ دینا بلا عوض درحقیقت عاریت ہے اور اگر مدت اجارہ مذکور نہ کریگا

تو بھی ایک قول مین عاریت ثابت ہوگئی اور فتوی عالمگیری مین عدم عاریت اعتماد کیا ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۳۴ عاریت امانت ہے اور امانت مین تاوان نہین مگر تعدی سے بالاجماع تاوان ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۵ ایسا کوئی مودع ہے جس نے مال ضائع نہین کیا اوسپر تاوان پڑتا ہے ہان اوسکو صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے نے ایک شخص کے پاس ہزار درم ودیعت رکھی اور کہا کہ یہ درم میرے وارث کو دینا بعد اوسکی موت کے ویسا ہی کیا تو باقی وارث اوس سے تاوان لین گے۔ کذا فی الطحطاوی

باب ہبہ کے بیان مین یعنی بخش دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۱۳۶ (تعریف) لغت مین ہبہ عبارت ہے فضیلت حاصل کرنے سے غیر پر اگرچہ تفضیل بغیر مال کے ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۷ (شرعا) ہبہ عبارت ہے عین کی مالک کردینے سے مفت یعنے بدون عوض کے نہ یہ کہ عدم عوض شرط ہے ہبہ مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۸ ہبہ کا سبب خیر کا ارادہ ہے واہب کے واسطے خواہ خیر دنیوی ہو جیسا کہ عوض یا اخروی ہو جیسا کہ صواب بشرط نیت خالص۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۹ فائدہ واجب ہے ہر ایمان دار پر کہ اپنی اولاد کو سخاوت اور احسان سکھاوے اور اسی طرح واجب ہے کہ اوسکو توحید اور ایمان بتاوے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۱۴۰ (شرط) صحت ہبہ کے شرط مین ہبہ کرنے والا صاحب عقل اور بالغ ہو اور

مالک ہو تو صغیر کا ہبہ اور مملوک کا ہبہ صحیح نہین اگرچہ مملوک مکاتب ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۱ — اور صحت ہبہ کے شرطین موہوب کا ہونا اوسکا مقبوض غیر شایع۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۲ — قبض ہبہ کا ضروری ہے ثبوت ملک کے واسطے اسواسطے جواز ثابت ہے قبل قبض کے بالاتفاق۔ زیلعی

مقالہ ۱۱۴۳ — اور شرط ہے کہ موہوب موجود ہو ہبہ کے وقت اور یہہ بھی شرط ہے کہ جسپر موہوب مال حرام نہو۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۴ — (رکن) ہبہ کا رکن ایجاب قبول ہے واہب یون کہے کہ مین نے یہ مال دل کی خوشی سے بلاعوض اور مطالبہ بخشا۔ ایضا۔ درالمختار

(مثال عمری)

مقالہ ۱۱۴۵ — مین نے یہ چیز تجھکو بطور عمری دی یعنے عمر بھر کو دی۔ عمری یہ ہے کہ فی الحال مالک کر دے اور بعد موت موہوب لہ کے پھیر لے تملیک صحیح ہے اور پھیرنے کی شرط باطل ہے اسواسطے کہ ہبہ باطل نہین ہوتا فاسد شرط سے حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص بطریق عمری کوئی چیز دے تو وہ چیز موہوب لہ کی مملوک ہے اور اوسکے وارثون کی ہے بعد اوسکی موت کے۔ کذا فی الزیلعی

مقالہ ۱۱۴۶ — یا واہب یون بولا کہ میرا گھر تیرا ہے بطور عمری کے کہ تو اوسمین سکونت کرے یہ قول بھی ایجاب ہبہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۷ — ہبہ صحیح ہوجاتا ہے قبول کرنے سے یعنے موہوب لہ کے حق مین اور واہب کے حق مین ہبہ صحیح ہوجاتا ہی فقط ایجاب سے بلا قبول کے۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۸ — اور صحیح ہے ہبہ موہوب لہ کے قبض کرنے سے بلا اذن واہب کے

مجلس عقد مین اسواسطے کہ قبض ہبہ یہان مین قبول کرنے کے مانند ہے۔ کذا فی الزیلعی

مقالہ ۱۱۴۹ قادر ہونا قبض پر قبض کے مانند ہے تو اگر ایک مرد کو کپڑا ہبہ کیا صندوق مقفل مین اور صندوق مذکور اوسکی طرف بلند کیا تو یہ قبض نہ ہوگا بسبب نہ قادر ہونے کے قبض پر اور اگر صندوق کہلا ہو تو قبض ثابت ہوگا سامنے کرنے سے بسبب قادر ہونے موہوب لہ کے قبض پر اسواسطے قادر ہونا قبض پر مانند تخلیہ کے ہے بیع مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۰ قول مختار صحیح ہے ہونا قبض کا تخلیہ سے ہبہ صحیح مین نہ ہبہ فاسد مین۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۵۱ اگر واہب نے موہوب لہ کو منع کردیا قبض سے تو اوسکا قبضہ کرنا مطلق صحیح نہوگا اگرچہ مجلس ایجاب مین قبضہ کیا ہو اسواسطے کہ صریح قوی تر دلالت سے ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۲ ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے یعنے قبض کامل منقول مین وہ ہے جو منقول کے مناسب ہو اور عقار مین وہ ہے جو عقار کے مناسب ہو تو مکان کی کنجی کا قبض مکان کا قبض ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۳ اگر موہوب مشغول بملک واہب ہوگا تو شغل مذکور ہبہ کے تمام اور کامل ہونیکا مانع ہوگا اور اگر موہوب شاغل بملک واہب ہوگا تو ہبہ تمام ہونیکا مانع ہوگا یعنے درصورت مشغولیت موہوب تسلیم ممتنع ہوگی نہ ہبہ کی صحت متحقق نہوگی اور درصورت شاغلیت موہوب تسلیم ممتنع نہ ہوگی تو ہبہ بھی صحیح ہوگا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۵۴ اگر وہ تھیلان ہبہ کیا جسمین واہب کا طعام ہے یا وہ مکان جسمین واہب کا

اسباب ہے یا وہ جانور جسپر واہب کا زین ہے اور تینون چیزون کی اسیطرح
تسلیم کیا تو ہبہ صحیح نہوگا اسواسطے کہ موہوب ملک واہب سے مشغول ہے
کیونکہ ظرف کو مظروف مشغول کر دیتا ہے اور ظرف مظروف کو مشغول
نہین کرتا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۹۵
اور اس کے بالعکس مین ہبہ صحیح ہے طعام اور متاع اور زین مین فقط اسواسطے
کہ ہر واحد اشیا ثلاثہ سے ملک واہب سے شاغل ہے نہ مشغول۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۶
تمام ہونا ہبہ کا قبض کامل سے ہوتا ہے رہن اور صدقہ کے مانند اسواسطے
کہ قبض شرط ہے رہن اور صدقے کے تمام ہونے کی اور پوری بحث
اسکی عمادیہ مین ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷
اور ہبہ مشغول اوس گھر مین جائز ہے جسکو زوجہ اپنی زوج کو ہبہ کیا بنا بر
ظاہر مذہب کے اسواسطے کہ عورت اور اوسکا اسباب زوج کے ہاتھ
مین ہے تو تسلیم موہوب صحیح ہوگی۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷
جس زوجہ نے زوج کو اپنا وہ گھر ہبہ کیا جسمین زوجہ کا اسباب اور زوج
اور زوجہ اوسمین رہتے ہین تو اسمین قول ہین جواز اور عدم کے لیکن چونکہ
عدم جواز کا قول ضعیف تہا لہذا دوسرے کو پسند رکہا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۸
ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے اس مشاع یعنے غیر مقسوم مین جو نفع لینے کے
لایق نہین رہتا قسمت کرنے کے بعد چنانچہ چہوٹی کوٹھری اور صغیر حمام
ہبہ مشاع تقسیم نہین کیا جاویگا یعنے جو قسمت کی صلاحت نہین رکہتا یا بعد قسمت
کے اصلاً منتفع بہ نہین رہتا چنانچہ عبد واحد اور دابہ اور بیت صغیر اور

تمام صغیر اور کبڑا صغیر۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۹۹ پہر اگر مشاع کو قسمت کر ڈالا اور موہوب لہ کو تسلیم کر دیا تو صحیح ہوگا بسبب دور ہوجانے مانع کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۱ اگر مشاع کو بلا قسمت تسلیم کر دیا اس طرح پر کہ کل کو تسلیم کر دیا تو موہوب لہ اوسکا مالک نہوگا۔ درالمختار و الدرر

مقالہ ۱۱۰۲ ہبہ فاسد ملک کا مفید ہوجاتا ہے قبض کرنے سے اور اسی قول کا فتوی ہے۔

مقالہ ۱۱۰۳ بیع مشاع شریک سے جائز ہے اور قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہی۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۰۴ کیا جائز ہے قریب دار کو رجوع کرنا ہبہ فاسدہ مین ہان رجوع کرنا غیر ظاہر ہے بنا بر قول مفتی بہ کے اسواسطے کہ ہبہ فاسدہ ملک کا مفید ہوجاتا ہے قبض کرنے سے تو اوسکو یاد رکہنا چاہیئے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۵ قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہے۔ کذا فی الطحطاوی۔

مقالہ ۱۱۰۶ اگر کسی نے پہلے غصب سے قبض کیا پہر مالک نے ہبہ کر دیا تو صحیح ہے قبض جدید کی کوئی حاجت نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۷ اگر صغیر کو اجنبی نے کوئی چیز ہبہ کی تو ہبہ تمام ہوتا ہے اوسکے قبض سے اور صغیر کے ولی چار ہین ایک باپ پہر اوسکا وصی اگر صغیر اونکی پرورش مین نہ ہو اور صغیر کا چچا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۸ اور اجنبی۔ صغیر کو تمام ہوجاتا ہے اس کی مان کے قبض سے اگرچہ اجنبی ملتقط ہو بشرطیکہ صغیر اجنبی مان کی پرورش مین ہو اور اگر پرورش مین نہو تو مان

اور اجنبی کا قبضہ کافی نہین بواسطہ عدم ولایت کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۹ اسمین اختلاف ہے کہ اُس شخص نے قبضہ کیا جو صغیر کو پرورش کرتا ہے اور حالانکہ باپ موجود ہے تو بعضون نے کہا کہ قبض مذکور جائز نہین اور صلح من قول یہ ہے کہ قبض مذکور جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۰ جواز قبض مربی طفل باوجود حاضر ہونے باپ کے اسکو قہستانی نے مضمرات سے نقل کیا ہے بتصریح لفظ مختار اور فتاوی عالمگیری مین خانیہ سے منقول ہے کہ یہی قول صحیح اور فتاوی صغری سے نقل کیا ہے کہ یہی قول مفتی بہ ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۱۱ صغیر کا ہبہ رد کرنا صحیح ہے جیسا قبول کرنا صحیح ہے۔ کذا فی درالمختار السراجیہ صغیر کے والدین کو اس مال کا کہانا مباح ہے جو اسکو ہبہ ہوا بقول صحیح اور بعضون نے ضرورت کی قید لگائی ہے جیسا نچہ افلاس۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۱۱۱۲ کچھہ مضائقہ نہین بعض اولاد کے زیادہ چاہنے مین اسواسطے کہ محبت دلی کا فعل ہے یعنے اوسمین اختیار نہین اسی طرح بعض اولاد کے زیادہ دینے مین کچھہ مضایقہ نہین جبکہ ضرر رسانی باقی اولاد کی مصقود نہوا ور اگر ضرر رسانی کا قصد کرے تو انکین برابری رکہے اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۳ کمی اور زیادتی مکروہ ہے جبکہ اولاد درجے مین برابر نہون جیسا نچہ ایک لڑکا تحصیل علم مین مشغول و مصروف ہو نہ کسب مین تو اگر بطور ترغیب دیوے تو جائز ہے اگر ایک فاسق ہو تو اوسکو قوت سے زیادہ نہ دے تاکہ معصیت کا مددگار نہ ٹہیرے۔ کذا فی الخلاصہ

مقالہ ۱۱۱۴ اگر اولاد فاسق ہوا ور باپ چاہے کہ مین اپنا مال امور خیر مین صرف کردن

بہتر ہے اونکے واسطے چھوڑ جانے سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۵ اگر صغیرہ کے زوج نے زفاف کے بعد وہ مال قبض کیا جو صغیرہ کو ہبہ کیا تو اوسکا قبض صحیح ہے اگرچہ قبض زوج باپ کے سامنے ہو قول صحیح مین بسبب نایب ہونے زوج کے اس کے باپ کے طرف پہر جب باپ کے نائب کا قبض صحیح ہوا تو باپ کا قبض بطریق اولی صحیح ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۶ فائدہ۔ زفاف مذکور سے مراد یہان پر زوجہ کا جانا ہے زوج کے گھر مین نکاح کے بعد۔

مقالہ ۱۱۱۷ دو شخصون نے یعنے دو شریکون نے ایک گھر ایک شخص کو ہبہ کیا تو صحیح ہے بواسطہ عدم شیوع اسواسطے کہ دونون نے تمام گھر کو تسلیم کیا اور موہوب نے تمام پر قبضہ کیا تو شیوع ثابت نہ ہوا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۱۸ اور بالعکس اسکے جائز نہین یعنے دو شخصون کو ایک نے ایک گھر ہبہ کیا اسواسطے ہر واحد کو نصف نصف گھر کا ہبہ ہوا اور نصف غیر معین اور غیر مقسوم ہے تو شیوع پایا گیا محتمل القسمہ مین ہبہ کا مانع ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۹ اگر موہوب محتمل القسمہ نہو چنانچہ بہت صغیر تو ایک شخص کا ہبہ دو شخصون کو باتفاق امام اور صاحبین کے صحیح ہے۔

مقالہ ۱۱۲۰ ہمنے دو شخصون کی یعنے دو شخصون بالغون کی قید لگائی اسواسطے کہ اگر واہب ہبہ کرے بالغ کو اور صغیر کو جو بالغ کی گود مین ہے یا اپنے دو فرزند صغیر اور کبیر کو ہبہ کرے تو جائز نہین بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۲۱ جبکہ دس درم یا دینار دو فقیرون کو ہبہ کیا تو صحیح ہے اسواسطے فقیرون کو

دراصل ہبہ کرنا صدقہ ہے اور صدقہ سے رضا ذات الٰہی ہے تو اس صورت مین شیوع ثابت نہوا۔ دو شخص مالدار کو ہبہ صدقہ نہین اسواسطے مالدار کو صدقہ جائز نہین تو ہبہ شیوع بسبب شیوع کے مملوک نہ ہوگا اور درم مذکور کو فقیر دین پر تسلیم کیا تو ملک صحیح ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۱۱۲۲

جائز ہے ہبہ کرنا اپنے پڑوسی کو اوس دیوار کا جو واہب کے گھر اور اوس پڑوسی کے گھر کے درمیان ہے اور جائز ہے ہبہ کرنا پڑوسی کو کوٹھری کا گھر مین سے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۲۳

جب دیوار یا راہ یا حمام مین اپنا حصہ ہبہ کرے اور معین کرے اور موہوب لہ کو قبض پر مسلط کر دے تو ہبہ جائز ہے اور اسی طرح ہے ہبہ بیت کا مع جمیع حدود حقوق مقسوم اور مفروغ ہوکر قبض باذن الواہب کے ساتھہ۔ عالمگیری

باب رجوع ہبہ کے بیان مین

مقالہ ۱۱۲۴

رجوع ہبہ اعیان مین ہوتا نہ اقوال مین۔ کذا فی الطحاوی

مقالہ ۱۱۲۵

ہبہ سے مراد موہوب ہے یعنی موہوب کا پھیر لینا صحیح ہے ساتھہ نہونے مانع رجوع کے اگرچہ پھیر لینا مکروہ تحریمی۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۱۲۶

جو شخص رجوع ہبہ سے کرتا ہے اوسکی مثال وہ مثل کتے کے ہے جب آسودہ ہوتا ہے تو قی کرتا پھر اپنی قے کو نگل لیتا ہے۔ کذا فی البخاری والطحاوی

مقالہ ۱۱۲۷

واضح ہو کہ رجوع زیادتی دو قسم پر ہوتی ہے ایک متصلہ دوم منفصلہ جیسے حاملہ ہونا چارپایہ کا اور قطع ثبوت مانع رجوع نہین اور غلام جوان ہوگیا پھر

بڈہا ہو گیا۔

مقالہ ۱۱۲۸
اور زیادتی زائلہ مین دو قول ہین محیط مین ہے کہ ایک مرد نے غلام خرید ہبہ کیا پہر وہ جوان ہوا اور بڈہا ہو گیا اور قیمت اوس کی گہٹ گئی تو واہب کو رجوع جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا بدن زیادہ ہو گیا اور قد طول ہو گیا پہر اوس جسم سے گہٹ گیا پیری کے سبب سے اور مثال متصلہ کی جیسے درختون کا جمانا زمین موہوبہ مین یا عمارت بشرطیکہ عمارت اور درخت لگانا تمام زمین موہوبہ کی زیادت مین ہوا اور اگر کل زمین کی زیادت مین معدود ہو تو موہوب کو رجوع جائز ہی۔ در المختار

مقالہ ۱۱۲۹
اگر عمارت اور درخت لگان زمین کے ایک قطعہ مین شمار ہو تو ممتنع ہوگا رجوع فقط اوسی قطع مین۔ کذا فی زیلعی

مقالہ ۱۱۳۰
عالمگیری مین یہ روایت منقول کافی سے ہے کہ اگر خالی زمین ہبہ کی موہوب لہ نے ایک کنارے پر کہوری جمائی یا عمارت بنائی اور عمارت بنانا کہجور جمانا زمین کی زیادت ٹہیری تو واہب کو ہبہ پہیر لینا جائز نہین نہ کل مین نہ بعض مین اور اگر یہ زیادت مین معدود نہو یا نقصان زمین شمار ہو تو مانع رجوع نہین اور اگر زمین طویل و عریض ہو تو عمارت مذکورہ تمام زمین کی زیادت نہو گی بلکہ اوس کے ایک قطعہ کی زیادتی ٹہرے گی تو واہب کو اوس کے غیر قطعہ مین رجوع جائز ہو ہوگا۔ انتہی۔

مقالہ ۱۱۳۱
اگر دو شخصون مین اختلاف ہوا اور عین موہوب وارث کے ہاتہ مین ہے تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا مثال اختلاف کی صورت یہ ہے کہ واہب کے وارث نے کہا موہوب لہ سے کہ تو نے موہوب پر قبضہ واہب کی زندگی مین

نہین کیا بلکہ اوس کی وفات کے بعد قبضہ کیا اور موہوب لہ نے کہا بلکہ اوسکی حیات مین مین نے قبضہ کیا تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۱۳۲

اگر واہب اور موہوب لہ نے زیادت کے حادث ہونے مین اختلاف کیا تو زیادت متولدہ مین جیسے جوان ہوجانے مین واہب کا قول معتبر ہوگا مانند عمارت اور درخت کے تو موہوب لہ کا قول مقبول ہوگا۔ کذا فی المحیط و درالمختار

مقالہ ۱۱۳۳

زیادتی منفصلہ رجوع ہبہ کی مانع نہین ہوتی جیسے بچہ موہوب کا اور دیت اور مہر مملوکہ کا اور پہل درخت کا تو واہب اصل مین رجوع کرے نہ زیادت مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۴

جائز نہین مسلمان کو شراب یا سور عوض دینا نصرانی کے ہبہ سے اسواسطے کہ مسلمان کے جانب سے شراب یا سور کی تملیک صحیح نہین۔ کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۳۵

اور یہہ شرط ہے کہ عوض ہبہ کا بعض موہوب لہ نہو تو اگر بعض موہوب کو باقی موہوب کے عوض مین دے تو صحیح نہین تو واہب کو باقی موہوب مین رجوع جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۶

اگر موہوب دو چیزین ہون موہوب لہ ایک چیز کو دوسری کے عوض مین دے اگر دونون چیزین دو عقد مین موہوب ہوے ہون تو عوض دینا درست ہے اگر ایک عقد مین موہوب ہون تو جائز نہین اسواسطے کہ اختلاف عین کے مانند ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۷

قاعدہ کلیہ رجوع اور عدم کا یہ ہے کہ جس حق کا آدمی سے مطالبہ کیا جائے حبس اور ملازمت سے تو اسکے ادا کا امر کرنا رجوع کا مثبت ہے بلا اشتراط ضمان اور جو ایسا نہین ہے جیسے اسکا مطالبہ بحبس و ملازمت نہین تو اوس کے

ادا کا موجب نہین مگر اسوقت جبکہ امر کرنے والا اپنے اوپر ضمان اوسکا شرط کرے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۱۱۳۸ اگر نصف ہبہ مستحق غیر نکلا تو موہوب لہ نصف عوض پھیر لے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۹ اور بالعکس اسکے یعنے جب کہ نصف ہبہ مین رجوع نہین جبتک کہ مابقی عوض کو نہ پھیر دے اسواسطے کہ مابقی ہو سکے رکھتا ہے ابتدا، تفویض مین اور مراد اس عوض سے وہ ہے جو غیر مشروط ہو عقد مین۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۰ اگر تمام عوض مستحق ہو تو واہب تمام ہبہ مین رجوع کرے جبکہ ہبہ قایم ہو اگر ہبہ ہالک ہو تو رجوع نہین اسواسطے کہ ہلاک ہبہ مانع رجوع ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۱ اگر تمام ہبہ مستحق ہو موہوب لہ کو جائز ہے کہ تمام عوض پھیر لے اگر موجود ہو اور عوض کا مثل پھیر لے اگر عوض ہالک ہو بشرطیکہ عوض مثلی ہو خواہ کیلی ہو یا وزنی ہو اور عوض کی قیمت پھیر لے اگر عوض قیمت والا ہو۔ کذا فی الغایہ و درالمختار

مقالہ ۱۱۴۲ اگر واہب ہبہ کرے اپنے قرابتدار محرم نسبی کو اگرچہ موہوب لہ ذمی ہو تو رجوع نکرے گا۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۳ اگر تلوار ہبہ کی موہوب لہ نے توڑ کر اوس کی چھری یا دوسری تلوار بنائی تو رجوع جائز نہوگا۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۴ جبکہ رجوع کیا متعاقدین مین سے ایک شخص نے حکم حاکم یا رضامندی سے تو رجوع عقد ہبہ کا فسخ ہوگا اصل سے اور اعادہ ہوگا واہب کی ملک قدیم کا نہ ہبہ واسطے واہب کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۵ چونکہ رجوع بقضا یا رضا اعادہ ملک واہب ہے نہ ہبہ موہوب کا اسیواسطے

شرط نہین رجوع مین قبض کرنا واہب کا اور رجوع صحیح ہے ایضاً

مقالہ ۱۱۴۵ اور واہب کو جائز ہے پھیر دینا موہوب کا اوس کے بائع کو ہر طرح خواہ بقضا ہو یا برضا ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۴۶ اگر واہب اور موہوب لہ نے رجوع پر اتفاق کیا اوس موضع مین جسمین رجوع صحیح نہین تو ان دونون کا اتفاق جائز ہے۔ الجواہرہ اور درالمختار۔

مقالہ ۱۱۴۷ جبکہ ہبہ واقع ہو بشرط عوض معین مین تو وہ باعتبار ابتدا کے ہبہ ہوگا تو دونون عوضون مین تقابض شرط ہوگا اور محتمل القسمہ مین شایع ہونے سے عوض باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۴۸ فائدہ تملیک بمعنی ہبہ ہوتی ہے اور قبض کرنے سے تمام ہو جاتی ہے اور جبتک قبض اور تسلیم سے خالی ہو تو اسمین علماء کا اختلاف ہے انتہی۔ درالمختار

باب اکراہ یعنی زبردستی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۱۴۹ (لغت) اہل عرب اوس جگہ اکراہ بولتے ہین جہان اوسپر زبردستی کرے اوس چیز مین جسکو وہ ناپسند رکھتا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۰ شرع مین اکراہ زبردستی کرنیوالے کے دہمکانے کو کہتے ہین جو طرف ثانی کے دل مین جو اثر پیدا کردے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۱ (شرایط) شرائط اکراہ چار چیزین ہین ایک قادر ہونا اکراہ کرنیوالے کا اوس چیز کے واقع کرنے پر خواہ مکرہ سلطان یا چور اور ڈاکو ہو یا مانند اسکے یا زوج اپنی زوجہ کے حق مین وغیر ذلک۔

مقالہ ۱۱۵۲ اور شرط ثانی خوف ہے مکرہ کا یعنے جسپر اکراہ اور زبردستی ہوئی وہ اپنے ظن غالب سے ڈرتا ہو تہدید والی چیز کے واقع کردینے سے فی الحال اور تیسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کے سبب سے اکراہ ہوا وہ چیز جان یا عضو کی تلف کرنے والی ہو یا موجب ہوا یسے الم اور غم کی اور چوتھی شرط ممتنع ہونا مکرہ کا قبل از اکراہ اوس فعل سے جسکے واسطے اوسپر زبردستی ہوئی ہو۔

مقالہ ۱۱۵۳ اگر ایک شخص پر اکراہ ہو بسبب قتل کے متلف یعنے جو چیز تلف کرنے والی ہو نہ ایک دو کوڑے کی ضرب کہ وہ تلف کرنے والے نہین مگر آلہ تناسل اور آنکھ کو البتہ تلف کرنے والا ہے۔

مقالہ ۱۱۵۴ زیلعی نے ذکر کیا ہے کہ ضرب شدید حاکم کی راے پر مفوض ہے اوسکی حد معین نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۵ بیع مکروہ مخالف ہے بیع فاسد کی چار صورتون مین پہلی صورت یہ ہے کہ جایز ہو جاتی ہے اجازت قولی اور فعلی سے برخلاف اور بیع فاسد کے وہ اجازت سے متعلق بصحیح نہین ہوتی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۶ دوسری صورت یہ ہے کہ مشتری کا تصرف اوس سے توڑا جاتا ہے اگرچہ دست بدست چند بار اوسکی بیع ہوگئی ہو برخلاف بیع فاسدہ کے اسواسطے کہ بیوع فاسدہ مین حق شرع کی جہت فساد ہے اور بیع مکرہ مین حق العبد کے جہت سے فساد ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ بیع مکرہ مین وقت اعتاق کے قیمت معتبر ہوگی نہ قبض کے وقت کی اور چوتھی صورت یہ ہے کہ ثمن اور مبیع امانت ہے مکرہ کے ہاتھ مین بسبب لینے ثمن کے مشتری کے اذن سے

مقالہ ١١٥٧
سلطان کا امر اکراہ ہے اگرچہ اوس نے قتل یا حبس کی وعید اور تہدید نکی ہو۔ در المختار
اور بدون سلطان کے اور کسی کا امر اکراہ نہین بشرطیکہ مامور دلالت حال سے
نہ جانتا ہو کہ اگر اوسکا کہنا نکرے گا تو وہ اسکو قتل کرے گا یا اوسکا قطع ہاتھہ کریگا
اور اسی قول کا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ١١٥٨
اگر بایع کے بیچنے پر اکراہ ہوا نہ مشتری پر اور مبیع تلف ہوگئی مشتری کے ہاتھہ مین
تو مشتری اوس کی قیمت کا بائع کو تاوان دے بسبب قبض کرنے مشتری کے
مبیع کو عقد فاسد سے۔ ایضاً

مقالہ ١١٥٩
اگر مالک تاوان لے اکراہ کرنیوالے سے تو وہ مشتری سے قیمت اوسکی
پہیر لے۔ ایضاً

مقالہ ١١٦٠
اگر کوئی شخص اسپر اکراہ کیا جاوے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
انکار کرے تو وہ دل کو مطمئن ایمان کے ساتھہ رکھے جو ظالم کہے وہ کرے
اپنی جان بچانیکے واسطے اسکا حکم فقہانے دیا ہے۔ ایضاً

باب شفعہ کے بیان مین

مقالہ ١١٦١
شرع مین بقعہ خریدشدہ کے مالک ہونے کو بعوض اسقدر ثمن کے جتنے مین
مشتری کو پڑا ہے شفعہ کہتے ہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ١١٦٢
(شرط) شرط شفعہ کے چند قسم ہین ازان جملہ عقد معاوضہ پایا جاوے
اور عقد معاوضہ بیع ہے یا جو بیع کے معنی مین ہو پس جو بیع یا بیع کے معنی مین
نہوا اوسمین شفعہ ثابت نہ ہوگا یہانتک کہ ہبہ اور صدقہ اور میراث اور وصیت

ـکے ساتھہ شفعہ واجب نہین ہوتا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۳ اگر ہبہ بشرط عوض ہوا در واہب و موہوب لہ دونون نے باہم قبضہ کرلیا تو شفعہ واجب ہوجائیگا اور اگر دونون مین سے فقط ایک نے قبضہ کیا نہ دوسرے نے تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شفعہ مستحق نہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۴ جو دار کہ بدل صلح ہوا وسمین شفعہ واجب ہوجاتا ہے اور اسیطرح جس دار سے باقرار صلح کرلی ہو اسمین بھی شفعہ واجب ہوتا ہے اور اگر بانکار صلح کی ہو تو شفعہ واجب نہوگا مگر شفیع حجت قایم کرنے مین قایم مقام مدعی کے ہوجائیگا پھر اگر شفیع نے اس بات کے گواہ قایم کئے کہ یہ دار مدعی کا ہے یا مدعا علیہ سے قسم لی اور اوس نے قسم سے انکار کیا تو شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوجائیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۵ از انجملہ مبیع سے بائع کی ملک زائل ہوجانا شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۶۶ اور شرط ہے کہ شفعہ کا محل عقار ہو یعنے یہان مراد غیر منقول ہے مثل مکانات اور باغات اور درخت کے اور کنوان کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۶۷ اگر ایک شخص کو ایک دار اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ شخص واہب کو ہزار درم ہبہ کرے تو جبتک دونون باہم قبضہ نہ کرلین تب تک شفیع کو اوسمین حق شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۸ (رکن) شفعہ کا رکن لینا ہے شفیع بایع یا مشتری سے وجوب سبب اور شرط شفعہ کے نزدیک۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۹ شفعہ کی صفت یہ ہے کہ بواسطہ شفعہ کے لینا ابتدا خرید کے مانند ہے تو شفعہ سے وہ ثابت ہوتا ہے جو خریداری سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ پہر دینا

بسبب خیار عیب کے اور خیار رویت کے۔

مقالہ ۱۱۷۰
شفعہ واجب ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہو جسمین مالک کا حق منقطع ہوگیا چنانچہ آگے آوے گا۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۷۱
اور شفعہ واجب ہوتا ہے بعد بیع کے مشتری کے خیار سے۔ ایضًا
شفعہ واجب ہوتا ہے واسطے شریک کے ذات مبیع مین۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۷۲
بعد اس کے اگر شریک بیع کا نہو یا ہو مگر مشتری کے واسطے بیع کو مسلم رکھے یعنے جو حق شفعہ کو طلب نکرے تو اوسکا شفعہ واجب ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۷۳
نہر صغیر جسمین کشتیان نہین چلتین اور جیسے کوچہ غیر نافذہ ہو تو دونون مین شریکون سے شفعہ ثابت نہ ہوگا۔

مقالہ ۱۱۷۴
بیان نہر صغیر خاص یہ ہے کہ نہر صغیر کے پانی لینے کے باری مشترک ہو چند لوگون مین کہ اونکی اراضی اوس سے سینچے جاتے ہون اور ان اراضی مین سے ایک کہیت بکا ہو تو سب پانی لینے والون کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔

مقالہ ۱۱۷۵
پہر حق مبیع کے لحیط بعد کے شفعہ ہمسایہ ملاصق کے واسطے واجب ہے اگرچہ ہمسایہ ملاصق ذمی یا عبد ماذون یا مکاتب ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۷۶
جار ملاصق وہ ہے جسکا دروازہ دوسرے کوچہ مین ہے اور اوس کے گھر کی پشت خانہ مبیعہ کی پشت سے ملی ہے تو اگر اوسکا د[illegible] کوچہ مین ہو اور وہ کوچہ غیر نافذہ ہے تو وہ خلیط ہے حق مبیع مین نہ جار ملاصق چنانچہ مذکور ہو چکا ہے اگرچہ اوسکا دروازہ سامنے ہو خانہ مبیع کے۔ ایضًا

اگرکسی نے اپنا شفعہ کا ساقط کردیا بعد حکم قاضی کے تو باقی شفیعون کو شفیع تارک
شفیع تارک کا حصہ لینا جائز نہین اسواسطے کہ حکم قاضی سے انمین سے ہر واحد
کا حق جدا ہوگیا کے حصے سے۔ کذا فی زیلعی

مقالہ ۱۱۷۷
اگرایک شفیع نے اپنا حصہ دوسرے شفیع کے واسطے مقرر کردیا تو صحیح نہین
اوراوسکا حق اس فعل سے ساقط ہوگا اوسکی او۔گردانی سے اور مبیع تقسیم ہوجائیگا
باقی شفیعون مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۷۸
صحیح ہے طلب کرنا شفیع کے مشتری کے وکیل سے اگر مبیع اوس نے اپنے
موکل کو تسلیم نہ کردی ہو تو طلب شفعہ وکیل سے صحیح نہین تو دعوی شفعہ اس سے
باطل ہے یہی مختار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۷۹
شفعہ نہین وقف مین اور وقف کے واسطے شفعہ ہے اور نہ وقف کے جوار
مین شفعہ ہے۔ کذا فی درالمختار وشرح المجمع والنوازل۔

باب طلب شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۱۸۰
شفعہ عقد وجوار سے واجب ہوتا ہے اور طلب وشہاد سے متاکد ہوجاتا ہے
اور لے لینے سے ملک حاصل ہوتی ہے پہر طلب کی تین قسمین ہین (۱)
طلب مواثبہ (۲) طلب تعریہ اشہاد (۳) طلب تملیک پس طلب مواثبہ
یہ ہے کہ جسوقت شفیع نے بیع کو معلوم کیا تو چاہیئے کہ اوسیوقت
شفعہ طلب کرنے اور اگر اسُ نے سکوت کیا اور طلب نکیا تو اوسکا شفعہ باطل
ہوجائے گا اور یہی روایت اصل ہمارے صاحب مشہور ہے۔ عالمگیری

مقالہ — اور شفعہ طلب کرے شفیع بیع دریافت ہونے کی مجلس مین خواہ علم بیع مشتری سے ہوا ہو یا اوس کے فرستادہ سے یا کسی عادل شخص کے کہنے سے یا عدد کثیر کی خبر دینے سے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۸۲ — مجلس علم بیع مین طلب لازم ہے اگرچہ مجلس دراز ہو عورت مخیرہ کی مانند یہی قول اصح ہے کذا فی الدرر اور اسی قول پر متون فقہ شامل ہین اور طلب علی الفور لازم ہے اور علم الفور پر فتوی۔

مقالہ ۱۱۸۳ — طحطاوی نے کہا جبکہ روایت علی الفور پر فتوی ہوا تو منافقت کی کیا وجہ ہے اور اس روایت پر متفرع ہے تو [illegible] کا مسئلہ کہ جب شفیع سلام کرے مشتری پر شفعہ باطل ہوگیا [illegible] طلب پر اوس نے سلام کو مقدم کیا کیونکہ طلب بعد علم بیع فوراً واجب تھی۔

مقالہ ۱۱۸۴ — زیلعی مین ہے اور اگر شفیع کو خبر بذریعہ خط کے ہوئی اور شفعہ اول یا خط مین لکھا تھا اس نے تمام خط پڑھا تو شفعہ باطل ہوگیا بسبب تاخیر طلب کے بشرطیکہ علم مشتری اور ثمن ہوگیا ہوا سواسطے کہ سکوت اسوقت رضا ہوتا ہے جبکہ مشتری اور ثمن معلوم ہوا انتہی کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۸۵ — اور علم بیع کے بعد طلب کرنے کو طلب مواثبہ اور طلب مبادرت کہتی ہین اگر مجلس علم مین گواہ ہون تو اونکو گواہ کرلے اور اگر گواہ وہان نہو تو اپنی زبان سے طلب شفعہ کرے تاکہ اوسکا حق عند اللہ ساقط نہو۔ در المختار

مقالہ ۱۱۸۶ — ایسے لفظ سے شفعہ طلب کرے جس سے شفعہ مفہوم ہو چنانچہ یون کہنا کہ مین نے شفعہ طلب کیا اور مانند اس کے یا یون کہا کہ مین شفعہ کا

طالب ہون۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸۷

شفیع یون کہے کہ فلان نے یہ گہر خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور مقرر مین مجلس علم مین شفعہ طلب کر چکا ہون اور مین اب اوسکو طلب کرتا ہون تم گواہ رہو اوسپر اور یہ طلب اشہاد ہی۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۸۸

اگر شفیع قادر ہو اسپر اگرچہ خط لکھنے پر یا رسول بہیجنے کے ہو اور باوجود اوس کے گواہ نہ کرے تو اوسکا شفعہ باطل ہوگا۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۸۹

طلب ثالث کی تاخیر کرنے سے ہر طرح خواہ تاخیر عذر سے ہو یا بلا عذر ایک مہینے کی تاخیر ہو یا زیادہ شفعہ باطل نہین ہوتا یہانتک شفیع اسکو اپنی زبان سے ساقط کردے اسی قول کا فتوی ہے اور یہی ظاہر مذہب ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹۰

اگر اوس نے مثل مرض اور حبس وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے ترک کی اور توکیل اوس سے نہو سکی تو اسکا حق شفعہ باطل نہوگا اور اگر اوس نے بلا عذر خصومت ترک کی تو امام اعظم کے نزدیک اور دو روایتون مین سے ایک روایت کے موافق امام ابو یوسف کے نزدیک اسکا شفعہ باطل نہ ہوگا یہی ظاہر مذہب ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط والہدایہ

مقالہ ۱۱۹۱

ایک دار ایک شخص کے قبضہ مین ہے اوس نے اقرار کیا کہ فلان شخص کا ہے پہر اوسکے پہلو مین دوسرا دار فروخت کیا گیا پس مقرلہ نے شفعہ طلب کیا تو اوسکو شفعہ نہ ملیگا یہانتک کہ اس بات کے گواہ قائم کرے کہ یہ دار میرا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۹۲

جو ثمن موجل مشتری پر ہے وہ معجل نہ ہوگا اگر شفیع نے ثمن حال سے اسکو لیا اسواسطے کہ مدت حق مشتری ہے تعجیل سے باطل نہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۳

شفیع ثمن اور قیمت عمارت اور درخت کی دیکر لے اگر مشتری نے عمارت بنائی ہو یا درخت لگائے ہون یا کہ شفیع مشتری کو عمارت کہودنے اور درخت اکہاڑنے کی تکلیف دی مگر جبکہ اوکہاڑنے مین زمین کا نقصان ہو تو شفیع کو جائز ہے اوسکا لینا کہودی عمارت اور اکہڑے درخت کی قیمت کے ساتہہ۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۴

اگر مشتری نے خرید کے بعد اوسکو وقف کر دیا یا مسجد بنائے یا قبرستان کیا یا کسی کو ہبہ کیا تو شفیع ان سب تصرفات کو دفع کر سکتا ہی کذا فی الدر المختار

مقالہ ۱۱۹۵

اجنبی شخص کے عمارت توڑنا مشتری کے توڑنے کے مانند ہے حکم مین یعنے بقدر اوس کے حصہ کے ثمن ساقط ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۶

اگر مشتری نے زمین اور کہجور کے درخت اور پہل خرید کئے یا کہ پہل لگے خرید کے بعد مشتری کے قبض مین بسبب حاصل ہونے پہلون کے درخت سے اور اگر مشتری نے پہل توڑ لئے تو شفیع کو پہل لینے کا اختیار نہین پہل تابع ہے نہ اصل۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۷

اگر باغ تلف ہوگیا آسمانی آفت سے اور حالانکہ اسکو مشتری نے اسکے پہلون کے ساتہہ خرید کیا تہا ساقط ہوگا اوسکا حصہ ثمن سے جس باغ کو پہل کے ساتہہ خرید کیا اور کل ثمن سے شفیع لیگا تا نی مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۸

طلب شفعہ کرنا بیع فاسد مین انقطاع حق سے ہے بائع کا بالاتفاق۔ ایضاً

باب مراتب شفعہ کے بیان مین

۱۱۹۹ مقالہ اگر چند شفعہ جمع ہوجاوین تو اونمین ترتیب کا لحاظ کیا جائیگا پس شریک کو خلیط پر اور خلیط کو جار پر مقدم کرینگے۔ عالمگیری

۱۲۰۰ مقالہ اگر شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو خلیط کا شفعہ واجب ہوگا۔ عالم

۱۲۰۱ مقالہ اور اگر دو خلیط ہون تو تقدیم ہوگی کہ پہلے اخص ہوگا پھر اعم۔ ایضاً

۱۲۰۲ مقالہ اور اگر خلیط نے بھی اپنا حق شفعہ دیدیا جار کا حق شفعہ واجب ہوگا اور یہی جواب موافق ظاہر الروایت کے ہے اور یہی صحیح ہے اسواسطے ہر ایک ان تینون امور مین سے استحقاق شفعہ کے واسطے سبب صالح ہے۔ عالمگیری

۱۲۰۳ مقالہ ایک دار دو شریکون مین مشترک ہے کوچہ غیر نافذہ مین واقع ہے اور انمین سے ایک شریک نے اپنا حصہ دار کسی شخص کے ہاتھ فروخت کردیا تو شفعہ پہلے شریک اور کو ملیگا پس اگر اوس نے حق شفعہ مشترک کو دیدیا تو اوس شخص کو ملیگا جو اپنے دار اور اس دار کے درمیانی دیوار مین شریک ہے۔ عالمگیری

۱۲۰۴ مقالہ اگر ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار واقع ہے اسکے اندر ایک بیت ہے اور وہ بیت دو آدمیون کا ہے اور دار مین ایک قوم شریک ہے پھر بیت مین سے ایک شریک نے اپنا حصہ فروخت کردیا تو پہلے حق شفعہ شریک کو ملیگا پس اگر انہون نے دیدیا تو سب اہل کوچہ کو ملیگا اور حق شفعہ

مین یہ سب لوگ برابر ہونگے پہر اگر اہل کوچہ نے بہی دیدیا تو جار ملاصق کو
ملیگا اور جار ملاصق وہ شخص ہے جو اس دار کی پشت پر رہتا ہے اور
اوس کے دار کا دروازہ دوسرے کوچہ کیطرف ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ١٢٠٥
امام محمد نے فرمایا ہے کہ جہان شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو
جار کے واسطے جبہی حق شفعہ ثابت ہوگا کہ جب جار نے بیع کے
سنتے ہی شفعہ طلب کیا ہو اگر نہ طلب کیا ہو تو اوس کے حق شفعہ
حاصل نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ١٢٠٦
صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل الماء کے استحقاق شفعہ مین
اولی ہے بشرطیکہ رقبہ مسیل الماء اوسکی ملک نہوا اور اسکی صورت یہ ہے
کہ ایک دار فروخت کیا گیا اور اسمین ایک شخص کا راستہ ہے اور دوسرا
کا پانی بہنے کا استحقاق ہے تو صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل
کے استحقاق شفعہ مین اولی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ١٢٠٧
ایک دار مین تین بیت ہین اور باقی میدان سب ہے تین آدمیون مین
مشترک ہے اور بیوت انمین سے دو شخصون مین مشترک ہین پس ہر دو
مالکان بیوت مین سے ایک نے اپنا حصہ بیوت و میدان اوس شخص کے
ہاتہہ جو بیوت و میدان مین اوسکا شریک ہے فروخت کیا تو باقی دونون
آدمیون کو جو صحن مین اس کے شریک ہین استحقاق شفعہ نہوگا۔ کذا فی عالمگیری

مقالہ ١٢٠٨
امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک دیوار مع اوسکی
زمین کے خریدی پہر باقی دار خریدا پہر دیوار کے جار نے شفعہ

طلب کیا تو اسکو دیوار کا شفعہ ملیگا اور باقی دار مین حق شفعہ نہ ملیگا کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۰۹ ایک دار مین ایک دروازہ دریبہ کے طرف ہے اور دار کے دوسرے دروازہ سے بڑے راستہ کے طرف نکل گیا ہے پس اگر یہ راستہ عام لوگون کی راہ گذر ہو تو اہل دریبہ کو حق شفعہ نہوگا اسواسطے کہ حیہ نافذہ ہے اور اگر یہ راہ خاص اہل دریبہ کا ہو تو اہل دریبہ سب شفیع ہونگی کیونکہ کوچہ غیر نافذہ ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۱۰ ایک شخص نے ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار خریدا پہر اسی کوچہ مین دوسرا دار خریدا تو اہل کوچہ کو دار اول بحق شفعہ لینے کا اختیار ہوگا اسواسطے کہ دار اول خریدنے کے وقت مشتری شفیع نہ تہا پہر دوسرے دار مین مشتری بہی اہل کوچہ کے ساتہہ شفیع ہوگیا۔ عالمگیری

باب اون امور کے بیان مین جن سے کہ حق شفع بعد ثابت ہونیکے باطل ہو جاتا ہی اور جن سے باطل نہین ہوتا ہے

مقالہ ۱۲۱۱ واضح ہو کہ جن امور سے حق شفعہ بعد ثابت ہونے کے باطل ہو جاتا ہے اونکی دو قسمین ہین ایک اختیار دوسری ضروری پہر اختیاری کی دو قسمین ہین ایک صریح یا جو صریح کے قایم مقام ہوا ور دوسری دلالت یعنے دلالت ساقط ہوا پس صریح کی یہ صورت ہے مثلاً شفیع یون کہے کہ مین نے اپنا حق شفعہ باطل کر دیا یا مین نے حق شفعہ ساقط کر دیا یا مین نے تجہی

شفعہ سے بری کر دیا یا مین نے شفعہ تجھے دیا یا اس کے مثل دوسرے الفاظ کہے مگر ضروری ہے کہ اوس نے ایسے الفاظ بیع واقع ہونیکے بعد کہے ہون خواہ اسکے بیع کا علم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو کیونکہ صریحًا اپنا حق ساقط کرنے مین جاننا و نجاننا دونون یکسان ہین بخلاف دوسری قسم دلالت کے بطریق دلالت اگر شفیع نے اپنا حق ساقط تو جبتک بیع کا حال جاننے کے بعد ساقط نکرلے تب تک ساقط نہ ہوگا۔ ا

مقالہ ۱۲۱۲ اور دلالت کی یہ تفسیر ہے کہ شفیع کے طرف سے کوئی ایسا فعل پایا جاوے جو مشتری کے واسطے عقد بیع اور اس کے حکم کی رضامندی پر دلالت کرتا ہو جیسے طلب چھوڑکر کسی کام مین مشغول ہوگیا۔

مقالہ ۱۲۱۳ اور قسم ضروری کی یہ مثال ہے کہ مثلاً حق دو طرحکی طلب کے بعد شفعہ مین لے لینے سے پہلے مرجاوے تو ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اوسکا حق شفعہ باطل ہوجائیگا مگر مشتری کے مرجانے سے شفیع کا حق باطل نہوگا اور شفیع کو اختیار رہیگا کہ مشتری کے وارث سے لیلے۔ کذا فی بدیع عالم

مقالہ ۱۲۱۴ عقد بیع سے پہلے شفعہ کا دیدینا صحیح نہین ہے اور بعد بیع کے صحیح ہے خواہ شفیع کو اپنا حق شفعہ واجب ہونا معلوم ہو یا نہ معلوم ہوا ور جس شخص کو ساقط کر کے دیدیا ہے اوسکو معلوم ہوا ہو یا معلوم نہوا ہو۔ کذا فی المحیط

فصل جسمین شفعہ ثابت ہوتا ہی یا نہین ثابت ہوتا اوسکے بیان مین

مقالہ ۱۲۱۵ شفعہ ثابت نہین مورث مین اور صدقہ اور ہبہ بلا عوض مشروط مین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۱۶ اگر ایک شخص گہر کا مالک میراث کے سبب سے ہے تو اوسمین شفعہ نہین۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۲۱۷ اور اوس گہر مین شفعہ نہین جو بدل خلع یا بدل صلح کا دم عمد سے ٹہر اگیا یا جو گہر مہر مین قرار دیا گیا۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۸ اوس گہر مین شفعہ نہین جو بیع ہوا بایع کے اختیار سے ہنوز اوس کا اختیار ساقط نہین ہوا ہے پہر اگر ساقط ہوگیا تو شفعہ واجب ہوگیا اگر شفیع نے سقوط اختیار کے وقت طلب کی قول صحیح مین اور بعضون نے کہا کہ بیع کے وقت طلب کی اور اس قول کی بھی تصحیح ہوئی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۹ اور اس گہر مین شفعہ نہین جسکی بیع فاسد ہوئی ہو اور ہنوز اوسکا فسخ ساقط نہین ہوا اگر اوسکا فسخ ساقط ہوگیا چنانچہ مشتری نے اوسمین کچہہ عمارت بنائی تو شفعہ ثابت ہوگا۔ ایضًا

باب شفعہ مین گواہی دور کرنے اور شفیع و مشتری و بائع کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۰ شفیع و مشتری کے درمیان جو اختلاف واقع ہو وہ یا ثمن کے طرف راجع ہوگا یا مبیع کے طرف راجع ہوگا پس جو اختلاف ثمن کے طرف راجع ہو وہ تین حال سے خالی نہین یا جنس ثمن مین اختلاف ہوگا یا مقدار ثمن مین یا صفت ثمن مین پس اگر جنس ثمن مین اختلاف ہو مثلاً

مشتری نے کہا کہ مین نے سو دینار کو خریدا ہے اور شفیع نے کہا کہ ہزار درم کو خریدا ہے تو قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ جنس ثمن کے پہچاننے مین شفیع سے مشتری زیادہ ہے پس جنس کے دریافت مین اوسی کے قول کے طرف رجوع کیا جائیگا۔ کذا فی بدایع

مقالہ ۱۲۲۰
اگر شفیع و مشتری نے ثمن مین اختلاف کیا تو مشتری کا قول قبول ہوگا اور دونون سے باہم قسم نہ لیجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۱
اور اگر دونون نے اپنے اپنے گواہ قایم کئے تو امام اعظم اور امام محمدؒ کے نزدیک شفیع کے گواہ قبول ہونگے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۲
اگر دونون مین سے کسی نے قسم سے انکار کیا تو ظاہر ہو جائیگا کہ ثمن کی مقدار اسیقدر ہے جسقدر دوسرا کہتا ہے پس شفیع اسیقدر پر شفعہ مین لے لیگا اور اگر دونون قسم کہالین تو قاضی دونون کے درمیان بیع فسخ کر دیگا۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۲۳
اگر ثمن کا ادا کرنا ظاہر نہ ہوا اور بایع نے کہا کہ مین نے یہ دار ایک ہزار درم کو فروخت کر کے ثمن وصول کر لیا ہے تو شفیع اسکو ہزار درم کے عوض لیسکتا ہے اور اگر اوس نے یون کہا کہ مین نے ثمن پر قبضہ کر لیا اور وہ ہزار درم ہے تو اسکے قول پر التفات نکیا جائے گا۔ کذا فی الهدایہ

باب نابالغ کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۴
نابالغ کا استحقاق شفعہ مین مثل بالغ کے ہوتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۵ اگر خرید واقع ہو نیکے وقت سے چھہ مہینے سے کم ہین وضع حمل ہوا تو اس
بچہ کو شفعہ ملیگا اور اگر چھہ مہینے یا زیادہ مین وقت خرید سے وضع حمل ہوا تو
اسکو شفعہ نہ ملیگا کیونکہ یہ بیع واقع ہونے کے وقت اس بچہ کا وجود ثابت
نہ ہوا حکماً لیکن اگر بیع سے پہلے اوسکا باپ مرگیا ہو اور یہ بچہ اوس کا
وارث ہوا ہو تو اس صورت مین شفعہ کا مستحق ہوگا اگرچہ وقت بیع سے
چھہ مہینے یا زیادہ مین وضع حمل ہوا ہو کیونکہ وقت بیع کے اوسکا وجود حکماً
ثابت ہے اس لئے کہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے۔ پہر واضح ہو
کہ جب صغیر کے واسطے شفعہ واجب ہو تو اس شفعہ کے طلب کرنے
اور لینے کا کارپرداز وہی شخص ہوگا جو اس کے استیفا حقوق کیواسطے
شرعاً اوسکا قایم مقام ہو اور یہ شخص اوسکا باپ ہوتا ہے یا باپ کا وصی
پہر سگا دادا پہر سگے دادے کا وصی پہر وہ وصی جسکو قاضی مقرر کرے
پہر اگر ان لوگون مین سے کوئی موجود نہ ہو تو جسوقت یہ لڑکا بالغ ہو اسوقت
اپنے استحقاق شفعہ پر ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۶ اگر نابالغ کے باپ یا باپ کے وصی یا جو شخص انکے قائم مقام ہے کسی نے
صغیر کا شفعہ دیدیا تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوسکا دیدینا
صحیح ہوگا جہانتک کہ جب نابالغ اپنے بلوغ کو پہونچا تو اوسکو یہ اختیار نہ ہوگا
کہ مبیع مشفوعہ کو شفعہ مین لیلے خواہ شفعہ دینے والے نے مجلس قاضی مین
شفعہ دیا ہو یا غیر مجلس قاضی مین دیا ہو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۲۷ اگر مشتری نے ایک دار کو اسقدر ثمن کثیر کے عوض خرید اکہ لوگ اپنے

اندازہ مین اسقدر خسارہ نہین اوٹہاتے ہین اور اس دار کا شفیع ایک نابالغ
ہے پس اوس کے باپ نے اوسکا شفعہ دیدیا تو ہمارے بعض اصحاب نے
فرمایا کہ اوس صورت مین تسلیم شفعہ امام محمد کے نزدیک بھی صحیح ہے
اور اصح یہ ہے کہ یہ تسلیم بالاجماع صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ ایسے ثمن کثیر
ہونے کے باعث سے باپ اوسکے لینے کا اختیار نہین رکہتا ہے اور
طلب شفعہ سے سکوت کرنا یا شفعہ دیدینا جبھی صحیح ہوسکتا ہے کہ جب وہ شخص
اوس کو لیسکتا ہو پس نابالغ وقت بلوغ کے اپنے استحقاق شفعہ پر
ہوگا۔ کذا فی المبسوط و عالمگیریہ

باب اون چیزون کے بیان مین جو شفعہ کو باطل کر دیتی ہی

مقالہ ۱۲۲۸ شفعہ کو باطل کرتا ہے طلب مواثبہ کا ترک اور ترک طلب مواثبہ کی یہ صورت
ہے کہ شفیع شفعہ طلب نکرے اُس مجلس مین جسمین اوسکو بیع کی خبر پہونچی۔ در المختار

مقالہ ۱۲۲۹ مبطل شفعہ ہے باوجود قدرت کے طلب اشہاد کا ترک کرنا طلب اشہاد
کی صورت یہ ہے کہ شفیع کہے کہ فلان شخص نے یہ گہر خرید کیا اور مین
اوسکا شفیع ہون اور مین قبل اس کے طلب مواثبہ کرچکا ہون اور اب بھی
طلب کرتا ہون تم شاہد رہو اوسپر اور قدرت کی یہ صورت ہے کہ کسی نے
شفیع کا منہہ بند نکر لیا ہو اور وہ زمانہ کے اندر نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۰ فقط بعد بیع کے تسلیم شفعہ مبطل ہے اوس کے خواہ علم سقوط شفعہ کا بسبب
تسلیم کے اوس کے ہو یا نہ ہو اور قبل بیع کی تسلیم شفعہ مبطل نہین تسلیم شفعہ

عبارت ہے اسقاط حق شفعہ سے اور اسقاط حق نہین ہوسکتا مگر بعد وجوب
کے اور وجوب شفعہ نہین ہوتا مگر بیع کے بعد لہذا تسلیم شفعہ قبل بیع کے
صحیح نہین اور بعد بیع کے صحیح ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۲۳۱
تسلیم شفعہ مبطل شفعہ ہے اگرچہ تسلیم صغیر کے باپ یا وصی کیطرف سے
ہو برخلاف محمدؒ کے اوسمین جسکی بیع اوس کی قیمت کے موافق یا اقل قیمت
سے ہوئی ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۲
طلب شفعہ کا وکیل جبکہ شفعہ تسلیم کرے یا اپنے موکل شفعہ کا اقرار کرے
تو تسلیم صحیح ہے اگرچہ تسلیم اور اقرار قاضی کے پاس ہوا ور قاضی کے
حضور مین نہ ہو تو صحیح نہین لیکن وکیل خصومت سے خارج ہوجاتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۳
شفعہ باطل کرتا ہے صلح کرنا شفیع کا شفعہ کے عوض پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۴
اور شفعہ کو باطل کرتا ہے شفیع کا مرجانا شفعہ لینے سے پہلے طلب کے
بعد یا قبل طلب کے اور شفعہ مورث نہین ہوتا۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۵
شفعہ کو باطل نہین کرتی مشتری کی موت بسبب باقی رہنی شفیع کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۶
شفعہ کو باطل کرتا ہے خرید کرنا شفیع کا مشتری سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۷
اگر شفیع نے یہ جانا کہ مشتری زید سے اوس نے بیع تسلیم کی پھر ظاہر ہوا
کہ مشتری تو بکر ہے تو شفیع کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۸
مکروہ ہے حیلہ کرنا اسقاط شفعہ کے واسطے بعد ثابت ہوجانے شفعہ کے
بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۹
ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہین اور ابو یوسف کے قول کا فتوی ہے الدر المختار مین

۱۲۴۰
مقالہ جبکہ ایک جماعت نے زمین مول لی اور بائع ایک ہے تو شفعہ لینا متعدد ہوگا مشتری کے شمار کے موافق تو شفیع کو یہ جائز ہوگا کہ ایک مشتری کا حصہ لے اور باقی کو چھوڑ دے اور بالعکس اوس کے یعنے بائع کئی شخص ہوں اور مشتری ایک ہو تو شفعہ لینا متعدد نہ ہوگا بلکہ شفیع یا سب بیع کو لے یا سب کو چھوڑ دے اسواسطے اوسمین مشتری پر تفریق عقار ہے۔ الیضاً

باب شفعہ کیواسطے وکیل کرنے اور وکیل شفعہ کے شفعہ دیدینے کے بیان مین

۱۲۴۱
مقالہ اگر مشتری نے کسی دار کے خریدنے کا اقرار کیا اور وہ اوس کے قبضہ مین موجود ہے تو اوسمین شفعہ واجب ہوجائیگا اور وکیل اوسمین خصم ہوگا۔ عالمگیری

۱۲۴۲
مقالہ اگر بایع نے بیع کا اقرار کیا اور مشتری نے اپنے خریدنے کا اقرار کیا اور مبیعہ ہنوز بایع کے قبضہ مین موجود ہے تو شفیع کا حکم دیدیا جائیگا۔ کذا فی المحیط

۱۲۴۳
مقالہ اگر وکیل شفعہ نے بسبب شرکت کے حق شفعہ کرنے کا ارادہ کرکے اس طرح گواہ قایم کئے کہ اس وکیل کے فلان شخص موکل کا اس دار مبیعہ مین حصہ ہے اور گواہون نے اس حصہ کی مقدار بیان نکی تو وکیل کے طرف سے ایسے گواہ مقبول نہونگے اور نہ اوس کے نام حق شفعہ کا حکم ہوگا۔ عالمگیری و ذخیرہ۔

۱۲۴۴
مقالہ اگر شفیع نے حق شفعہ لینے کے واسطے ایک شخص کو وکیل کیا تو وکیل کا

یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو وکیل کردے لیکن اگر موکل نے وکیل کو اس طرح اختیار دیا ہو کہ جو کچہہ تو کرے وہ جایز ہے تو ہو سکتا ہی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۵
اگر کسی شخص کو کسی دار معین کا حق شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا تو وکیل مذکور کو سوا اس دار کے دوسرے مقدمہ شفعہ مین خصومت نہین کرسکتا ہے کیونکہ وکالت مقید کرنے سے متقید ہو جاتی ہے اور اس صورت مین موکل نے جس دار کو معین کیا ہے اوسی کی خصومت کے ساتہہ وکالت کو مقید کر دیا ہے ہان اگر ہر حق شفعہ مین جو موکل کے واسطے واجب ہو اختیاری خصومت کرنے کا وکیل کیا ہو تو البتہ جایز ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۶
اگر کسی شخص کو اپنا شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا پہر وکیل آیا اور حال یہ تہا کہ دار مشفوعہ کی عمارت غرق ہو چکی تھی یا زمین مشفوعہ کے درخت جل چکے تھے پس وکیل نے پورے ثمن مین بیع حق شفعہ لیلی مگر موکل راضی نہوا تو یہ لینا موکل کے ذمہ پڑیگا موکل اوس کو رد نہین کرسکتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

فصل اہل کفر کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۴۷
اگر ایک نصرانی دوسرے نصرانی سے ایک دار بعوض مردار کے خریدا تو شفیع کے واسطے اوسمین حق شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

باب مرض مین شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۴۸ اگر مریض نے ایک دار ہزار درم کو خریدا حالانکہ اوسکی قیمت ایک ہزار درم ہے اور اوس کے سوا ے اوس مریض کے پاس ہزار درم موجود ہین پہر مرگیا تو بیع جائز ہے اور شفیع کو اوسمین شفعہ کا استحقاق ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۹ اگر مریض نے ایک دار بعوض دو ہزار کے میعادی اوراودہار فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت تین ہزار درم ہے تو میعاد باطل ہوگی مگر مشتری کو اختیار دیا جائے گا چاہے بیع فسخ کردے یا فی الحال دو ہزار درم ادا کردے تاکہ وارثون کو انکا حق پورا ملے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۵۰ اگر مریض نے ایک دار تین ہزار درم کو ایک سال کے اودہار پر فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت دو ہزار درم ہے پہر مرگیا تو بالاجماع یہ حکم ہے کہ ایک تہائی سے زیادہ مین اودہار کی میعاد باطل ہے۔ لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہ تہائی ثمن کے حساب مین معتبر ہو یا قیمت کی راہ سے معتبر ہوگی امام ابو یوسف کے نزدیک ثمن کے حساب مین اور امام محمدؒ کے نزدیک قیمت کے اعتبار سے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۱ اگر مریض نے کوئی دار اوس کی قیمت کے برابر دامون کو اپنے وارثون کے ہاتہہ فروخت کیا اور اوسکا شفیع کوئی اجنبی ہے تو اسکو شفعہ نہ ملیگا اسواسطے کہ مریض کا مرض الموت مین اپنا کوئی مال عین کسی وارث کے ہاتہہ فروخت کرنا اگرچہ اس مال عین کی قیمت کے برابر دامون کے عوض ہو تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے تو شفعہ بھی جائز ہوگا۔ ایضاً

باب قسمت کے بیان مین

مقالہ ۱۲۵۴

واضح ہو کہ بعض حصون کو بعض سے جدا اور ممیز کرنیکو قسمت کہتے ہین اور یہ قسمت معنی مبادلہ سے کبھی جدا نہین ہوتی ہے لیکن مکیلات اور موزونات و عددیات متقاربہ یعنے ذوات الامثال مین جدا و ممیز کرنیکے معنی اظہر اور ارجح ہوتے ہین کیونکہ دو شریکون مین سے جو کچھ ایک شریک دوسرے سے لیتا ہے وہ مثل اسکے ہوتا ہے جو دوسرے کے پاس چھوڑ دیتا ہے پس اوسکا اپنے حق کے مثل وصول پانا مانند عین حق کے وصول پانیکے اقرار دیا گیا اسیواسطے دونون مین سے ہر ایک کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنا حصہ بغیر شریک کے رضامندی کے لے لے اور دونون مین سے جو شخص سرتابی کرے وہ تقسیم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور جو چیزین غیر مثلی ہین اون مین مبادلہ کے معنی ارجح اور اظہر ہوتے ہین پس حقیقۃً اور حکماً مبادلہ ہوتی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۵

(رکن) رکن قسمت وہ فعل ہے جس سے دو حصون مین جدائی اور تمیز حاصل ہو جیسے کیلی چیزون مین کیل اور وزنی چیزون مین وزن اور مذروع چیزون مین گز سے ناپنا اور عددیات مین گنتی۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۲۵۶

(شرط) شرط قسمت کی ایسی غیر مقسوم چیز ہو کہ قسمت سے اوس کے منفعت تبدیل اور فوت نہو جاوے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۵ حکم اوسکا یعنے قسمت کا معین کر دینا ہے ہر شریک کے حصہ کا علیحدہ علیحدہ جبکہ یہ قاعدہ ثابت ہو چکا کہ مثلی مین اقرار غالب ہے اور قیمتی مین مبادلہ تو شریک اپنا حصہ لے لے اپنے ساتھی شریک غائب ہونے سے اول مین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۵۶ قاعدہ کلیہ قسمت کیل اور موزونین یہ ہے کہ جب ایک شریک کا حصہ ہلاک ہو گیا قبل قبض تو قسمت منقوض ہو گی اور ویسا حال ہو گا جیسا کہ قسمت سے پہلے تہا اور اگر اوسکا حصہ تلف ہو گیا جس نے خود کیل اور وزن کیا نہ دوسرے کا حصہ تو قسمت باقرار ہے۔ کذا فی عالمگیری عن ذخیرہ

مقالہ ۱۲۵۷ اگر قسمت کرنے والا اجرت مثل پر [illegible] کیا جاوے تو صحیح ہے اسلئے کہ قسمت کرنا حقیقت مین قضا نہین تو قاسم کو اجرت لینا قسمت کرنے پر جائز ہے اگرچہ قضا پر اجرت لینا جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۵۸ کیل کرنے والے اور وزن کرنے والے کی اجرت بقدر حصون کے ہے باتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۵۹ واجب ہے ہونا قاسم کا امانتدار اور امین اور متقی اور واقف کار قسمت مین قسمت صحیح ہے سب شریکونکی رضامندی سے مگر جبکہ ان مین کوئی شریک صغیر ہو یا مجنون ہو جسکی طرف سے کوئی نائب نہین یا کوئی شریک غائب ہے اور اوسکا وکیل بھی کوئی نہین ہے تو قسمت مذکور صحیح نہین ہوگی مگر قاضی یا غائب یا صغیر کی اجازت سے جبکہ وہ بالغ ہو جاوے یا اوس ولی کی اجازت سے قسمت صحیح ہو گی۔ در المختار

مقالہ ۱۲۶۰ قسمت کیا جاوے وہ مال منقول جسکی میراث کا فیمابینہم شرکا دعوی کرتے ہین

یا اوسکی ملک مطلق کا دعوی کرتے ہین یا اوسکی خریداری کا دعوے کرتے ہین۔ کذا فی شرح الوقایہ اور در المختار

مقالہ ۱۲۶۱ قسمت کیا جاوے وہ مال غیر منقول جسکی خرید کا یا اوسکی ملک مطلق کا دعوی کرتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۶۲ اور قسمت نہوگی اگر دو شخصون نے دعوی کیا کہ غیر منقول اونکے ساتھ ہے یعنے انکے قبضہ مین ہے یہانتک کہ گواہ لادین اوسپر کہ غیر منقول اونہین دونون کا مملوک ہے باتفاق امام اور صاحبین کے بقول اصح شاہد یہ بطریق اجارہ یا رعایت ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۶۳ اگر گواہ لائے مورث کی موت پر اور وارثون کی شمار پر اور عقار قبضے مین ہے اور وارثون مین صغیر حاضر ہے یا ایک کبیر وارث غائب ہے تو ورثہ حاضرین مین قسمت کیجاوے اور صغیر کے واسطے ایک شخص اونکے حصہ کا قبض کرنیوالا مقرر کیا جاوے تاکہ اونکی حق تلفی نہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۶۴ مال مشترک قسمت کیا جاوے ایک شریک کی طلب سے اگر شریک اپنے حصے سے نفع حاصل کر سکے قسمت کے بعد۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۶۵ اگر چند گھر مشترک ہین یا ایک گھر اور زمین مشترک ہے یا ایک گھر اور دوکان مشترک ہین تو ہر ایک کی تقسیم جدا جدا ہوگی ہر حال مین اگرچہ گھر وغیرہا باہم متصل ہون یا ایک شہر کے دو محلون مین ہون یا دو شہر و زمین ہون

مقالہ ۱۲۶۶ اور مشترک وغیرہا کی قسمت مجتمعہ نہوگی جبکہ وہ سب ایک شہر مین ہون یا نہون اور صاحبین نے کہا کہ سب اشیاء مذکورہ اگر ایک ہی شہر مین

واقع ہون تو اوسمین قاضی کی تجویز کو دخل ہے اگر اشیاء مذکورہ دو شہرون مین ہون تو صاحبین کا قول امام محمد کے قول کے موافق یعنے قسمت مجمتعہ جائز نہین دو شہرون مین اور ایک شہر مین جائز ہے اگر قاضی اوسکو بہتر سمجھے والا جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۶۷
اور قاسم نقشہ بناوے کاغذ پر اوسکا جسکی قسمت کیا چاہتا ہے تاکہ وہ نقشہ قاضی کے سامنے کرے اور مقسوم کی قسمت کے حصون مین تعدیل اور تسویہ کرے۔ ایضاً

باب تقسیم سے رجوع کرنے اور قرعہ ڈالنے کے بیان مین

مقالہ ۱۲۶۸
جاننا چاہئے کہ فقط تقسیم سے کوئی خاص حصہ کسی خاص شریک کی ملک نہین ہو جاتا ہے بلکہ اوس کے واسطے تقسیم کے بعد چار باتون مین سے کسی ایک پر رہنا ہوتا ہے یا حکم قاضی ہو یا قرعہ اوسکے نام پر نکلے یا شریک لوگ ایک وکیل مقرر کردین کہ وہ ہر ایک کو ایک حصہ لازم کردے یا تو قبضہ ہو جاوے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۶۹
اگر کوئی بعد تقسیم ہونیکے رجوع کرنا چاہے تو رجوع نہین کر سکتا ہی اسواسطے کہ قرعہ نکلنے کے بعد اور حصہ برآمد ہونے پر قسمت تمام ہوگئی ہی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۷۰
اگر شریک چار آدمی ہون تو جبتک تین آدمیون کے نام قرعہ برآمد نہو تب تک چارون مین سے ہر ایک مین سے ہر ایک کو تقسیم سے رجوع کرنے کا اختیار رہی رہیگا۔ کذا فی المحیط

۱۲۷۱
مقالہ اگر میراث مین اونٹ اور بکریان اور گائے مشترک ہون پس انہون نے آونٹون کو ایک حصہ کیا اور بکریان کا ایک حصہ اور گائے کا ایک حصہ پہر اسطرح قرعہ ڈالا تو یہ جائز نہین۔ کذا فی المحیط

۱۲۷۲
مقالہ الحاصل یہ کہ نوع نوع کا جدا جدا کرنا جائز نہین ہر نوع ہر سہام پر تقسیم کیا جاوے۔ ایضاً

۱۲۷۳
مقالہ قرعہ تین طرح پر ہوتا ہے (ایک) اسواسطے کہ جس کے نام قرعہ نکلے اوس کا حق ثابت ہو جاوے اور دوسرے کا حق باطل ہو جاوے یہ باطل ہے (دوم) طیب خاطر کے واسطے قرعہ ڈالے اور یہ جائز ہے جیسے سفر مین اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالنا کہ جسکا نام نکلے اوسکو ساتھہ لیجاوے (سوم) اسواسطے کہ برابر حقدارون کو حق ملے تو ایسا قرعہ جائز ہے۔ کذا فی قاضیخان۔

فصل تقسیم مین خیار ہونیکے بیان مین

۱۲۷۴
مقالہ تقسیم تین طرح پر ہے ایک ایسے تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر نہین کیا جاتا ہے جیسے اجناس مختلفہ کی تقسیم دوم۔ دوسری وہ تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے مکیلات اور موزونات۔ اور تیسری ایسی تقسیم جسمین غیر مثلیات مین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے ایک قسم کے کپڑے اور خیارات تین قسم ہوتے ہین ایک خیار شرط دوسرا اختیار عیب تیسرا اختیار رویت پس اجناس مختلفہ کی تقسیم مین یہ

خیارات ثابت ہوتے ہین اور مثلیات مثل ملگیات اور موزونات مین خیار
عیب ثابت ہوتا اور خیار رویت اور خیار شرط ثابت نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری

فصل ان لوگون کے بیان مین جو غیر کیطرف سے متولی تقسیم ہو سکتے ہین اور جو نہین ہو سکتے ہین

مقالہ ۱۲۷۵
اصل یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کی بیع کا اختیار رکہتا ہے وہ اسکی تقسیم کا بھی اختیار رکہتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۷۶
نابالغ کے طرف سے اس کے باپ کی تقسیم ہر چیز مین جائز ہے بشرطیکہ اوسمین غبن فاحش نہ ہوا و باپ کے مرنیکے بعد اوسکا وصی بھی باپ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اگر باپ کا وصی موجود نہ ہو تو ہے دادا کا بھی حکم ہے اور مان نے جو ترکہ چہوڑا ہے اوسمین سوا عقار کے باقی چیزون کا تقسیم کرنا مان کے وصی کے فعل سے جائز ہے بشرطیکہ اولیا مذکورہ بالامین سے کوئی موجود نہون کیونکہ مان کا وصی اوسکی مان کے قائم مقام ہے اور مان کا تصرف ایسی چیزون مین جو اوس کے نابالغ فرزند کی ملک ہے سوا عقار کے باقی بطور بیع صحیح ہے پس ایسے ہی بطور قسمت کے بھی صحیح ور مان اور بہائی اور چچا کا تقسیم کرنا اور شوہر کا اپنے نابالغہ جورو کے طرف سے تقسیم کرنا صحیح نہین ہے۔ کذا فی قاضیخان

فصل تقسیم مین غلطی واقع ہونے کے بیانمین

مقالہ ۱۲۷۷
مثلاً تقسیم مین غبن واقع ہونے کا دعوی کیا پس اگر غبن یسیر ہے تو دعوی سموع نہوگا اور اگر غبن فاحش ہے اگر یہ تقسیم بحکم قضا ہو نہ بتراضی تو بالاتفاق اوس کے گواہ مسموع ہونگے اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

باب اول مزارعت کے مشروع ہونے اور اوسکے تفسیر اور رکن اور شرائط جواز اور حکم کے بیانمین

مقالہ ۱۲۷۸
مزارعت کے مشروع ہونے مین اختلاف ہے امام اعظم کے نزدیک عقد مزارعت فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور لوگونکے حاجت کی وجہ سے فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔

مقالہ ۱۲۷۹
(تعریف) تفسیر شرعی یہ ہے کہ کسیقدر حاصلات دینے پر عقد زراعت قرار دینے کو مزارعت کہتے ہین اور یہ عقد بعض حاصلات پر زمین کو کاشتکار کا اجارہ لینا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۸۰
(رکن) رکن مزارعت ایجاب اور قبول ہے یعنے زمیندار کاشتکار سے یون کہے کہ مین نے یہ زمین اسقدر حاصلات پر تجھے کاشت کے واسطے دی اور کاشتکار کہے کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہون یا ایسی کوئی بات کرے جس سے یہ معنی پایا جاوے پس جب ایجاب اور قبول

پایا گیا تو دونون کے درمیان عقد مزارعت پورا ہوجائیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۸۱
(شرائط) شرائط مزارعت دو طرح پر ہین ایک وہ شرائط جو مزارعت جائز رکہنے والے امام کے قول کے موافق مصححہ عقد مزارعت ہین اور دوسرے وہ شرائط ہین جو مفسد عقد مزارعت ہین پہر شرائط مصححہ کے چند قسمت ہین کہ بعضے شرائط مصححہ مزارع کی جانب راجع ہوتے ہین اور بعضے آلات مزارعت کے طرف اور بعضے مزروع کے طرف اور بعضے کہیتی کی حاصلات کے طرف اور بعضے مزروع فیہ کی طرف اور بعضے مدت مزارعت کی طرف راجع ہوتے ہین جو شرائط مصححہ کہ مزارع کی طرف راجع ہین وہ دو ہین اول یہ کہ مزارع شخص عاقل ہونا بالغ نہو جو اوسکو جانتا نہو یعنے زراعت کو بلوغ صحت مزارعت کے واسطے شرط نہین ہے اور امام صاحب کے نزدیک یہ شرط ہے کہ مزارع مرتد نہو اور صاحبین کے نزدیک جواز مزارعت کے واسطے یہ شرط نہین ہے اور مرتد کی مزارعت فی الحال نافذ ہوتی ہے۔

مقالہ ۱۲۸۲
اگر کاشتکار سے زمیندار نے کہدیا کہ زمین مین جو تیرا جی چاہے کاشت کرنا تو جائز ہے اور کاشتکار کو اختیار رہوگا جو چاہے بووے۔ عالمگیری و بدائع

مقالہ ۱۲۸۳
شرط ہے مدت کا ذکر کرنا وہ مدت جو مزارعین مین معروف اور مروج ہے یعنے ایک سال یا دو سال تو عقد فاسد ہوگا اس کمتر مدت سے جسمین زراعت نہین ہوسکتی اور اوس مدت طویل سے کہ وہان تک احد العاقدین غالبًا نہین زندہ رہتے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۲۸۴ اور بعضون نے کہا کہ ہمارے ملک مین زراعت بدون بیان کرنیکے بھی صحیح ہے اور عقد واقع ہوگا پہلے ایک زراعت پر اور اسی قول کا فتوی ہے۔ کذا فی در المختار

مقالہ ۱۲۸۵ بیان جنس تخم شرط ہے اسواسطے کہ عامل کی اجرت اسی سے ہوگی اور جنس اجرت کا بیان کرنا ضرور ہے۔ کذا فی الذیلعی

مقالہ ۱۲۸۶ مزارعت صحیح ہے شرکت فی الخارج کے شرط سے یعنے جو غلہ پیدا ہو اسمین دونون کی شراکت ضرور ہے تو اگر یہ شرط ہو کہ غلہ ایک ہی شخص کا ہو تو صحیح نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۸۷ اگر بھوسا شرط ہو ایک کے واسطے اور دانہ دوسرے کے واسطے تو اس شرط سے مزارعت باطل ہوگی بسبب قطع ہوجانے شرکت کے اسمین جو مقصود زراعت ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۲۸۸ اگر دانہ اور بھوسے کی تنصیف شرط ہو صاحب تخم کے سوا اور شخص کیواسطے تو مزارعت باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۸۹ اگر بھوسا نصفا نصف شرط ہو دونون مین اور دانہ شرط ہو ایک شخص کے واسطے تو مزارعت باطل ہے بسبب قطع ہوجانے شرکت کے مقصود مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۰ اگر یہ شرط ہو کہ دانہ تو دونون مین نصفا نصف ہو اور بھوسا فقط صاحب تخم کا ہو یا بھوسا کا کچھہ تعرض نہو تو مزارعت صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۱ اور اسیطرح مزارعت صحیح ہے اگر زمین اور بیج زید کا ہو اور بیل اور عمل

دوسرے کا ہو یا زمین زید کی اور باقی تین چیزین یعنے بیل اور بیج اور عمل دوسرے کا ہو یا عمل زید کا ہوا اور باقی تین چیزین یعنے زمین اور بیج اور بیل دوسرے کا ہو تو یہ تین صورتین جائز ہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۲

مزارعت باطل ہے چار صورتون مین اگر زمین اور بیل زید کے ہون یا بیل اور بیج اوسکا اور باقی دو چیزین دوسرے کی ہون یا بیل یا بیج زید کا ہو اور باقی دوسرے کا ہو تو یہ صورتین باعتبار تقسیم عقلی کے سات وجہ پر ہین اسواسطے کہ ارکان اربعہ زمین اور بیج اور بیل اور عمل مین سے احد المتعاقدین کے طرف سے ایک ہو اور باقی تین دوسرے کی طرف سے تو یہ چار صورتین ہین اور جبکہ ایک طرف سے دو ہون اور دوسرے کے طرف بھی دو ہون تو یہ تین ہین اور جبکہ داخل ہو تیسرا شخص یا زیادہ حصہ مقرر کیے کے تو مزارعت فاسد ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۳

اور جبکہ مزارعت صحیح ہو گئی تو جو غلہ پیدا ہو وہ شرط کے موافق تقسیم ہو۔ ایضاً اور جبر کیجاوے مزارعت قائم رکھنے کی اس شخص پر جو انکار کرتا ہے مگر صاحب تخم پر جبر نہ ہوگا۔ کذا فی الدرر۔

مقالہ ۱۲۹۴

اگر مزارعت فاسدہ مین کچھہ پیدا نہ ہو تو اگر بیج عامل کے طرف سے ہووے تو ویسی زمین اور بیل کی اجرت اوسپر واجب ہوگی اور اگر بیج مالک زمین کے طرف سے ہو تو اسپر ویسے عامل کی اجرت لازم ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۱۲۹۵

اگر زمین کا مالک مزارعت کے جاری رکھنے سے باز رہے اور حالانکہ عامل نے زمین مین جوتائی کی ہے تو قاضی کے حکم مین اوسکے واسطے

کچھہ نہین اجرت اسکے جوتنے کی اسواسطے کہ منافع کی قیمت نہین ہوتی اوسدیانت مین اوسکو راضی کرنا چاہیے تو یہ فتوی دیا جاوے کہ زمین کے عامل کی اجرت مثل ادا کرنے سبب فریب کہانے کے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۶ اگر مزارعت کی مدت گذر جاوے کہیت کی پختگی سے پہلے تو عامل کہیت کے پختہ ہونے تک اجرت واجب ہے بقدر اوس کے حصے کے زمین سے چنانچہ اجارہ مین اجرت واجب ہوتی ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۹۷ واضح ہو کہ کہیت کا خرچ مطلقاً بعد گذر جانے مدت مزارعت کے دونون پر ہے بقدر اونکے حصون کے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۸ اگر مالک مرگیا پہلے بیج ڈالنے کے تو عقد باطل ہوگا ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۹ صحیح ہے شرط کرلینا عامل کا چنانچہ کہیت کا ٹنا اور بانٹنا اور غلہ کو بھوسے سے صاف کرنا ابو یوسف کے نزدیک بسبب رواج اور عرف کے اور یہی قول اصح ہے اور اسی پر فتوی ہے ۔ ایضاً

باب رہن مین مزارعت و معاملہ کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۰ اگر ایک شخص نے اپنی زمین و باغ رہن کیا اور مرتہن کو سپرد کرنیکے بعد مرتہن سے کہا کہ اوسکو پانی دے اور باغ کی حفاظت کر بدین شرط کہ جو کچھہ حاصلات ہو وہ نصفا نصف ہوگی اور مرتہن نے اسکو قبول کیا تو عقد معاملہ فاسدہ ہے اور مرتہن کو جو محنت کی یا حفاظت کی اوسکا اجر ملیگا اور حفاظت کرنے کا کچھہ نہین ملیگا اور جو کچھہ پیدا ہوگا وہ رہن ہوگا ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۰ — اسی طرح اگر کھیتی بوئی زمین رہن رکھی مگر ہنوز ساگ اگا تھی تو بھی یہی حکم ہے۔ عالم

مقالہ ۱۳۰۱ — اگر کوئی زمین قابل زراعت خالی کھیت رہن ہوا اور راہن نے اوسکو مزارعت پر دیا اور مرتہن نے قبول کیا اور بیج مرتہن کے طرف سے ہے تو مزارعت جائز ہے اور جو حاصلات ہو وہ موافق شرط کے تقسیم ہوگی اور زمین مذکور رہن سے نکل جاوے گی اور بدون تجدید رہن کے رہن کے طرف عود نکرے گی اور اگر بیج راہن کے طرف سے ہو تو مرتہن کو اختیار ہوگا بعد زراعت کے اوسکو رہن میں کر لے۔ عالمگیری

باب معاملہ کی تفسیر اور شرائط اور احکام کے بیان میں

مقالہ ۱۳۰۲ — معاملہ کی تفسیر یہ ہے کہ معاملہ عبارت ہے کام کے اوپر بعوض بعض حاصلات کے عقد قرار دینے سے منع تمام شرط جواز معاملہ کے اور معاملہ کے واسطے چند شرطین ہین۔ ازانجملہ یہ ہے کہ عاقدین معاملہ دونون عاقل ہون پس جو شخص عقد معاملہ کو نہ سمجھتا ہو اوسکا عقد جائز نہوگا اور بالغ ہونا شرط نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۳ — اگر کوئی زمین دیکر اوسمین رطب کی کاشت کرے یا ایسی زمین دے جسمین اصول رطب باقی ہین اور مدت بیان نکی پس ایسی شے ہو کہ اوسکے جمنے و کاٹنے کی ابتدا اور انتہا کا وقت معلوم نہو تو معاملہ فاسد ہوگا اور اگر اوس کے کاٹنے کا وقت معلوم ہو تو معاملہ جائز ہے اور پہلے کٹائی جو واقع ہو اوسی پر مدت کی انتہا قرار دیجائے گی جیسے پہلدار

مقالہ ۱۳۰۵

درختون مین ہوتا ہے ۔ عالمگیری

شرائط مفسدہ کے چند انواع ہین از انجملہ یہ کہ تمام حاصلات دونون مین سے ایک کے واسطے مشروط ہو پس یہ شرط مفسد عقد ہے از انجملہ یہ کہ دونون مین سے ایک کے واسطے کسیقدر قفیز معلومہ مشروط ہون ۔ از انجملہ یہ کہ مالک زمین کے ذمہ کام مشروط ہو ۔ از انجملہ یہ کہ حاصلات تقسیم ہونیکے بعد اوسکا اوٹھا لانا اور حفاظت کرنا شرط کیا گیا ہو ۔ از انجملہ یہ کہ جسمین عامل کا کام بعقد معاملہ قرار دیا گیا ہے اسمین معاملہ پر دینے والا شرکت رکہتا ہو تو معاملہ فاسد ہے ۔ عالمگیری

فصل

مقالہ ۱۳۰۶

اگر درختون و باغہائے انگور مین بعض پہلون کے عوض معاملہ قرار دیا تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو اخیر د مشاع مثل ثلث یا ربع کے اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے ۔ عالمگیری

باب احیاء اموات زمین کے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۷

ارض موات اوس زمین کو کہتے ہین جو آبادی شہر وغیرہ سے باہر ہو خاص کسی کی ملک نہ ہو اور نہ اوسمین کسی کا حق خاص متعلق ہو ۔ پس جو زمین داخل آبادی ہو وہ بالکل موات نہ ہوگی اور اسی طرح جو بلدہ سے

خارج ہو لیکن بلدہ کے مرافق مین سے ہے مثلاً آبادی کے لوگ وہان سے لکڑیان لاتے ہین یا اونکی چراگاہ ہے وہ بھی موات نہوگی یہانتک امام المسلین کو یہ اختیار نہین کہ یہ قطعات زمین کسیکو عطا کرے۔

مقالہ ۱۳۰۸
اس طرح جس زمین سے نمک یا مثل اور چیزین نکلتی ہین جس سے مسلمان بے پروا نہین ہوسکتے ہین یعنے جس کے اہل اسلام حاجتمند ہین وہ بھی اموات نہین یہانتک کہ امام کو اختیار نہین کہ یہ زمین کسی کو دے ایک قطعہ کرکے۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۳۰۹
فایدہ موات زمین سے مراد یہان پر ویران ہے ہر چیز کی حیات او سکے مناسب اور لائق ہوتی ہے زمین مردہ کا زندہ کرنا عمارت بنانے سے ہوتا یا درخت لگانے سے یا جوتنے سے۔ عالمگیرے و در المختار

مقالہ ۱۳۱۰
امام محمدؒ نے اہل قریہ کی عدم احتیاج کو اوس زمین کے طرف معتبر کیا ہے یعنے موات وہ زمین غیر مملوکہ ہے جس سے اہل قریہ منتفع نہوتے ہون خواہ قریب ہو خواہ بعید اور یہی قول ہے امام ثلاثہ کا مین کہتا ہون اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسیکا فتوی ہے۔ فتوی کبری و در المختار

مقالہ ۱۳۱۱
قاضی خان مین صحیح تر قول موات مین وہ ہے کہ اگر منتہائی آبادی مین آدمی کھڑا ہو کر بلند آواز سے چلاوے تو جہان آواز نہ پہونچے وہ ہے اور جہانتک آواز پہونچے وہ آبادی کے لواحق سے ہے کہ وہان تک مواشی چرانے وغیرہ کی اہل قریہ کو حاجت ہوتی ہے۔

مقالہ ۱۳۱۲
احیاء موات سے مسلم مالک اوسکا ہوجاتا ہے اگر امام نے اوس کو اذن

کرنے مین حکم دیا ہو اور صاحبین نے کہا کہ اوسکا مالک ہوجاتا ہے بدون اوسکے حکم کے بہی اور فتوی صاحبین کے قول پر ہی۔ در المختار

مقالہ ۱۳۱۳
اشتراط اذن۔ امام اور عدم اشتراط اوسوقت ہے جبکہ وہ مسلم ہو اور اگر آباد کرنے والا ذمی ہو تو بادشاہ اسلام کا اذن باتفاق امام اور صاحبین کی شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۴
اگر آباد کرنے والے نے زمین کو چہوڑ دیا آباد کرکے بعد اور غیر شخص نے اوسکو بویا تو پہلا شخص اوسکا زیادہ ترحقدار ہے صحیح تر قول مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۵
جس نے روک رکہا زمین کو بدون تصرف کے وہان سے منع کردیا پتہر وغیرہ کی نشانی رکہکے پہر اوسکو چہوڑ دیا تین برس تک تو وہ زمین غیر شخص کو دیجاوے آبادی کے واسطے اور تین سال سے پہلے وہی شخص نشانی رکہنے والا زیادہ تر اوسکا حقدار ہے اگرچہ وہ اوسکا مالک نہین ہوگیا اسواسطے کہ آدمی اوسکا مالک ہوتا ہے آبادی اور تعمیر سے نہ روک ڈالنے سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۶
اگر ویران زمین کو جوتا یا اوسپر بان باندہا سیلاب روکنے کو یا اوسکے واسطے نہر کہودی یا اوسمین بیج ڈالا تو وہ اوسکا زندہ کرنا اور آباد کرنا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۷
اگر کسی شخص نے ویران زمین کو آباد کیا بعد کو ترک کردیا اور دوسرے شخص نے اوسکی زراعت کی تو بعض نے کہا کہ دوسرا شخص اوسکا مستحق ہوا اور اصح یہی کہ پہلا ہی اوسکا مستحق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۱۸
اگر نصف زمین سے زیادہ زندہ کیا تو پوری زمین کا زندہ کرنے والا

قرار دیا جاوے گا اور اگر نصف زمین زندہ کیا تو اوسکو اوسی قدر ملیگی جسقدر اوس نے زندہ کی ہے باقی نہین ملیگی امام کے نزدیک کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۱۹
اگر زمین غرق ہوکر بنجر ہوگئی پہر اوس زمین سے پانی جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے خراب ہوگئی پہر ایک شخص آیا اور اوس نے اوس زمین کی تعمیر کی تو بعض نے کہا کہ یہ زمین مالک قدیم کی ہوگی اور یہی اصح ہے۔ عالم

مقالہ ۱۳۲۰
فصل واضح ہو کہ زمین زندہ کے حق مین دو حکم ہوتے ہین ایک حکم حریم دوم حکم وظیفہ پس حکم حریم مین دو طرح کا بیان ہے اول اصل حریم کا بیان دوم مقدار حریم کا بیان پس اسمین کچہ اختلاف نہین ہے کہ جس نے زمین موات مین کنوان کہودا اوس کنوین کے واسطے اصل حریم ضرور ہے یہانتک کہ اگر دوسرے شخص نے اوسکے حریم مین کنوان کہودنا چاہا تو اوسکو اختیار ہوگا کہ اوسکو منع کرے اسی طرح چشمہ کے واسطے بالاجماع حریم ہے اب رہا مقدار حریم کا بیان چشمہ کے حریم کی مقدار بالاجماع پانچ سو گز ہے۔ کذا فی البدائع

مقالہ ۱۳۲۱
پہر بعض نے کہا کہ یہ پانچ سو گز چارون طرف سے ہین اور اصح یہ ہے کہ ہر طرف سے پانچ سو گز مراد ہے اور گز سے گز مکسر ہو جو چہ مٹھی کا ہوتا ہے مراد ہے۔ عالمگیری تبیین

مقالہ ۱۳۲۲
جو کنوان کہ جس سے جانورون کو پانی پلاکر اوس کے گرد آرام دیتے ہین اوسکا حریم چالیس گز ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرف چالیس گز ہوتا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۲۳ اگر کسی شخص نے ویران زمین مین نہر بنائی تو بعض نے فرمایا کہ امام اعظم کے نزدیک اوس کے واسطے حریم کا مستحق نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک مستحق ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ بالاجماع اوس کے واسطے حریم کا مستحق ہوگا ابو یوسف کے نزدیک نہر کا حریم دو طرف اوس کے عرض کا نصف ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

بیان حکم وظیفہ

مقالہ ۱۳۲۴ اگر مسلمان نے ویران زمین کو آباد کیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اگر اوس نے عشری کی ماتحت آباد کیا ہے تو یہ عشری ہوگی اور اگر خراجی زمین کے ماتحت مین آباد کیا ہے تو یہ خراجی ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۲۵ اگر ویران زمین کو کسی ذمی نے آباد کیا ہے تو ہر طرح خراجی ہوگی بالاجماع۔ عالمگیری

فصل نہرون کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۶ تین طرح کی نہرین ہوا کرتی ہین بعضے ایسی نہرین ہین جنکا اوگار سلطان کے ذمہ ہے اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اگارنا نہرون والونکے ذمہ ہے اسی طرح اگر وہ انکار کرین تو ان پر جبر کیا جائیگا اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اوگارنا اہل نہر کے ذمہ ہے لیکن اگر وہ لوگ انکار کرین تو مجبور نکیئے جاوینگے پس (اول) جنکا اگارنا سلطان کے ذمہ ہے

وہ نہرون ہین جو بڑی بڑی ہین اور قاسم مین داخل نہین جیسے دریا اگر ان
نہرون مین اگار نے کی ضرورت ہو تو اگارنا اوس کے کنارے کی جانب
ہے اور ان کی درستی سلطان کے ذمہ ہوگی تو ان دریاؤن مین سے
کوئی نہر کا ٹکڑا اپنی زمین کو لیجاوے تو اوسکو اختیار ہوگا بشرطیکہ عام کو اس
سے ضرر نہ ہو مثل غرق کے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۲۷
(دوم) جنکا اگارنا اہل نہر پر واجب ہے اگر وہ انکار کرین تو اوسپر جبر کیا جائیگا
اور ان پر گاؤن آباد ہین اسواسطے اونکا ضرر عام اور کسی کو اختیار نہین ہے
کہ ایسی نہر مین سے اپنے واسطے نہر کا ٹکڑا لیجاوے خواہ یہ اہل نہر کے
حق مضر ہو یا نہ ہو اور ایسی نہر کے پانی مین استحقاق شفعہ نہین ہے۔ عالمگیری

باب رہن کے احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۸
واضح ہو کہ شرع مین کسی چیز کو ایسے حق کے عوض گرد کر دینا جسکا وصول
پانا اوس چیز سے ممکن ہو اوسکو رہن کہتے ہین۔

مقالہ ۱۳۲۹
(لغت) مین عبارت ہے حبس شئے سے یعنے چیز کے روکنے اور بند کرنے سے
خواہ وہ چیز مال ہو یا غیر مال۔

مقالہ ۱۳۳۰
(رکن) رہن کا رکن ایجاب اور قبول ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ راہن
کہے کہ مین نے یہ چیز بعوض اوس دین کے جو تیرے مجھپر آتی ہے
رہن دی یا کہے کہ یہ چیز تیری دین کے عوض رہن ہے یا اور الفاظ جو
اس کے قایم مقام ہون کہے۔

۱۳۳۱
مقالہ اور مرتہن کہے کہ مین نے رہن کر لی یا مین نے قبول کیا یا مین راضی ہون یا اور الفاظ جو اس کے قایم مقام ہون کہے۔ عالمگیری

۱۳۳۲
مقالہ لفظ رہن شرط نہین یہانتک اگر کوئی چیز بعوض درمون کے خریدی پہر مشتری یا بائع کو ایک تہان دیا اور کہا کہ اوسکو تو اپنے قبضہ مین رکہہ یہانتک کہ مین تجہے اسکا ثمن دیدون تو یہ تہان رہن ہوگا۔ کذا فی البدائع

۱۳۳۳
مقالہ (شروط) شروط رہن کے چند انواع ہین۔ بعضے نفس رہن کے طرف راجع ہین وہ یہ کہ رہن معلق بشرط نہو اور نہ کسی وقت کے طرف مضاف ہو اور بعضے راہن و مرتہن کے طرف راجع ہین۔

۱۳۳۴
مقالہ ان دونون کا عاقل ہونا شرط ہے یہانتک کہ مجنون اور نابالغ لڑکے کا جو عاقل نہو رہن کرنا اور رہن لینا صحیح نہین ہے اور بالغ ہونا شرط نہین اور آزاد ہونا بہی شرط نہین ہے۔

۱۳۳۵
مقالہ جو شرطین کہ مرہون کے طرف راجع ہین وہ چند انواع ہین از انجملہ کہ محل قابل بیع ہو یعنے وقت عقد کے موجود ہو مال مطلق قیمت دار مملوک ہو مقدور التسلیم ہو۔ عالمگیری

۱۳۳۶
مقالہ جو چیز کہ وقت رہن کے موجود نہ ہو یعنے معدوم ہو اوس کا رہن رکہنا جائز نہین۔ عالمگیری

۱۳۳۷
مقالہ جس چیز مین وجود اور عدم دونون کا احتمال ہو جیسے کہا کہ پہل اس سال میرے باغ مین آوین یا نسل اسکے تو جائز نہین۔ عالمگیری

۱۳۳۸
مقالہ مال مردار کا رہن رکہنا جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ مرتہن کو جائز ہے اپنا دین طلب کرنا اوس کے راہن سے اور اوس کو اختیار ہے راہن کے حبس کرنے کا دین کے سبب سے اسواسطے کہ حبس کی تاریخ کا بدلا ہے یعنے باوجود قبض مرہون کے دین کا تقاضا کرنا اور راہن کو سرعت ادائی دین کے واسطے محبوس کرنا مرتہن کو جائز ہے۔ در المختار

۱۲۵۰ مقالہ مرتہن کو جائز ہے محبوس کرنا مرہون کا عقد رہن کے فسخ ہوجانیکے بعد یہانتک کہ وہ اپنا دین پاوے یا دین کو معاف کردے۔ ایضاً در المختار والزیلعی

۱۲۵۱ مقالہ اگر مرتہن نے مرہون سے فائدہ حاصل کیا قبل از اذن راہن کے تو وہ متعدی ہوگیا اور راہن باطل نہوگا اوسکی تعدی سے۔ ایضاً در المختار

فصل ان صورتوں کے بیان مین جن سے رہن واقع ہوجاتا ہے اور جن سے نہین واقع ہوتا ہے

۱۲۵۲ مقالہ ایک شخص نے ایک بیت خریدا اور بایع سے کہا کہ یہ کپڑا رہنے دے یہان تک کہ مین تجھے ثمن دیدون تو ہمارے اصحاب ثلثہ امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ رہن ہے۔ عالمگیری و خلاصہ

۱۲۵۳ مقالہ زید نے عمرو کو کپڑا دیا اور کہا کہ اوسکو رہنے دے یا کہا کہ اسکو رہن رکھ لے یہانتک کہ مین تجھے تیرا مال دیدون تو بالاجماع رہن ہوگا۔ کذا فی المحیط جائز نہین رہن رکھنا اوس پہل کا جو درخت پر ہے بدون درخت کے اور نہ زمین کی زراعت یا درخت یا عمارت کا بدون زمین کے۔

۱۳۴۴
مقالہ قاعدہ کلیہ ان مسائل مین یہ ہے کہ جب مرہون متصل ہو غیر مرہون سے باعتبار پیدایش کے تو رہن جائز نہوگی بسبب ممتنع ہونے قبض مرہون کے فقط۔ کذا فی الدرر

۱۳۴۵
مقالہ اگر رہن کیا درختون کو انکے مواضع کے ساتھہ یا گہر رہن کیا اوس کے ساتھہ جو اسکے اندر ہے تو جائز ہے۔ در المختار

فصل جس کے عوض رہن جائز ہوتا ہی اور جس کے عوض جائز نہین ہوتا ہے اوس کے بیان مین

۱۳۴۶
مقالہ جاننا چاہیئے کہ رہن جبھی صحیح ہوتا ہے کہ جب قرضہ واجب ہو یا اوس کے واجب ہونے کا سبب موجود ہو جیسے اجرت واجب ہونے کے پہلے اجرت کے عوض رہن دیا تو صحیح ہے۔ عالمگیری

۱۳۴۷
مقالہ ایک شخص نے دوسرے پر ہزار درم کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اس سے انکار کیا پہر مدعا علیہ نے اوس سے اس دعوی سے پانچ سو درم پر صلح کی اور دراہم صلح کے عوض اوسکو پانچ سو درم قیمت کا مال رہن دیا اور وہ مرتہن کے پاس تلف ہوگیا پہر دونون نے راستی کے ساتھہ اس امر پر اتفاق کیا کہ قرضہ کچہہ نہ تہا تو مرتہن پر راہن کے واسطے مال مرہون کی قیمت پانچسو درم واجب ہونگی۔ عالمگیری

فصل جسکا رہن جائز ہی اور جسکا رہن جائز نہین ہی

جس چیز کی بیع جائز ہے اوس کی رہن بھی جائز ہے اور جسکی بیع جائز نہین
اوس کی رہن بھی جائز نہین۔ عالمگیری و تہذیب

مقالہ ۱۳۴۸
اگر کوئی زمین رہن کی اور مرتہن نے اوسپر قبضہ کر لیا پھر زمین مذکور مین سے
کسیقدر زمین پر کسی مدعی نے اپنا استحقاق ثابت کیا پس اگر غیر معین
ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن باطل ہو جائے گا اور اگر
معین ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن جائز رہے گا
اور مرتہن کو باقی کی بابت خیار حاصل نہوگا اور دوسرے مال کے رہن
کر دینے کے مطالبہ کا اختیار اوسکو حاصل ہوگا بلکہ جسقدر زمین باقی
رہی وہ پورے قرضہ کے عوض رہن رہے گی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۴۹
اگر دو شخصون نے تیسرے شخص سے جسپر ان دونون کا قرضہ آتا ہی
کچھ مال رہن لیا اور وہ دونون باہم شریک ہین یا اُن دونون مین شرکت نہین ہے تو جائز ہے
بشرطیکہ دونون نے قبول کیا ہو اور اگر ایک نے بدون دوسرے
کے قبول کیا ہو تو صحیح نہین ہے اور اگر دونون مرتہنون نے قبول کیا
پھر راہن نے دونون مین سے ایک کا قرضہ ادا کر دیا تو اوسکو یہ اختیار
نہوگا کہ نصف مال مرہون واپس کر لے۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۳۵۰
اگر دس قطعہ زمین رہن کی پھر ظاہر ہوا کہ ان مین سے ایک ٹکڑا وقف ہی
اور مشاع غیر مقسوم ہے تو باقی کا رہن صحیح ہوگا۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ ۱۳۵۱
اگر دو بکریان بعوض تیس درم کے ایک بعوض بیس کے دوسری بعوض
دس کے رہن کی اور یہ تعین نکی کہ کون بعوض دس کے اور کون بعوض بیس کے ہی

تو جائز نہین ہے اسواسطے کہ بکری تلف ہوجانے کیوقت دونون مین نزاع واقع ہوگا کیونکہ جب بکری تلف ہوگئی تو یہ معلوم نہ ہوگا کہ قرضہ مین سے کسقدر اوس کے مقابلہ مین ساقط ہوا اور اگر بیان کے ساتھہ تعیین کردی ہو تو جو بکری تلف ہوگئی اوس کے مقابلہ مین جسقدر معین کیا تھا اسقدر ساقط ہو جائیگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۵۳ قرضہ کے عوض جانور یعنے حیوان مملوک کا رہن کرنا جائز ہے مگر بعض علما نے اوسمین خلاف کیا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۵۴ ایک شخص نے اپنا دار رہن کیا اور اوسمین ایک دیوار مشترک ہے تو صحیح نہین ہے اگر دیوار مشترک کو مستثنے کرلیا تو صحیح ہے لیکن اگر دیوار مشترک کے ساتھہ اوس کی کوئی دیوار ہو تو صحیح نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۵۵ اگر گھوڑے پر پڑی ہوئی زین یا اوس کے منہہ مین لگام دی ہوئی یا اوس کے گلے مین رسی بندہے ہوئی رہن کی اور مرتہن کو سپرد کیا تو یہ رہن پورا نہوگا یہانتک کہ گھوڑے سے جدا کرکے مرتہن کے سپرد کرے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۵۵ رہن صحیح ہے بمقابلہ دین موعود کے اس طرح کہ راہن نے کوئی چیز گرو رکھی تاکہ مرتہن اوسکو قرض دے اسقدر مثلاً ایک ہزار اگر مرتہن نے اوسکو بعض دیا مثلاً نصف تو اسپر جبر نہین۔ کذا فی اشباہ و در المختار

مقالہ ۱۳۵۶ صحیح ہے رہن سلم کے راس المال کے بدلے اور صرف کے ثمن اور سلم فیہ کے بدلے۔ در المختار

۱۳۵۷

مقالہ اگر عاقدین مجلس عقد سے جدا ہو گئے نقد سینے راس المال یا بدل صرف سے پہلے اور مرہون کے ہلاک ہو جانے سے پہلے تو سلم او صرف باطل ہوگئی وجہ بطلان کی راس المال اور بدل صرف مین قبض شرط ہے اور یہان قبضہ حقیقی اور حکمی دونون فوت ہوگئے۔ ایضاً

۱۳۵۸

مقالہ اگر دو شخصون نے ایک شخص کے پاس ایک چیز رہن رکھی عوض اوس دین کے جو دونون پر ہے تو رہن صحیح ہوگا بعوض تمام دین کے اور مرتہن مرہون کو اپنے پاس رکھیگا تمام دین کے حاصل ہونے تک کذا فی الدرمختار

باب ایسے رہن کے بیان مین جسمین کسی عادل کے پاس رکھے جانے کی شرط ہو

۱۳۵۹

مقالہ امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے کوئی مال رہن لیا اور راہن نے اوسکو اس شرط سے سپرد کیا کہ دونون اسکو کسی شخص ثالث عادل کے پاس رکھین اور عادل نے اوسکو منظور کر لیا اور رہن مذکور پر قبضہ کر لیا تو رہن پورا ہو جائیگا یہانتک کہ اگر وہ مال مرہون عادل کے پاس تلف ہو جاوے تو مرتہن کا قرضہ ساقط ہو جائیگا۔ عالمگیری و المحیط

۱۳۶۰

مقالہ اگر دو شخصون نے یہ شرط کی کہ مرتہن اوس پر قبضہ کرے پھر دونون نے اوسکو عادل کے پاس رکھدیا تو جائز ہے اسواسطے کہ جب عادل ابتدا مرتہن کا قایم مقام ہو سکتا ہے حالت بقاء مین بھی ہو سکتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۶۱ جبکہ مرہون تلف ہوگیا معتمد کے پاس تو مرتہن کے ضمان سے تلف ہوگا یعنے مرتہن پر تاوان اوسکا لازم ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۳۶۲ پھر اگر راہن مرتہن کو یا معتمد کو یا انکے سوا اور شخص کو مرہون کی بیع کا وکیل کرے دین کی مدت آنے تک تو یہ وکیل کرنا صحیح ہے بشرطیکہ وکیل بیع کرنے کی لیاقت رکھتا ہو وکیل کرنیکے وقت یعنے مراد اس سے بلوغ اور عقل ہے اگر وکیل کو لیاقت نہو وقت پر تو اوسکی وکالت صحیح نہین ہوگی۔ المختار

مقالہ ۱۳۶۳ اگر راہن نے عادل اختیار دادہ شدہ کو بدون رضا سے مرتہن کے معزول کرنا چاہا پس اگر بیع کرنا کا اختیار ہو عقد رہن مشروط ہو تو بالاتفاق راہن کو معزول کرنے کا اختیار نہوگا۔ عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۳۶۴ اگر راہن و مرتہن دونون نے عادل کو مال مرہونہ کی بیع کے اختیار سے معزول کرکے دوسرے کو اوسکی بیع پر قادر کردیا یا کسی کو قادر نکیا تو عادل مذکور اس اختیار سے معزول ہوجائیگا بشرطیکہ عادل مذکور اس معزولی سے آگاہ ہوجاوے۔ ایضاً

باب مرہون کے ضمان یا بغیر ضمان تلف ہوجانیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۶۵ اگر مال مرہون عادل یا مرتہن کے قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائیگا کہ قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائیگا کہ قرضہ کسقدر ہے اور مال مرہون کی قبضہ کے اور کیا قیمت تھی پس اگر دونون برابر ہون تو اوس کے تلف ہوجانے پر قبضہ ساقط ہوجائیگا اور جسقدر زیادتی رہی اوس کے حق مین

وہ امین ہے قرار دیا جائیگا اور اگر اوسکی قیمت قرضہ سے کم ہو تو قرضہ
مین سے بقدر قیمت کے ساقط ہو جائیگی اور جسقدر قرضہ باقی رہا اوسکو
مرتہن راہن سے لے لیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۰۶

اگر دس درم کا کپڑا بعوض دس درم کے رہن کیا اور وہ مرتہن کے پاس
تلف ہو گیا تو اوسکا قرضہ ساقط ہو گیا اور اگر کپڑے کی قیمت پانچ درم ہوون
تو مرتہن پانچ درم راہن سے لے لیگا اور اگر اوس کی قیمت پندرہ درم
ہوون تو قرضہ ساقط ہو کر جسقدر زیادہ تلف ہوا ہے وہ ہمارے نزدیک
امانت تلف ہوا ہے۔ اور یہ حکم رہن صحیح کا ہے اور رہن فاسد کا بھی
یہی حکم ہے اور اسکو اصح کہا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۰۷

اگر کسی شخص نے دوسرے سے کوئی مال اس شرط سے لیا کہ اوسکو
اسقدر قرضہ دیگا پھر قبل قرضہ دینے کے مال مذکور اس کے پاس تلف
ہو گیا تو جسقدر مقدار قرضہ بیان کی ہے اور جسقدر اوسکی قیمت تھی
ان دونون مین سے کم مقدار کے عوض تلف شدہ قرار دیا جائیگا عالمگیری و بحر الرائق

باب مرہون کے نفقہ اور جو نفقہ کے مشابہ ہے اوسکے بیان مین

مقالہ ۱۲۰۸

اصل اس باب کا یہ ہے کہ رہن کی ذاتی اصلاح اور اوس کے باقی رہنے
مین جس چیز کی احتیاج ہو وہ راہن کے ذمہ ہے خواہ مال مرہون مین
بہ نسبت قرضہ کے زیادتی ہو یا نہو اسواسطے کہ عین مرہون راہن کی
ملک مین باقی ہے اور اسیطرح اوسکے منافع بھی راہن کی ملک مین

مین بس مرہون کی اصلاح اور اوسکا باقی رکہنا بھی اوسی کے ذمہ ہے عالمگیری

مقالہ ۱۳۶۹ اگر راہن غائب ہوگیا اور مرتہن نے بحکم قاضی مرہون کو نفقہ دیا تو راہن سے واپس لیگا اگر وہ غائب ہو اور اگر حاضر ہو تو واپس نہ لیگا امام ابو یوسف نے فرمایا کہ دونون صورتون مین واپس لیگا اور فتوی اس بات پر ہے کہ راہن حاضر ہو اور اوس نے نفقہ دینے سے انکار کیا پہر قاضی نے مرتہن کو نفقہ دینے کا حکم دیا اور اوس نے نفقہ دیا تو راہن سے واپس لیگا۔ کفایہ

مقالہ ۱۳۷۰ نفقہ دینے پر مرتہن کے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی جبتک گواہ پیش نہ کرے اور اگر گواہ نہون تو راہن سے اوس کے علم پر قسم لیجائے گی اسواسطے کہ مرتہن نے اسپر ایک قرضہ کا دعوی کیا اور وہ منکر ہے اور غیر فعل پر جب قسم لیجاتی ہے تو علم پر کیجاتی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۷۱ اگر مال مرہون ایسا جانور ہو جسکے چرانے کی حاجت ہو تو چرواہے کی اجرت بذمہ راہن ہے اور جس جگہہ وہ جانور باندہا جاتا ہے اور رات گذارتا ہے اوسکا کرایہ بذمہ مرتہن ہے۔ عالمگیری عن ذخیرہ

مقالہ ۱۳۷۲ اگر مرہون باغ انگور ہو تو اوسکی عمارت و خراج بذمہ راہن ہے اسواسطے کہ یہ ملک پر خرچہ ہے۔ عالمگیری

باب اوس حق کے بیان مین جو مرتہن کا مرہون مین واجب ہوتا ہے

مقالہ ۱۳۷۳ اگر راہن مر گیا اور اوسپر بہت قرضے ہین تو مرتہن اس مرہون کا مستحق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۳ اگر مال مرہون سے پہلے وہ اپنا قرضہ وصول کریگا پھر باقی مین تمام قرضخواہ شریک ہونگے۔ فافہم

مقالہ اور مرتہن کو اختیار ہے کہ جس قرضہ کے عوض اوس نے مال مرہون رہن لیلیا ہے اوسکے واسطے مرہون کو روک رکھے اور یہ اختیار نہین ہے کہ اوسکا دوسرا قرضہ جو راہن پر رہن کرنے سے پہلے کا یا پیچھے کا ہو اُسکے واسطے بھی مال مرہون کو روکے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۷۵ اور اگر راہن نے اوس قرضہ مین سے جسکے عوض رہن دیا ہے تہوڑا ادا کر دیا تو مرتہن کو اختیار ہے کہ باقی تمام وصول ہونے تک مال مرہون کو روکے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔ عالمگیری

باب مال مرہون مین راہن یا مرتہن کے تصرف کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۷۶ قرضہ ساقط ہونے سے پہلے مرہون مین راہن کا تصرف یا تو ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ ہوتا ہے جیسے بیع وکتابت واجارہ وہبہ وصدقہ واقرار وغیرہ مین یا ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ نہین ہوتا جیسے عتق وتدبیر

مقالہ ۱۳۷۷ اگر تصرف ہو جو محتمل فسخ ہوتا ہے تو بغیر رضامندی مرتہن کے منعقد نہوگا اور مرتہن کو روک رکھنے کا استحقاق باطل نہوگا پھر راہن نے قرضہ ادا کر دیا اور مرتہن کے روکنے کا استحقاق باطل ہوگیا تو سب تصرفات نافذ ہو جائین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۸ اور اگر مرتہن نے تصرف راہن کی اجازت دیدی تو تصرفات نافذ ہو جاینگا

اور مال مرہون رہن ہونے سے نکل جائیگا اور قرضہ بحال رہیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۹ اگر ایک شخص نے چوپایہ رہن کر لیا اور اسپر قبضہ کرنیکے بعد اوسکو راہن سے کرایہ پر لیا تو اجارہ صحیح نہین ہے اور مرتہن کو اختیار ہوگا کہ اوسکو اعادہ کرکے مرہون کر لے اور اپنے قبضہ مین کر لے اور اگر مرتہن نے راہن کی اجازت سے کسی دوسرے کو کرایہ پر دیا تو وہ رہن ہونے سے خارج ہو جائیگا اور اوسکی اجرت راہن کو ملے گی۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۳۸۰ اگر راہن نے رہن کو اجارہ پر مرتہن کو دیا تو اجارہ صحیح ہوگا بشرطیکہ اجارہ کے واسطے جدید قبضہ کرے اور رہن باطل ہو جائیگا۔ ایضاً

باب رہن مین راہن و مرتہن کے اختلاف کرنے اور اوسمین گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۱ اگر قرضہ ہزار درم ہوا اور راہن و مرتہن نے جسقدر رکہ عوض رہن سے اختلاف کیا پس راہن نے کہا کہ وہ پانچ سو درم کے عوض رہن ہے اور مرتہن نے کہا کہ ہزار درم کے عوض رہن ہے تو قسم سے راہن کا قول قبول ہوگا اور اگر راہن نے کہا کہ مین نے پورے قرضہ کے عوض جو تیرا مجہ پر آتا ہے اور وہ ہزار درم مین رہن کیا ہے اور مال رہن ہزار درم قیمت کا موجود ہے اور مرتہن نے کہا کہ مین نے اوسکو پانچ سو درم کے عوض رہن لیا ہے اور مال مرہون قائم ہے تو امام اعظم سے مروی ہے کہ راہن کا

قول قبول ہوگا۔ باہم قسم کہاکر عقد کو توڑ کر دونون باہم واپس کر لینگے۔ عالم

مقالہ ۱۳۸۲
اگر مال مرہون دونون کے قسم کہانے سے پہلے تلف ہوگیا تو قول مرتہن کا قبول ہوگا اور اگر دونون کے گواہ قایم کیئے تو راہن کے گواہ قبول ہونگے اسواسطے اوس کے گواہون سے ضمان کی زیادتی ثابت ہوتی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۳۸۳
اگر راہن نے مرتہن سے کہا کہ مال مرہون تیرے پاس تلف ہوا ہے اور مرتہن نے کہا کہ تو نے مجہہ سے اپنے قبضہ مین لے لیا تہا پہر وہ تیرے پاس تلف ہوا ہے تو قول راہن کا قبول ہوگا اسواسطے کہ دونو کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ مال ضمان مین داخل ہوچکا ہے مگر مرتہن ضمان سے بری ہونے کا دعوی کرتا ہے اور راہن اوسنے انکار کرتا ہے پس قول منکر کا قبول ہوگا اور اگر دونون نے گواہ قایم کئے تو گواہ بہی راہن کے قبول ہونگے اسواسطے کہ اوس کے گواہون سے ثبوت مقدمہ ہے اور مرتہن کے گواہون سے اوسکی نفی ہے۔ ایضًا

باب چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونیکے رہن کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۴
درم اور دینار دکیلی و وزنی چیزون کا رہن رکہنا جائز ہے پس اگر اپنے جنس کے عوض رہن اور تلف ہوجاوے تو بعوض اپنے مثل وزن قرضہ کے

تلف شدہ قرار دیجاوے گی اگرچہ باعتبار جودت کے اختلاف ہوا ور امام صاحب کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک اوسکے خلاف جنس سے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اور وہ قیمت بجاے اوس کے مرہون ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۸۵
اگر ایک شخص نے دس درم وزن کے تیل کی چاندی کی کپی بعوض دس درم قرضہ کے رہن رکھی اور وہ تلف ہوگئی پس اگر اوسکی قیمت اوس کے وزن کے برابر دس درم ہو تو بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا اسی طرح اگر اوس کی قیمت اوس کے وزن سے زائد ہو تو بھی بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ ایضاً

باب اول جنایت کی تعریف اور اوسکے انواع اور احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۶
(جنایت کا معنی شرعی) جنایت شرع مین فعل محرم کا نام ہے خواہ مال مین ہو یا نفس مین ہو لیکن فقہا کے عرف مین اسم جنایت کا اطلاق نفس اور اطراف مین تعدی کرنے پر ہوتا ہے۔ کذا فی درالمختار و عالمگیری عن التبین

مقالہ ۱۳۸۷
(تعریف) مین چوری اور قتل اور غصب اور دوسرے جرم مالی اور بدنی سب داخل ہین لیکن فقہا نے اپنی اصطلاح مین غصب اور سرقہ خاصکر لیلیا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۸۸ جنایت کی دو قسمین ہین ایک موجب قصاص ہے وہ جنایت عمد ہے اور دوسری موجب قصاص نہین ہے۔

مقالہ ۱۳۸۹ اور جو موجب قصاص ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک جو نفس مین ہو اور دوسری جو نفس سے کم مین ہو۔ قاضی خان۔

مقالہ ۱۳۹۰ قتل پانچ طریقہ پر ہوتا۔ عمدا اور شبہہ عمدا اور خطا اور قایم مقام اور قتل بسبب پس ان سب سے مراد وہ انواع قتل ہین جو بغیر حق ہون جس سے احکام متعلق ہوتے ہین پس عمد وہ قتل ہے جو تعمداً ہتہیار کی ضرب سے ہو یا جو چیز اجزا جسم جدا کر ڈالنے مین ہتیار کے قایم مقام ہے جیسی دہاردار لکڑی یعنے نوکدار لکڑی اور پتہر تیز اور نرگل کا چہلکا اور کانچ اور آگ۔ کذا فی عالمگیریہ اور درالمختار اور کافی۔

مقالہ ۱۳۹۱ اور انکا نتیجہ گناہ ہے اور قصاص ہے مگر اس صورت مین قصاص نہین ہے جبکہ اولیا مقتول معاف کردین یا صلح کرلین اور اسمین کفارہ نہین۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۳۹۲ ثانی صورت کہ آدمی کے مارنیکا قصد کیا جاوے کسی مقام مین اوس کے بدن سے بواسطے اوس ہتیار کے جو اوس کے اجزا بدن کو پہاڑ ڈالے جیسے آلات جنگ اور وزنی چیزین لوہے کی۔ درالمختار۔

مقالہ ۱۳۹۳ صاحبین اور تینون امامون نے کہا کہ مقتول کو قصداً مارنا اوس چیز سے جسکو ضرب اٹہانے کی بدن انسان کو طاقت نہین چنانچہ بڑا لکڑا قتل عمد ہے۔ ایضاً درالمختار

مقالہ ۱۳۹۴ شبہہ عمد یہ ہے کہ عمداً ایسی چیز سے مارے جو ہتیار نہین اور نہ قایم مقام

ہتیہار کے سے یہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف او
امام محمد نے یہ فرمایا ہے کہ اگر بڑے پتہر سے مارا یا بہاری لکڑی سے تو وہ
وہ قتل عمد ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۹۵
اور شبہہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے جس سے غالباً مقتول نہین مرتا
ہے مگر امام اعظم صاحب کا قول صحیح ہے۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ ۱۳۹۶
شبہہ عمد کا نتیجہ ہر دو قول کے موافق گناہ اور کفارہ ہے۔

مقالہ ۱۳۹۷
جان تلف کرنے مین جو شبہہ عمد قرار دیا گیا ہے وہ جان تلف کرنے سے
کم مین عمد ہے امام قدوری نے اوسکو اپنی کتاب مین فرمایا ہی۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۱۳۹۸
خطا سے قتل کرنا دو طرح پر ہے ایک قصد مین خطا ہونا وہ یہ ہے کہ مثلاً
ایک شکل کو شکار گمان کرکے تیر مارا پہر وہ آدمی نکلا۔

مقالہ ۱۳۹۹
(دوسرے دوم) فعل مین خطا ہونا اور وہ یہ ہے کہ نشان گمان کرکے تیر امار دیا
پہر وہ آدمی نکلا یا نشانہ سے پلٹا یا نشانہ سے آگے بڑہ گیا کسی مرد کو جا لگا
یا فاعل نے ایک مرد کے مارنے کا قصد کیا تو وہ کسی دوسرے آدمی
کو لگ گیا یا ارادہ کیا ایک مرد کے ہاتہہ کے مارنے کا تو وہ سوا اس کے
دوسرے مرد کے گردن پر لگا اور اگر پہلے مرد کی گردن پر لگیگا تو وہ قتل عمد
ہے یقیناً یا ارادہ کیا ایک مرد کا تیر دیوار مین لگا پہر تیر وہان سے پلٹا
دوسرے مرد کو لگا یا گیا تو وہ اخیر صورت بھی قتل خطا کی ہی۔ در المختار و المحیط

مقالہ ۱۴۰۰
اگر ایک شخص کے ہاتہہ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ پڑی اوس کے ذمہ سے
مرد قتل ہو جاوے تو اس صورت مین خطا فی الفعل ثابت ہے اور حالانکہ

قاتل کا اسمین مطلقاً قصد نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۰۱

صدر الشریعہ نے شرح وقایہ مین کہا کہ خطا فی الفعل یہ ہے کہ قصد کرے ایک فعل کا سوا اوس سے دوسرا فعل صادر ہو جاوے چنانچہ نشان کو مارے خطا کرکے اور شخص کو لگ جاوے انتہی الحاصل کلام اس کلام مین قصد کو شرط کیا حالانکہ قصد خطا فی الفعل مین لازم نہین چنانچہ لکڑی اور اینٹ کے چھوٹ پڑنے کی صورت خطا فی الفعل ثابت ہے اور اسمین مطلقاً قصد نہین لیکن عنقریب آوے گا۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۲

جو قایم مقام خطا کے ہے یعنے خطا نہین بمنزلہ خطا کے ہے جیسے سوا لا منقلب ہو جاوے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک آدمی بلندی پر سوتا ہے اوس نے کروٹ بدلنے مین اوپر سے گر پڑا اور اسکے نیچے آدمی آکر مر گیا کچلکر تو سونے والا معذور ہے خاطی کی مانند تو یہ قتل خطا نہین بلکہ بمنزلہ خطا کے ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۳

(قتل بسبب) پانچوین قسم قتل بسبب ہے جیسے کنوان کھودنے والا اور پتھر رکھنے والا غیر کی ملک مین بلا اذن حاکم۔ درالمختار اور الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۴

اگر اپنے ملک مین کنوان کھودے یا پتھر رکھے تو اوسکی طرف سے تعدی ثابت نہوگی تو دیت اور کفارہ بھی نہ ہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۵

قتل کا موجب کفارہ نہین اور نہ گناہ قتل کا بلکہ غیر ملک مین کنوان کھودنے اور پتھر وغیرہ رکھنے کا البتہ گناہ ثابت ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۴۰۶

جمیع اقسام مذکورہ قتل حرام میراث ہین اگر کوئی شخص اپنے مورث کو قتل کریگا

تو بھی میراث قاتل نہ پاوے گا بشرطیکہ قاتل عاقل بالغ ہو اگر قاتل صغیر یا مجنون ہوگا تو میراث سے محروم نہ ہوگا۔ درالمختار و شرح سراجیہ سید شریف

مقالہ ۱۵۰۷ قتل بسبب مین قاتل میراث مقتول سے محروم نہ ہوگا اوس کے عدم قتل کے سبب سے۔ درالمختار

باب کون شخص قصاص مین قتل ہو سکتا ہی اور کون نہین

مقالہ ۱۵۰۸ آزاد کے قصاص مین آزاد قتل کیا جاوے۔ کذا فی کنز الدقایق

مقالہ ۱۵۰۹ مذکر کے قصاص مین مونث اور مونث کے قصاص مین مونث قتل کیا جاوے گا۔ عالمگیری عن خلاصہ

مقالہ ۱۵۱۰ مسلمان کے قصاص مین کافر قتل کیا جائے گا۔ قاضیخان

مقالہ ۱۵۱۱ اگر ذمی نے کسی ذمی کو قتل کیا پھر قاتل مسلمان ہو گیا تو بلا خلاف قتل کیا جائے گا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵۱۲ اگر مسلمان نے کسی مرتد مرد یا عورت کو قتل کیا تو اوسپر قصاص واجب نہ ہوگا۔ کذا فی البخاری و مسلم و عالمگیری و الہدایہ

مقالہ ۱۵۱۳ اگر مسلمان نے کسی مسلمان کو جو کفار قبضہ مین قید ہو گیا ہے دار الحرب مین قتل کیا تو سب کے نزدیک قاتل پر قصاص نہ ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک دیت نہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس کے مال مین دیت واجب ہوگی۔ قاضیخان

مقالہ ۱۵۱۴ صغیر کے عوض کبیر اور اندھے اور لنجے کے عوض تندرست قتل کیا جاویگا کافی و عالمگیری

مقالہ ۱۴۱۶
اگر کسی نے دوسرے کو نزع کی حالت مین قتل کیا تو قاتل قتل کیا جائیگا بشرطیکہ یہ معلوم ہو کہ مقتول زندہ نہ رہتا۔ مگر یہہ مسئلہ مختلف فیہ ہے مفتی کو غور کرنا چاہئیے۔ عالمگیری عن الخلاصہ

مقالہ ۱۴۱۷
لڑکوں نابالغوں کے باہمی قتل مین قاتل پر قصاص نہین ہے۔ عالمگیری عن المحیط

مقالہ ۱۴۱۸
جو شخص کہ کبھی مجنون ہو جاتا ہو اور کبھی اوسکو افاقہ ہو جاتا ہو اگر اوس نے حالت افاقہ مین کسی کو قتل کیا تو مثل صحیح سالم آدمی کے قصاص مین قتل کیا جائے گا۔ ایضاً عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۴۱۹
جسپر قصاص واجب ہے اگر وہ مرجاوے تو قصاص ساقط ہو جائیگا کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۰
اگر فرزند نے والد یا والدہ یا دادا یا دادی یا نانا یا نانی یا پردادا یا پردادی یا پرنانا یا پرنانی اور اوپر تک سگے ہون تو اوس فرزند کو قصاص مین قتل کیا جاوے گا۔ قاضیخان

مقالہ ۱۴۲۱
اگر والد نے ولد کو قتل کیا تو قصاص والد عوض ولد کے قتل نہ کیا جائے گا اور اسی طرح اوسکا دادا و پردادا وغیرہ اور دادی و پردادی وغیرہ اور نانا و نانی وغیرہ نکڑدادا اور نکڑدادی اوپر تک کیون نہون اور نکڑنانا اور نکڑنانی اوپر تک کیون نہو اگر اون نے فرزند کو قتل کیا تو اونمین سے قتل نہ کیجائے گا۔ عالمگیری عن الکافی و درالمختار

مقالہ ۱۴۲۲
ہر محقون الدم کے قتل سے برابر قصاص واجب ہے گا بشرطیکہ اوسکو عمداً قتل کیا ہو۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۳
جب قصاص لیا جاوے تو تلوار سے یا جو تلوار کے مثل ہے اوس سے قصاص لیا جاوے گا۔ کذا فی کافی

مقالہ ۱۴۲۴
اگر ایک شخص نے ایک جماعت کو قتل کیا اور اولیاء مقتولین حاضر ہوے تو سب کی طرف سے وہ قتل کیا جائیگا۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۴۲۵
ایک شخص نے دوسرے کو مجروح کیا اور وہ برابر زخمی ہوکر چارپائی پر پڑا رہا یہانتک کہ آزاد ہوگیا تو اوسپر قصاص واجب ہوگا۔ عالمگیرے عن الکافی

مقالہ ۱۴۲۶
اگر کسی شخص کو مانند سوئی وغیرہ کے کسی چیز سے عمداً زخمی کیا اور وہ مرگیا اسمین قصاص نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۴۲۷
قتل کیا جاتا ہے ہوشیار بدلے دیوانے کے اور بالغ بدلے صغیر کے اور صحیح بدن یعنے آنکھ والا بدلے اندہے کے اور طویل المرض اور ناقص الاطراف یعنے لولے لنگڑے کے بدلے اور مرد بدلے عورت کے بالاتفاق۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۲۸
ساقط ہوجاتا ہے وہ قصاص جسکا بیٹا وارث ہو اپنے باپ پر۔

مقالہ ۱۴۲۹
اگر کسی نے دوسرے شخص کو پانی مین غرق کردیا پس اگر پانی اسقدر قلیل ہو کہ غالبًا اسقدر پانی مین آدمی نہین مرجاتا ہے اور اکثر اوسمین سے ترکہ نجات پاسکتے ہین مگر وہ شخص مرگیا تو قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا اور یہ بالاتفاق خطا شابہ عمد ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۴۳۰
اگر ایک شخص کے ہاتھ پاؤن باندہ کر اوس کے واسطے ایک دیگ مین پانی گرم کیا یہانتک کہ مثل آگ کے گرم ہوگیا تو اوسکو پانی مین ڈالدیا پس ڈالتے ہی اس کے بدن کی کھال اترگئی اور مرگیا تو اوس کے عوض قتل کیا جائیگا۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۴۲۹

ایک شخص نے دوسرے کی گردن کاٹ ڈالی مگر ذرا سی حلقوم لگی رہ گئے اور ہنوز اسمین روح باقی ہے کہ دوسرے نے اوسکو قتل کر ڈالا تو دوسرے پر قصاص واجب نہوگا اسواسطے یہ میت ہے۔

فائدہ اگر ایسی حالت مین اوسکی روح نکلنے سے پہلے اوسکا بیٹا مرجاوے تو بیٹا اوسکا وارث ہوگا اور یہ اپنے بیٹے کا وارث نہوگا۔ عالمگیری عن ذخیرہ

باب قصاص حاصل کرنیوالون کے بیانمین

مقالہ ۱۴۳۱

باپ کو اختیار ہے کہ اپنے نابالغ بیٹے کا مال تلف کرنے یا جان تلف کرنیکے کا قصاص لیوے اور ہر شخص جو اللہ تعالی کے فرایض کے موافق مستحق میراث ہے وہ قصاص کا مستحق ہوتا ہے پس اوسمین شوہر اور جورو بھی داخل ہین اور دیت کا بھی یہی حکم ہے اور جب وارث لوگ بالغ ہون توجبتک سب وارث متفق نہ ہون تب تک بعض وارثون کو اختیار حاصل نہ ہوگا کہ قصاص لیوین اور سب وارثون یا کسی وارث کو یہ اختیار نہین ہے کہ قصاص حاصل کرنے کے واسطے کسی شخص کو وکیل کرے۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۴۳۲

اور مستحق قصاص اصل مین مقتول ہوتا ہے پھر اوسکا وارث اوسکا قائممقام ہوجاتا ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۳

قاضی صحیح مذہب کے موافق بمنزلہ باپ کے ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۴

اور اس بات پر اجماع ہے کہ قصاص کا پورا استحقاق نابالغ کے واسطے ہو

تو برادر بالغ کو اسکے حاصل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۵ اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اسکا کوئی ولی نہیں ہے تو سلطان کو اور قاضی کو نیز اوسکا قصاص لینے کا اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۶ اگر بالغ اور نابالغ مشترک غلام قتل کیا گیا تو بالاجماع نابالغ کے بالغ ہونے سے پہلے بالغ کو اوسکا قصاص لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔ عینی شرح الہدایہ و عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۷ اگر ایک شخص نے آدمی کو زخمی کیا اور زخمی مرگیا تو مقتول کے وارثون نے گواہ گذارے کہ وہ زخم کے سبب سے مرگیا اور ضارب نے گواہون سے ثابت کیا کہ وہ چنگا ہو گیا تہا زخم سے اور مدت کے بعد مرا تو وارث مقتول کے گواہ اولی بالقبول ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۴۳۸ ورثا مقتول نے اسپر گواہ قایم کئے کہ مقتول مذکور زید نے زخمی کیا اور قتل کیا اور زید نے گواہ قایم کئے اسپر کہ مقتول نے خود کہا تہا کہ زید نے مجہکو زخمی نہین کیا اور نہ مجہکو مارا تو زید کے گواہ اولی بالقبول ہونگے۔ ایضاً

باب جان تلف کرنیسے کم مین قصاص لینیکے بیان مین

مقالہ ۱۴۳۹ جان سے کم مین قصاص و بدلہ لینے مین مساوات معتبر ہے۔

مقالہ ۱۴۴۰ دایان بائین کے عوض قطع نہ کیا جائے گا اور بائین دائین کے عوض قطع نہ ہوگا اور نہ صحیح سالم ہاتہ بعوض شل ہاتہ کے اور نہ عورت کا ہاتہ بعوض مرد کے ہاتہ کے اور نہ مرد کا ہاتہ بدلے عورت کے ہاتہ کے اور

نہ آزاد کا ہاتھہ بدلے غلام کے ہاتھہ کے اور نہ غلام کا ہاتھہ بدلے آزاد کے
ہاتھہ کے قطع کیا جاوے گا۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۴۴۱ بالون مین بالکل قصاص نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری عن ذخیرہ

مقالہ ۱۴۴۲ سر یا بدن کی کہال اگر کچہہ قطع کیجاوے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۳ اور اسی طرح اگر دونون گالون اور پیٹہ اور پیٹ کے گوشت مین سے اگرچہ
قطع کیا جاوے تو اسمین قصاص نہین ہے اور ایسا ہی تہوڑی مین بھی
قصاص نہین۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۴۴ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہہ مین مارا جس سے اوسکی روشنی جاتی رہی
حالانکہ آنکہ کا ڈہیلا سلامت ہے تو اوسپر قصاص ہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۵ اگر آنسو بہر آوین تو سمجہنا چاہئے کہ روشنی باقی ہے اور اگر آنسو نہ بہرین تو
سمجہنا چاہئے روشنی جاتی رہی ہے طحاوی نے ذکر کیا کہ اوس کے
سامنے سانپ ڈالا جاوے پس اگر سانپ سے بہاگ گیا تو معلوم ہوگا کہ
روشنی باقی ہے اور امام محمد نے فرمایا ہے کہ اہل بصارت کو دکہلایا
جاوے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۴۶ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہ مین عمداً مارا اور وہ سپید ہوگئی ایسی کہ
اوس سے کچہہ دکہلائی نہین دیتا ہے تو عامہ علماء کے نزدیک قصاص
واجب نہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۷ ایک شخص کی آنکہ مین حول زیادہ ہو کہ اوسکی آنکہ کی بصارت مین ضرر ہو
اور اوس نے ایسی آنکہہ پہوڑی جسمین بہنڈرین نہین تو جسپر ظلم ہوا ہے

اوسکو اختیار ہوگا چاہے قصاص لیلے اور ناقص کے بدلے پر راضی ہوجاوے اور چاہے مجرم سے اوس کے مال سے نصف دیت تاوان لیلے۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۴۴۹
زبان کے کاٹنے مین قصاص نہین عمداً ہو یا نہ ہو خواہ کل کاٹے ہو یا تہوڑی اور یہی فتوی کے واسطے مختار ہے۔ عالمگیرے وخزانۃ المفتین وظہیریہ

مقالہ ۱۴۵۰
دانت کی ہڈی مین قصاص ہے اگرچہ جس سے قصاص لیاجاتا ہے اوسکا دانت مظلوم کے دانت سے بڑا ہو سوائے دانت کے دیگر کسی ہڈی مین قصاص نہین ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۵۱
دانت مین صغیر ہونا اور کبیر ہونا کوئی شرط نہین۔

مقالہ ۱۴۵۲
اگر ایک شخص نے زاید انگلی کاٹ ڈالی اور کاٹنے والے کے ہاتہہ مین بھی ایسی ہی انگلی ہے تو امام اعظم صاحب اور ابو یوسف کے نزدیک اوسپر قصاص نہ ہوگا۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۴۵۳
اگر ہتیلی کو کاٹ ڈالا اور اوسمین ایک انگلی زائد ہے جو ہتیلی کو سست کرتی ہے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا اور اگر ہتیلی کو سست نکرتی ہو تو قصاص واجب ہوگا۔

مقالہ ۱۴۵۴
اگر ایک نے دوسرے کا ہاتہہ آدہے ساعد سے کاٹ ڈالا یا پاؤن آدہی پنڈلی سے تو اوسپر قصاص نہوگا۔ ایضاً عالمگیرے

مقالہ ۱۴۵۵
اگر ہاتہہ کاٹے ہوے کا ہاتہہ درست کاٹا گیا ہے اور کاٹنے والے کا ہاتہہ شل ہے یا اوسمین انگلیان کم ہین تو ہاتہہ کٹے ہوے کو اختیار ہے چاہے قصاص مین عیب دار ہاتہہ کٹوالے اور اس کے سوائے

اوسکو کچھ نہ ملے گا اور چاہے پورا ارش لیلے اس صورت مین ہاتھ کٹے
ہوے کے واسطے جبھی خیار ثابت کرتے ہئے کہ جب ایسا شل ہو کہ اوس سے
کام کاج کر سکتا ہو اور اگر محض بیکار ہو تو وہ محل قصاص نہین ہے
پس ہاتھ کٹے ہوے کو خیار نہ ہوگا بلکہ اوسکو اپنے ہاتھ کی دیت ملیگی
جیسا کہ اگر کاٹنے والے کا یہ ہاتھ ہی بالکل نہو تو یہی حکم ہے اور اسی پر
فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

باب شہادت قتل اور اقرار اور ولی جنایت کے قاتل کیطرف سے تصدیق و تکذیب کے بیان مین

مقالہ ۱۴۵۶ اگر ایک شخص پر دو شخصون نے عمداً قتل کی گواہی دی تو وہ قید کیا جائیگا
یہانتک کہ گواہون کا حال دریافت کیا جاوے اور اگر ایک شخص
عادل نے گواہی دی تو بھی چند دن قید رکھا جائیگا اور اگر دوسرا گواہ لایا تو
ثابت ہوگا ورنہ رہا کیا جائے گا۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۴۵۷ زید نے دعوی کیا عمرو پر کہ اوس نے خطا سے میرے باپ کو قتل کر ڈالا ہے
اور دعوی کیا کہ میرے گواہ شہر مین موجود ہین اور درخواست کی کہ مدعا علیہ
سے کفیل لیا جاوے تاکہ مین اسکے روبرو اپنے گواہ پیش کرون تو
مدعا علیہ کو قاضی حکم کریگا کہ تین روز کے واسطے کفیل دے اور اگر
مدعی نے کہا کہ میرے گواہ غائب ہین اور درخواست کی کہ جبتک گواہ

تب تک مدعا علیہ سے کفیل لیا جاوے تو قاضی اوس کے کفیل لینے کی درخواست قبول نہ کرے گا۔

مقالہ ۱۴۵۸
اور اگر عمداً قتل کرنے کا دعوی کیا اور کفیل لینے کی درخواست کی تو قاضی اس درخواست کو منظور نکرے گا نہ گواہ قایم کرنے سے پہلے نہ اوسکے بعد لیکن گواہ قائم کرنے سے پہلے مدعی اوس کے ساتھ رہے گا اور گواہ قایم کرنیکے بعد قاضی زجراً اوسکو قید رکہے گا پہر جب گواہون کی عدالت ثابت ہو جاوے اور انہون نے ایسے قتل کی گواہی دی جس سے قصاص واجب ہوتا ہے تو مدعی کی درخواست سے قاضی قصاص کا حکم فرمائے گا۔ عالمگیری و قاضیخان

مقالہ ۱۴۵۹
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کے وارث مالک ہین بطریق وراثت کے تو وہان ایک وارث مخاصم ہوتا ہے باقی وارثون کے طرف سے اور تمام وارثون کے قایم مقام ہے خصومت مین اور جس چیز کے وارث مالک ہوتے ہین نہ بطریق وراثت کے تو وہان ایک وارث مخاصم نہین ہوتا باقی وارثون کی جانب سے اور خصومت مین سب کے قایم مقام نہین ہوتا۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۶۰
اگر ایک بہائی نے گواہ قایم کئے باپ کے قتل عمد پر قصاص لینے کے واسطے اور حالانکہ دوسرا بہائی غائب ہے تو حاکم قصاص کا حکم نہ دے بالاتفاق دوسرے کے حاضر ہونے تک لیکن قاتل محبوس رکہا جاوے گا۔ جب تک وہ بہی نہ آوے پہر اگر غائب بہائی حاضر ہو تو اعادہ حجت کرے دوسری بار تا دونون بہائی

قاتل کو قتل کرین اور صاحبین نے کہا اعادہ نہ کرے اسواسطے کہ انکے
نزدیک ملک ورثہ بطریق میراث کے ہے نہ بطریق خلافت کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۶۱
اگر قاتل گواہ لایا وارث غائب کے عفو کر دینے پر تو وارث حاضر مخاصم نگا
اسواسطے کہ قصاص منقلب بمال ہوگیا اور قصاص ساقط ہوگیا۔ ایضًا

مقالہ ۱۴۶۲
اگر دو نون گواہون نے کہا کہ خطا، تلوار سے اوسکو قتل کیا ہے تو دونون
کی گواہی قبول ہوگی اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت کا حکم دیا
جائےگا۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

مقالہ ۱۴۶۳
اگر گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے مقتول کو قتل کیا ہے اور دوسرے
گواہون نے ایک شخص دیگر پر مقتول کے قتل کرنے کی گواہی دی اور
ولی نے دعوی کیا کہ تم نے اوسکو قتل کیا ہے تو یہ سب باطل ہوگیا۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۶۴
اگر ایک شخص نے زید کو خطا سے قتل کرنے کا اقرار کیا اور زید کے ولی
نے عمداً قتل کا دعوی کیا تو ولی کو استحساناً قاتل کے مال سے دیت دلائی
جائےگی۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۴۶۵
اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور ولی مقتول نے خطا سے قتل کرنے کا
دعوی کیا تو وارثون کو کچھہ نہ ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۶۶
اگر قصاص کے دو وارثون نے اپنے بہائی کے عفو کرنے کی خبر دی
تو اوسکا خبر دینا عفو قصاص ہے اونہین دونون کے طرف سے انکے گمان
پر عمل کرنے کی وجہ سے اسواسطے کہ ایک وارث کے بھی عفو کرنے سے
قصاص قائم نہین رہتا کیونکہ قصاص قسمت پذیر نہین اور اس مسئلہ کی

چار صورتین ہین۔ ایک صورت یہ ہے کہ اگر قاتل اور تیسرے شریک بہائی نے دونون مخبر وارثون کی تصدیق کی تو تیسرے شریک کو دیت مین سے کچہہ حصہ نہین اوس کی تصدیق پر عمل کرنیکے سبب سے اور دونون مخبر بہائیون کے واسطے دیت دو تہائیان ہین دوسری یہ ہے کہ اگر قاتل اور تیسرے بہائی نے دونون کی تکذیب کی تو دونون بہائیون کا کچہہ حصہ نہین اور تیسرے بہائی کی تہائی دیت ہے۔

مقالہ ۱۴۶۷ اور تیسری صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی فقط قاتل نے تصدیق کی یعنے اور تیسرے بہائی نے تکذیب کی تو تینون بہائیون کے واسطے تہائی دیت ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی فقط تیسرے بہائی نے تصدیق کی یعنے اور قاتل نے اوسکی تکذیب کی تو تیسرے بہائی کو تہائی دیت کی ہے اسواسطے اقرار اوسکا مردود ہوگیا قاتل کی تکذیب سے لیکن ثلث مذکور کو مخبر کیطرف پہیرا جاوے گا استحساناً کی وجہ سے اور یہی قول اصح ہے۔ کذا فی در المختار والزیلعی

مقالہ ۱۴۶۸ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے اوسکو زخمی کرنے والی چیز سے مارا اور وہ ہمیشہ بستر پر رہا یہانتک کہ مرگیا تو زخم لگانے والے سے قصاص لیا جاویگا۔ در المختار

مقالہ ۱۴۶۹ اگر قتل کے دو گواہ اختلاف کرین زمان قتل یا مکان قتل مین یا قتل کے ہتیار مین مختلف ہون یا ایک گواہ کہے کہ اوسکو لاٹہی سے مارا اور دوسرا کہے کہ نہین

نہین جانتا ہون ہتھیار سے مارا یا ایک گواہ معائنہ قتل کی گواہی دے
دوسرا گواہ قتل قاتل کے اقرار کی گواہی دے تو یہ گواہی باطل ہی اسواسطے
کہ قتل دوبار نہین ہوسکتا۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۷۰
اور اسی طرح باطل ہوگی گواہی اگر گواہی کی نصاب ہر واحد مین پوری ہو
اسواسطے کہ قاضی کو ایک فریق کا کاذب ہونا بالیقین ثابت ہے اور کسی فریق
کے واسطے اولویت اور ترجیح ثابت نہین کہ ایک قبول ہو اور دوسری
مردود ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۷۱
اگر دو گواہون نے گواہی دی کسی کے قتل کی اور انہون نے کہا کہ ہمکو
قتل کا ہتھیار معلوم نہین تو قاتل کے مال مین دیت واجب ہوگی بدلیل
استحسان تین سال کے اندر۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۴۷۲
اور اگر دو مردون مین سے ہر واحد نے یہ اقرار کیا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور
مقتول کے وارثون نے کہا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارثون کو
دونون کا قتل کرنا جائز ہے اونکے اقرار پر عمل کرنیکے سبب سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۷۳
اور اگر مسئلہ سابقہ مین بجائے اقرار کے گواہی ہو تو دونون گواہیان لغو
ہوجاوینگے اسواسطے کہ باہم گواہونکی تکذیب فاسق کہنا ہے گواہون کا
اور گواہ کا فاسق ہونا اوسکی گواہی کو باطل کرتا ہے لیکن مقر کا فسق اوسکے
اقرار کو باطل نہین کرتا تو اسواسطے مسئلہ سابقہ مین اقرار لغو نہ ٹھہرا۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۷۴
اگر وارث مقتول نے اقرار کی صورت سابقہ مین کہا کہ تم دونون صادق ہو
اقرار قتل مین تو وارثون کو دونون مقرون مین سے ایک مقر کا بھی قتل کرنا

جائز نہین اسواسطے کہ وارث کی تصدیق ہر مقر کے تنہا قتل کرنیکی اقرار ہے اوسکا کہ دوسرے نے اسکو قتل نہین کیا تو درحقیقت دونون کا کذب ٹہرا اختلاف اس قول سے کہ جو وارث نے کہا تہا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ وہ قول قتل کا دعوی ہے بدون تصدیق کے تو اس صورت مین وارث دونون کو قتل کرے گا اون کے سبب ہے۔ الزیلعی و در المختار

مقالہ ۱۴۷۵ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین نے مقتول کو مارا ہے اور گواہ قائم ہوے اسپر کہ دوسرے شخص نے اوسکو قتل کیا ہے اور وارث نے کہا کہ مقر اور مشہود علیہ دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارث کو مقر کا قتل کرنا جائز ہے نہ مشہود علیہ کا اسواسطے کہ اومین بعض موجب مشہود بہ کی تکذیب ہے چنانچہ عنقریب گذر گیا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۷۶ اگر وارثون نے دو اقرار کرنے والون سے ایک اقرار کرنے والے سے کہا کہ تو سچا ہے تو نے ہی اوسکو تنہا قتل کیا ہے تو وارث کو اس مقر کا قتل کرنا جائز ہے اسواسطے کہ فقط مقر مذکور کے قتل واجب ہونے پر وارث اور مقر دونون نے اتفاق کیا ہے باہم کے تصادق سے۔ ایضاً

باب شجاج یعنی سر و چہرہ کے زخم کے بیان مین

مقالہ ۱۴۷۷ شجاج جمع شجہ کی ہے اور اصطلاح فقہا و اہل عرب مین شجہ سے مراد وہ ہے یعنے شجہ کی جگہ سر اور چہرہ تا ٹہوڑہی ہے اور ٹہوڑی سے نیچے شجہ کی

مقالہ ۱۴۷۸

جگہ نہین - عالمگیری و خزانۃ المفتین و در المختار

اور دونون جبڑے چہرہ مین داخل ہین - کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۷۹

شجاج دس قسم ہین پہلے زخم کا نام حارصہ ہے بحاء حطہ ورا مہملہ وصاد مہملہ وہ زخم ہے جسمین کہال مخدوش ہوجاوے یعنے چہلجاوے - اور دوسرا زخم دامعہ ہے وہ زخم جسمین آنسو کے مانند خون نمودار ہوجاوے اور خون کو بہاوے اور تیسرا زخم دامیہ ہے جو خون کو بہاوے اور چوتہا باضعہ ہے جو کہال کو قطع کردے پانچوان متلاحمہ وہ زخم ہے جو گوشت کو قطع کرے چہٹا سمحاق وہ زخم ہے جو سمحاق تک پہونچ جاوے سمحاق اوس باریک کہال کا نام ہے جو گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان مین ہے ساتوان موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو ظاہر کردے جسمین کہال اور گوشت قطع ہوکر ہڈی کہلجاوے اور آٹہوان ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو توڑ دے اور نوان منقلہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو منتقل کردے اوس کے توڑنے کے بعد یعنے ہڈی کو ایک موضع سے دوسرے موضع کی طرف کردے اور دسوان آمہ ہے جو ام الدماغ تک پہونچ جاوے ام الدماغ اوس کو کہتے ہین جس کے اندر دماغ ہے - کذا فی الہدایہ و عالمگیری و در المختار و العینی

مقالہ ۱۴۸۰

سواے موضحہ کے دوسرے شجون مین قصاص نہین ہے اور یہ روایت حسن نے امام اعظم سے کی ہے اور بنا بر ظاہر الروایت کے موضحہ سے کم مین بھی قصاص ہوتا ہے اوس کو امام محمد نے اصل مین ذکر کیا ہے اور یہی اصح - اور اسی کو عامہ علماء نے اختیار کیا ہے یہ محیط مین ہے - کذا فی عالمگیری و عین المبین

زخم موضحہ مین قصاص واجب ہوتا ہے جبکہ عمداً ہوا ور شجہ موضحہ سے بڑھکر ہین
اونمین بالاجماع قصاص نہین ہے اگرچہ عمداً ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۸۱
موضحہ مین اگر خطا سے ہو تو دیت کا بیسوان حصہ واجب ہوگا اور ہاشمہ مین
دیت کا دسوان حصہ اور منقلہ مین دسوان حصہ اور بیسوان حصہ واجب
ہوگا اور آمہ کے واسطے تہائی دیت واجب ہوگی۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۸۲
اگر کسی کو منقلہ زخم پہونچا اور وہ اچھا ہوگیا مگر بعد اچھے ہونیکے اوسکا کچھہ اثر
رہگیا اگرچہ قلیل رہگیا ہو تو بھی منقلہ کا ارش واجب ہوگا اسواسطے کہ ارش
جب واجب ہوتا ہے تو وہ ساقط نہین ہوتا ہے جبتک کہ سبب وجوب
بالکل زائل نہ ہوجاوے۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۸۳
سمحاق زخم مین اگر خطا ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۴۸۴
اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اسکو مملوک فرض کرکے اس زخم کے ساتھہ اوسکی قیمت
اندازہ کیجاوے اور بدون اس زخم کے اندازہ کیجاوے پس اگر تفاوت
قیمت اصل قیمت کا بیسوان حصہ ہو تو دیت کا بیسوان حصہ واجب ہوگا
اور اگر چالیسوان حصہ ہو تو چالیسوان حصہ دیت واجب ہوگی اور اسی پر
فتوی ہے۔ عالمگیری عن کافی

مقالہ ۱۴۸۵
قصاص نہین جمیع شجاج مین مگر موضحہ مین جو عمداً ہو۔ در المختار

مقالہ ۱۴۸۶
شجاج مافوق موضحہ یعنے ہاشمہ و منقلہ اور آمہ مین بالاتفاق قصاص نہین
اور مادون موضحہ یعنے حارصہ اور دامعہ اور دامیہ اور باضعہ اور متلاحمہ اور
سمحاق کے قصاص مین اختلاف ہے اور جس شجاج مین قصاص نہین اوسمین

عمداً اور خطا دونون برابر ہین تو وہان عمد مین وہ واجب ہے جو خطا مین ہے۔ درالمختار والطحطاوی

مقالہ ایک ہاتھہ کی سب انگلیون کے قطع مین نصف دیت ہے اگرچہ پانچون انگلیان ہتیلی کے ساتھہ کٹ گئے ہون۔ درالمختار

مقالہ اور ایک ہاتھہ کے قطع اصابع مین نصف ساعد کے ساتھہ نصف دیت واجب ہوتی ہے ہتیلی کے سبب سے اور حکومت عدل واجب ہے نصف ساعد کے سبب سے اور یہی حکم ہے پنڈلی کا۔ درالمختار

مقالہ اور کچھہ واجب نہین ہوتا قطع کف مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اگر کف مین انگلیان ہون تو قطع کف مین کچھہ واجب نہین بالاتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضاً

مقالہ اگر انگلی کی ایک پورو مفصل سے کاٹی باقی انگلی خشک ہوگئی یا انگلیان قطع کین ہتیلی خشک ہوگئی تو فقط دیت مقطوع کی لازم ہوگی اور قصاص ساقط ہوگا۔ ایضاً

مقالہ پانچ سے زیادہ انگلی مین اور صغیر کی آنکہ اور آلہ تناسل اور اوسکی زبان مین حکومت عدل ہے اگر صحت و سلامتی اوسکی معلوم نہو آنکہ مین۔ ایضاً

مقالہ اوس موضحہ کی دیت جسکے صدمہ سے عقل اوسکی یا اوس کے سر کے بال جاتے رہے آدمی کی پوری دیت مین داخل ہو جائے گی بسبب داخل ہونے جز کے کل مین۔ ایضاً

مقالہ اگر جراحت موضحہ سے اسکی سماعت یا بصارت یا گویائی جاتی رہی تو موضحہ

کی دیت پوری دیت مین داخل نہوگی اسواسطے کہ سماعت اور بصارت اور گویائی اعضاء مختلفہ کے مانند ہین برخلاف عقل کے اسواسطے کہ عقل کا نفع سب اعضاء کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ اگر موضحہ سے دونون آنکھہ جاتی رہین تو قصاص اور آنکھون مین دیت واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے صاحبین کے نزدیک موضحہ مین قصاص ہے اور آنکھون مین دیت ہے۔ درالمختار

مقالہ اور قصاص نہین اوس انگلی کی قطع سے ہے جسکے پاس کی دوسری انگلی خشک ہوگئی بلکہ دونون عضو کی دیت واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے اونکے نزدیک اول مین قصاص ہے اور دوسرے مین دیت ہے۔ درالمختار و قاضی خان

مقالہ قصاص نہین دانت کے توڑنے مین جسکا نصف باقی توڑنے کے بعد سیاہ یا زرد یا سرخ ہوگیا ہو بلکہ دانت کی تمام دیت واجب ہوگی جبکہ چبانے کی منفعت فوت ہوجاوے۔ درالمختار

باب جنین کے بیان مین

مقالہ جنین اوس بچے کا نام ہے جو ہنوز مان کے پیٹ مین ہے۔

مقالہ اگر کسی نے ایک عورت حاملہ کے پیٹ مین خواہ مسلمہ ہو یا کافرہ ہو مارا جس سے اوس کے پیٹ سے مردہ بچہ آزاد گر پڑا خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہو تو مارنے والیکے مددگار برادری پر غرہ واجب ہوگا اور غرہ غلام یا باندی ہے

یا گھوڑا جسکی قیمت پانچ سو ہوا اور یہ مال اس جنین کے میراث ہوتا ہے اور اگر
مارنے والا اوسکا وارث ہو تو اب وارث نہوگا اور اسمین کچھہ کفارہ نہین عالمگیری

مقالہ اگر پیٹ سے دو بچے گرے تو غرہ دینا واجب ہوگا۔

مقالہ اگر عورت مذکورہ کے پیٹ کا بچہ مردہ گر پڑا پھر وہ عورت مرگئی تو مارنیوالے پر قتل کرنے کی دیت اور بچہ گرانے کا غرہ واجب ہوگا۔ ایضًا عالمگیری

مقالہ اگر عورت نے اپنے پیٹ مین مار کر صدمہ پہونچایا یا کوئی دوا پی لی تاکہ عمداً بچہ کو ساقط کرے یا اپنے فرج مین کوئی ایسا فعل کیا کہ جس سے بچہ ساقط ہو گیا اوسکی مددگار برادری پر بردہ کی ضامنی ہوگی بشرطیکہ اوس نے شوہر کی بلا اجازت ایسا کیا ہوا اور اگر شوہر کی اجازت سے کیا تو کچھہ واجب نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ اگر دوا پی اوس نے بچہ گرانے کا قصد نہین کیا اور بچہ گر گیا تو اوسپر کچھہ واجب نہ ہوگا۔ ایضًا

مقالہ اگر عورت خلع کیا پھر اسقاط عدد کے واسطے اسقاط کر دیا تو اوسپر غرہ واجب ہوگا اور یہ شوہر کو ملیگا۔ کذا فی المحیط

باب صلح اور عفو اور ادائے شہادت کے بیان مین

مقالہ باپ کو اختیار ہے کہ اپنے بیٹے کی جان تلف ہونے سے کم جنایت مین صلح کر لے اور جان تلف ہونے سے صلح کر نہین روایات مختلف ہین کذا فی قاضیخان

مقالہ اگر قاتل اور اولیاء مقتول نے کسیقدر مال پر باہم صلح کر لی تو قصاص ساقط ہو جائیگا اور مال واجب ہوگا خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ کذا فی الہدایہ و عالمگیری

مقالہ واضح ہو کہ قتل خطا کی صورت مین جب صلح واقع ہوئی پس اگر کسی نوع دیت کا حکم ہونے یا کسی نوع دیت پر دونون کی باہمی رضامندی ہونیکے بعد صلح ہوئی پس اگر اوسی نوع دیت پر صلح ہوئی جسکا قاضی نے حکم دیا یا جسپر دونون باہم راضی ہو چکے ہین یا صلح مقدار دیت سے زاید پر واقع ہوئی تو جایز نہین۔ عالمگیری

مقالہ اور جسقدر قاضی نے حکم دیا ہے اوس سے کم مقدار پر صلح واقع ہوئی ہو تو جایز ہے خواہ نقد ہو یا اودہار ہو۔ عالمگیری

مقالہ اگر دو وارثون مین سے ایک نے عفو کیا اور دوسرے کو معلوم ہوا کہ اب قاتل کو قتل کرنا حرام ہے مگر اوس نے قتل کیا تو اسپر قصاص واجب ہوگا اور قاتل کے مال سے اوسکو نصف دیت ملیگی اور اگر حرام ہونے سے آگاہ نہ ہوا تو اوس کی اوسپر دیت واجب ہوگی خواہ عفو سے واقف ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ایک شخص نے عمداً قتل کیا گیا اور اوس کے بہائی نے گواہ قایم کئے کہ مین اوسکا وارث ہون میرے سواے کوئی اوسکا وارث نہین ہے اور قاتل نے گواہ قایم کئے کہ مقتول کا ایک بیٹا موجود ہے تو قاضی اوسکے بہائی کے گواہون پر حکم نہ دے بلکہ تاخیر کرے۔

مقالہ اور اگر قاتل نے گواہ قائم کئے کہ مقتول ایک بیٹا ہے وہ اوسکا وارث ہے اور اوس نے مجھسے دیت پر صلح کرلی ہے یا گواہ قایم کئے کہ اوس نے مجھکو معاف کردیا ہے تو قاتل کے گواہ قبول ہونگے پھر اگر اوسکے بیٹے نے

اگر صلح سے اور عفو سے انکار کیا تو قاتل کو حکم دیا جائے گا کہ اوس کے بیٹے کے روبرو گواہ دوبارہ سناوے۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۵۱۱ اگر نابالغ کا خون اوس کے ولی یا وصی نے معاف کیا تو جائز نہین کذا فی المحیط وعالم

مقالہ ۱۵۱۲ اگر زید نے عمرو کو موضحہ زخم سر سے عمداً زخمی کیا پہر عمرو نے اس موضحہ زخم اور جو اس سبب سے پیدا ہو سبب سے کسیقدر مال معین پر زید سے صلح کی اور مال سپرد کر دیا پہر دوسرے شخص خالد نے عمرو کو موضحہ زخم سر سے عمداً زخمی کیا اور وہ دونون زخمون سے مرگیا تو خالد پر قصاص واجب ہوگا اور زید پر کچہہ واجب نہ ہوگا۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

باب قسامت کے بیان مین

مقالہ ۱۵۱۳ قسامہ اصطلاح شرع مین قسم ہے اللہ تعالی کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص پر بنا پر وجہ مخصوص کے۔

مقالہ ۱۵۱۴ (تعریف) قسامہ عبارت ہے اون قسمون سے ہے جو پچاس آدمیون سے لیجاوین اور قسامہ کا سبب اس مقتول کا پایا جانا ہے جو محلہ یا دار متصل قریہ کے جسکا قاتل معلوم نہین ہے۔

مقالہ ۱۵۱۵ (شرط) قسامہ کا یہ ہے کہ مرد عاقل اور بالغ آزاد ہو اور شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو۔

مقالہ ۱۵۱۶ (رکن) رکن قسامہ یہ ہے کہ یون کہے کہ واللہ مین نے اوسکو نہین قتل کیا اور نہ مین اوس کے قاتل کو جانتا ہون۔

مقالہ ۱۵۱۷
اور حکم قسامہ کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور
شروع ہونا قسامہ کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع ظاہر وسے۔ کذا فی البحر الرائق
وعینی والطحطاوی

مقالہ ۱۵۱۸
یہ قسمین ہین کہ اون اہل محلہ سے لیجاتی ہین جنمین مقتول پایا جاوے۔ کذا فی الکافی

مقالہ ۱۵۱۹
اور اسکا سبب قتیل کا پایا جانا محلہ مین یا جو محلہ کے معنی مین ہو جیسے دار
دو موضع متصل شہر جہان سے آواز سنائی دیوے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۵۲۰
اگر ایک قوم کے محلہ مین ایک قتیل پایا گیا اور ولی قتیل نے اہل محلہ پر
دعوی کیا کہ انمین سب نے اسکو خطاً سے یا عمداً قتل کیا ہے اور اہل محلہ
نے انکار کیا تو اونمین سے پچاس آدمیون سے قسم لیگا ہر واحد قسم کہائیگا
واللہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا ہے اور نہ مین اس کے قاتل کو جانتا
ہون۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۲۱
پس اہل محلہ پچاس سے زائد ہون تو ولی مقتول کو اختیار ہے کہ اونمین سے
پچاس آدمی کو جنکو چاہے چہانٹ لے اگر کم ہون تو مکرر قسم لیوے تا کہ
قسم پچاس ہو جاوین اگر ان لوگون نے قسم کہائی تو دیت کے ضامن ہونگے
اگر انکار کیا تو قید کیجاوین یہانتک قسم کہاوین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۵۲۲
قسامت مین لڑکا اور مجنون اور عورتین اور مملوک داخل نہین عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۵۲۳
اگر کوئی میت پایا گیا کہ جسمین قتل کا کوئی اثر نہین ہے تو قسامت و دیت
کچہہ واجب نہ ہوگی اور۔ اثر یہ ہے کہ جراحت ہو یا چوٹ کا نشان ہو یا گلا
گہوٹے جانے کا نشان ہو یا کان سے خون نکلا ہو۔ خزانۃ المفتیین

۱۵۲۴
مقالہ اگر منہہ سے خون بہا ہو پس اگر پیٹ سے آیا ہو تو وہ قتیل ہوگا اور اگر سر کی طرف آیا ہو تو قتیل نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط

۱۵۲۵
مقالہ اگر کسی محلہ مین مقتول کا بدن یا نصف بدن سے زاید یا نصف بدن مع سر کے پایا گیا تو اوسمین اہل محلہ پر کچھہ نہ ہوگا۔ عالمگیرے عن المبسوط

۱۵۲۶
مقالہ اگر میت کی گردن پر سانپ لپٹا ہو تو قسامہ نہین اسواسطے وہ سانپ کے سبب سے مرگیا ہے۔ درالمختار و عالمگیر

۱۵۲۷
مقالہ اگر مقتول پایا گیا کشتی مین تو قسامہ اور دیت ان لوگون پر ہے جو کشتی مین سوار ہین اور ملاحون پر بالاتفاق اسواسطے کہ کشتی انکے قبضے مین جانور کے مثل ہے اور مین کہتا ہون کہ اس زمانہ مین ریل کا بھی یہی حکم ہوگا۔ درالمختار و عالمگیرے

۱۵۲۸
مقالہ اگر مقتول مسجد مین پایا گیا یا اہل محلہ کے کوچہ مین تو اہل محلہ پر قسامہ اور دیت ہے کوچہ محلہ سے مراد وہ کوچہ خاص ہے جسمین فقط اہل محلہ آتے جاتے ہون۔ ایضاً

۱۵۲۹
مقالہ اگر مقتول پایا گیا بازار مین یا غیر مملوک مین اور شارع اعظم یعنے رستہ عظیم مین یا قیدخانہ مین یا جامع مسجد مین یا اوس مکان مین جسمین تمام مسلمان کا تصرف برابر ہے نہ ایک مسلمان نہ مخصوص جماعت کا تو ایسے مکانون مین قسامہ نہین اور نہ کسی پر دیت ہے۔ ایضاً

۱۵۳۰
مقالہ اگر مقتول پایا گیا خیمہ مین اور یا اوس کے باہر تو اگر خارج کے رہنے والے قوم ہون تو جس قوم مین مقتول پایا گیا ہی اسی قوم پر قسامہ اور دیت ہوگی۔ ایضاً

۱۵۳۱

مقالہ اگر دو گانون کے بیچ مین کوئی مقتول پایا گیا اور وہ دونون گانون کے ٹھیک بیچ مین ہے کہ دو طرف فاصلہ برابر ہے اور ایک گانون مین ہزار آدمی ہین اور دوسرے مین اس سے کم ہین تو بالاتفاق اوس کی دیت دونون گانون پر نصفا نصف ہوگئی۔ کذا فی عالمگیری والمحیط

باب وصیت کی تفسیر کے بیان مین

۱۵۳۲

مقالہ الفاظ الایصاء، وصیت کرنا و وصیت معروف ہے موصی بہ جس چیز کی وصیت کی ہے۔ موصی وصیت کرنیوالا۔ اور جس کے حق مین وصیت کی ہو اوسکو موصی لہ کہتے ہین اور وصی وہ شخص ہوتا ہے جو میت کے قایم مقام اوسکا خلیفہ ہو۔

۱۵۳۳

مقالہ (شرع) مین ایصاء ایسے تملیک کو کہتے ہین جو مرنیکے بعد کی طرف مضاف اور مراد اوس سے تملیک بطریق احسان کے مرنیکے بعد مالک کر دینا اور جس چیز کا مالک کرتا ہے خواہ وہ عین یا منفعت ہو۔ عالمگیری

۱۵۳۴

مقالہ (رکن) یون کہنا کہ مین اس چیز کی فلان شخص کے واسطے وصیت کی یا فلان شخص کے لئے اس چیز کی وصیت کی۔ کذا فی المحیط

۱۵۳۵

مقالہ (شرط) اور شرط وصیت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے مین مالک کردینے کی اہلیت رکہتا ہے اور موصی لہ مالک ہوجانے کی اہلیت رکہتا ہے اور بعد موصی کے موصی بہ ایسا مال ہو جو قابل تملیک ہے اور حکم وصیت کا یہ ہے موصی لہ اور موصی بہ کا مثل ہبہ کے بملک جدید اور مالک ہو جاتا ہے۔ کذا فی کفایہ

مقالہ ۱۵۳۱ اگر وصیت کرے تو تہائی سے کم مین وصیت کرے اسواسطے کم وصیت مستحب ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۵۳۲ جسکے پاس مال قلیل ہو تو افضل یہ ہے وہ بالکل وصیت نکرے بشرطیکہ اوسکے وارث موجود ہون۔ عالمگیری

دوسرا باب اون الفاظ کے بیانمین جو وصیت ہوتے ہین اور جو نہین ہوتے ہین

مقالہ ۱۵۳۳ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تو میری موت کے بعد وکیل ہے تو وہ وصی ہوگا اور اگر کہا کہ تو میری حیات مین میرا وصی ہے تو وکیل ہوگا عالم

مقالہ ۱۵۳۴ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تیرے واسطے سو درم اجرت اس شرط پر ہے کہ تو میرا وصی ہو تو شرط باطل ہے اور دام مذکور اوسی کے واسطے وصیت ہوگی اور بنابر قول مختار کے وہ شخص وصی ہوگا۔ ایضاً عن خزانۃ المفتین

مقالہ ۱۵۳۵ اگر اپنے بہائی سے کہا کہ فلان شخص کو اجارہ پر مقرر کرچکی کہ میری وصیت نافذ ہو تو بہائی وصی ہوجائے گا اگر اوسکو قبول کرلے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۳۶ اگر ایک مریض نے دوسرے کو کہا کہ میرے قرضے ادا کردے تو وہ وصی ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۳۷ ایک شخص نے اپنے مرض یا اپنی صحت مین کہا کہ اگر میرے اوپر کوئی حادثہ پیش ہو تو فلان کے واسطے اسقدر ہے تو یہ وصیت اور حادثہ سے

سے مراد موت ہو گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۳۸
اگر کہا کہ فلان شخص کے واسطے ہزار درم ہین تو یہ وصیت ہے اگرچہ اوسمین موت کا ذکر نہین کیا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵۳۹
اگر وصیت کی کہ میری یہ زمین مسجد بنائی جاوے تو بلا خلاف جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۴۰
اور اگر وصیت کی کہ میرا تہائی مال اللہ تعالی کے واسطے تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور نیک کامون مین خرچ کیا جائے گا اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے۔

مقالہ ۱۵۴۱
اور اگر اپنے تہائی مال کی وصیت اللہ تعالی کی راہ مین کی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس سے مراد جہاد ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک حج ہے اور فتوی ابو یوسفؒ کے قول پر ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۴۲
اگر وصیت کی کہ میرا مال نیک کامون مین خرچ کیا جاوے تو تین جگہہ خرچ کیا جاوے مسجد بنانے مین یا طالب علمون کی کفالت مین یا پل بنانے مین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۴۳
اگر وصیت کی کہ میرا مال گانون کی مصلحتون مین خرچ کیا جاوے تو باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۴۴
اگر کسی نے کہا کہ مین نے سو درم فلان مسجد کے یا فلان پل کی وصیت کی تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اوس کی مرمت پر خرچ کیا جاوے گا۔

۱۵۴۵

مقالہ اور اگر اوس نے مرمت کو یا اصلاح کو بیان نکیا تو وصیت باطل ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

باب تہائی مال یا اسکے مانند کسی حصہ کی وصیت کرنے اور اپنے پسر یا دختر کے حصہ کے برابر مال کی یا کم یا زیادہ کی وصیت کرنے کے بیان مین

۱۵۴۶

مقالہ اگر زید کے واسطے اپنے چوتہائی مال کی اور عمرو کے واسطے نصف مال کی وصیت کی پہر اگر وارثون نے اوسکی اجازت دیدی تو نصف مال عمرو اور چوتہائی مال زید کو دیا جائے گا اور اگر وارثون نے اجازت ندی تو چوتہائی مال سے دونون کو سات حصے ہوکر اس طرح ملین گے کہ عمرو کو چار حصے اور زید کو تین حصے دئے جاوین گے یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اسمین تین حصے ہوکر تقسیم ہون گے جنمین سے دو حصے عمرو کو اور ایک حصہ زید کو ملیگا۔ کذا فی عالمگیری و خزانۃ المفتیین

۱۵۴۷

مقالہ اگر ایک کیواسطے ثلث اور دوسرے کے واسطے سدس کی وصیت کی تو اسکا تہائی مال دونون مین تین تہائی تقسیم ہوگا۔ کذا فی الہدایہ

۱۵۴۸

مقالہ اگر موصی نے ہزار درم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہی لوگون پر ہزار درم کی جنس سے اور عین بھی ہے تو اگر ہزار درم عین کی تہائی سے نکلے تو اسکو دیا جاوے۔ در المختار

۱۵۴۹

مقالہ اگر اشیاء الجنس وارثون مین مشترک ہون اور بعض وارث قسمت کے

طالب ہون اور بعضے نہ چاہتے ہون تو قاضی انکو تقسیم کریگا زبردستی
سے اور اگر مختلف الجنس ہین تو اونین تقسیم جبری نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۰ اگر موصی نے ہزار درم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہے
لوگون پر ہزار درم اور عین بھی ہے تو اگر عین کی تہائی سے نکلے تو او
وہی دیا جاوے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۱ اگر وصیت کی تہائی مال کی زید اور عمرو کے واسطے اور حالانکہ عمرو مردہ
ہے تو زید کے واسطے پوری تہائی ہے اور اوسکا قاعدہ یہ ہے کہ
سیت یا معدوم چیز مستحق نہین ہوتی کسی چیز کی تو غیر کی مزحم اور مانع ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۲ اگر کہا وصی نے کہ میرا ثلث مال مابین زید اور عمرو کے ہے اور حالانکہ
عمرو مردہ ہے تو زید کو نصف ثلث ملے گا اسواسطے کہ لفظ بین کا تنصیف
کا موجب ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۳ اور اگر وصیت کی ثلث مال کی اور حالانکہ وصیت کرنے والا محتاج ہے
وصیت کے وقت تو موصی لہ کے واسطے اوسکا ثلث مال ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۴ ثلث مال مذکور اسوقت ملے گا جبکہ وصیت کی چیز عین یا نوع عین ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۵ لیکن جبکہ وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک نوع کی وصیت جیسا کہ
ثلث بکریان کی وصیت کی پھر وہ تلف ہوگئی موصی کے مرنے سے
پہلے تو وصیت باطل ہوگئی بسبب متعلق ہونے وصیت کے عین سے
تو وصیت باطل ہوگئی۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۶ اگر موصی کی بکریان وصیت کے وقت نہ ہون پھر وہ بکریان کو حاصل کرے

پہر مر جاوے تو وصیت صحیح ہے قول صحیح مین۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۵۰ اگر وصیت کی اجنبی شخص اور اپنے وارث کے واسطے اور اپنے قاتل کے واسطے تو اجنبی شخص کو نصف وصیت ملے گی اور وارث اور قاتل دونون محروم ہونگے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۵۱ اگر وصیت کی متفاوت تین کپڑون عمدہ اور اوسط اور ناقص کی تین شخصون کو ہر ایک کو ایک کپڑا پہر ان تینون کپڑون مین سے ایک کپڑا ضائع ہو گیا اور معلوم نہین کونسا کپڑا ضائع ہوا اور موصی کا وارث کہتا ہے ہر ایک آدمی کو تیرا حق ضائع ہو گیا تو وصیت باطل ہو گی۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۵۲ اگر دو فرزندون مین سے ایک فرزند نے اپنے باپ کے ثلث مال کی وصیت کا اقرار کیا ہے اور ترکہ دونون فرزندون کے پاس ہے تو وہ مقر ٹہرا اوس مال کی تہائی کا جو اوسکے پاس ہے اور راس المال کی جو اوس کے بہائی کے پاس ہے تو اوسکا اقرار حق مین مقبول ہے اور نہ اوس کے بہائی کے حق مین۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۵۳ اور برخلاف اسکے اگر ایک فرزند نے اقرار کیا دین کا اپنے باپ پر اسواسطے اوسکا تمام دین دینا لازم ہوگا بسبب مقدم ہونے دین کے میراث پر۔ ایضًا

باب وصیت اقارب وغیرہم کے بیان مین

مقالہ ۱۵۵۴ شخص ہمسایہ اور پڑوسی وہ ہے جو اوس کے گہر کے متصل اور ملاصق ہو

۱۵۵۵ مقالہ اور صاحبین نے کہا کہ عُرفاً ایک محلہ مین رہتا ہو - رد المختار

مقالہ امام محمد نے کہا جب وصیت کی اپنے ہمسایہ کے واسطے تو یہ وصیت اوس کے گھر کے ملاصقین کے واسطے ہے خواہ قریب از دروازہ ہون یا بعید ہون - ایضاً

۱۵۵۶ مقالہ سسرال کے لوگ وہ ہین جو جورو کے محرم قرابتدار ہین - ایضاً

مقالہ اور بعض نے جورو کے والدین کے ساتھہ سسرال کا لفظ خاص کیا ہے - ایضاً

۱۵۵۸ مقالہ اہل عبارت ہے اوسکی جورو سے صاحبین کے نزدیک جو اوس کے عیال اور نفقہ مین داخل ہون سوائے لونڈی اور غلام کے صاحبین کا قول اصح ہے - ایضاً

۱۵۵۹ مقالہ آل عبارت ہے اوس کے اہل بیت اور اوس کے اوس قبیلہ سے جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہے - جبکہ آل سے اہل بیت اور قبیلہ مراد ہون تو آل مین داخل ہے ہر وہ شخص جو موصی کیطرف منسوب ہے - ایضاً

۱۵۶۰ مقالہ آل مین غنی اور فقیر سب داخل ہین - ایضاً

مقالہ موصی کی آل مین داخل نہین اوس کے بیٹون کی اولاد اور نہ اوس کے بہنون کی اولاد اور نہ کوئی وہ شخص جو اوس کے مان کا قرابتدار ہے - ایضاً

۱۵۶۲ مقالہ موصی کی جنس یا اوس کے باپ کے اہل بیت ہین اسواسطے انسان متجانس ہوتا ہے اپنے باپ کا نہ مان کا - ایضاً

۱۵۶۳ مقالہ اگر عورت نے اپنے جنس یا اپنے اہل بیت کے واسطے وصیت کی

تو اس عورت کا بیٹا وصیت مین داخل نہین اسواسطے کہ بیٹا باپ کے طرف منسوب ہوتا ہے نہ مان کے طرف مگر یہ باپ اوس فرزند کا اس قبیلہ کے باپ کی قوم سے ہو تو اسوقت مین اوس عورت کا بیٹا بھی وصیت مین داخل ہوگا اسواسطے کہ وہ ہم جنس ہے۔ کذا فی درالمختار ردالمحتار

مقالہ ۱۵۶۴
اگر موصی کا ایک چچا اور دو ماموں ہون تو صاحبین کے نزدیک تین تہائی مال ہوگا ہر ایک کو ایک تہائی ملیگا برابر۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۶۵
اگر موصی کا ایک چچا ہو اور کوئی نہین تو نصف اوسکے واسطے اور نصف ثانی اوس کے وارثون کے واسطے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۶۶
اگر موصی کا کوئی محرم نہ ہو تو صاحبین کے نزدیک غیر محرم کے طرف وصیت صرف ہوگی دادہال اور نانہال صاحبین کے نزدیک سب قرابت مین داخل ہین۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۶۷
اگر وصیت کی فلانے شخص کے ولد کے واسطے تو مرد اور عورت برابر ہین اسواسطے کہ ولد کا لفظ مرد اور عورت دونون کو شامل ہے یہانتک پیٹ کے بچے کو بھی شامل ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۶۸
اگر وصیت کی فلانیکے وارثون کے واسطے تو ایک مرد کو دو عورتون کے برابر حصہ ملیگا بطور میراث کے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۶۹
اگر وصیت کرنے والا مر گیا اس شخص کے مرنے سے پہلے جسکے وارثون اور عقب کے واسطے وصیت ہوئی تو اس کے وارثون اور عقب کے واسطے وصیت باطل ہوگئی۔ ایضًا

پہر اگر وارثون کے ساتہہ دوسرا شخص موصی لہ ہو جیسا کہ موصی کا یہ قول
کہ مین نے وصیت کی فلانے شخص کے لئے اور اوس کے وارثون
اور عقب کے لئے تو بالکل وصیت فلانے موصی لہ کے لئے ہوگی
نہ اوس کے وارثون اور عقب کے واسطے اسلئے کہ وارثون کا لفظ
شامل نہین انکو مگر بعد مرجانے اوس شخص کے۔ ایضاً

باب وصی کے بیان مین

مقالہ ۱۵۷۰ اپنے مال مین تصرف کرنے کے بعد موت کے وصیت کی اور اوس کو
مفوض الیہ اور وصی بھی بولتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۵۷۱ اگر ایک شخص نے دوسرے کو وصیت کی اور اوس نے قبول کیا
موصی کے نزدیک تو وصی ہونا صحیح ہوگیا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۲ اگر موصی کے سامنے وصی نے رد نکیا تو اوسکا رد کرنا صحیح نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۳ پہر اگر موصی نے سکوت کیا پہر اوسکا وصیت کرنے والا مرگیا تو وصی کو
رد کرنا اور قبول کرنا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۴ اور عقد وصیت لازم ہوجاتی ہے وصی کی کوئی چیز بیع کرنے سے موصی
کے ترکہ سے اگرچہ وہ اپنے وصی ہونے کو نہ جانتا ہوا سواسطے وصایت
کا علم ہونا شرط نہین اوس کے تصرف کے صحیح ہونے مین۔

مقالہ ۱۵۷۵ پہر اگر وصی نے قبول وصایت سے سکوت کیا پہر رد کیا موصی کی موت کے
بعد پہر وصایت کو قبول کیا تو جائز ہی مگر جبکہ قاضی نے اوسکو نافذ کردیا ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۶
جو وصی کہ عاجز ہو وصایت کے قیام سے فی الحقیقت نہ فقط وصی کے اظہار سے تو قاضی اوس کے ساتھہ اور وصی کو ملا وے اور وارثون کے حق رعایت کرنے کے واسطے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۷۷
اگر قاضی کو وصی کی عاجزی اصلاً ظاہر ہو تو دو شخص کو بدلے کے وصی مقرر کرے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۷۸
اگر ایک وصی مرگیا اگر میت نے وصی زندہ کو وصی کیا یا دوسرے شخص کو وصی کیا تو فقط اسی کو ترکہ مین تصرف کرنا جائز ہے اور اوسکی حاجت نہین کہ قاضی دوسرا وصی مقرر کرے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۷۹
وصی کا وصی دونون ترکون مین وصی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۸۰
اور صحیح تقسیم وصی کی بالغ غایب ہوکر یا صغیر وارثون کا نائب ہوکر موصی لہ کے ساتھہ جسکے واسطے تہائی مال کی وصیت ہوئی اگر وارث موجود نہون تو وصی کو جائز ہے کہ موصی لہ کو میت کے ترکہ سے تہائی مال بانٹ دے۔ ایضًا

مقالہ ۱۵۸۱
وصی کا قسمت کرنا موصی لہ کے جانب سے نائب ہوکر خواہ موصی لہ غائب ہو یا حاضر ہو بدون اوس کے اذن کے وارثون کے ساتھہ تو وہ قسمت صحیح نہین اگرچہ وارث صغیر ہون۔ کذا فی الزیلعی

باب وصیت پر گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۵۸۲
اگر زید نے عمرو دو وصیون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے ساتھہ بکر کو بھی وصی کیا ہے اور بکر نے دعوی کیا ہو تو استحسانا جائز ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۵۵۳ باطل ہے گواہی دو وصیون کی وارث صغیر کے مال کی ہر طرح خواہ صغیر
کو میراث سے مال ملا ہو یا ہبہ وغیرہ سے یا وارث بالغ کے حق مین
وصیون کی گواہی میت کے مال کی باطل ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۵۵۴ اور صحیح ہے گواہی ان دونون کی بغیر مال میت کے بسبب منقطع ہونے
دونون وصیون کی ولایت کی اوس مال سے تو اب تہمت کا مقام نہین ایضاً

مقالہ ۱۵۵۵ اگر میت کے دو بیٹون نے جب یہ گواہی دی کہ اونکے باپ نے ایک
مرد کو وصی کیا ہے تو گواہی لغو ہے اسواسطے کہ دونون نے اپنے
واسطے منفعت کھینچا بسبب قایم کرنے ایک نگہبان ترکہ کے واسطے بشرطیکہ
وہ شخص وصی ہونے کا منکر ہو اور اگر وہ موصی ہونے کا دعوی کرے
تو گواہی مذکور مقبول ہوگی باعتبار استحسان کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۶ وصی نے میت کی وصیت کو جاری کیا اپنی ذات کے مال سے تو اسقدر
مال ترکہ میت سے بہرلے ہر طرح اور اسی اطلاق پر فتوی ہے کذا فی الدرر و در المختار

مقالہ ۱۵۵۷ اگر پسران وصی نے گواہی دی کہ فلان میت نے ہمارے باپ کو وصی
کیا ہے اور وصی اوسکا مدعی ہے اور وارث لوگ مدعی نہین ہین تو
قیاساً و استحساناً یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور قاضی کو اختیار نہین ہے
کہ ایسے شخص کو جو وصی ہونا طلب کرتا ہے بدون گواہی کے اوسکی
درخواست پر وصی مقرر کرے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۵۵۸ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ میت نے اس زید کو وصی مقرر کیا پھر زید
کے بیٹون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے باپ کو وصیت سے معزول

کردیا ہے اور فلان شخص کو مقرر کیا ہے تو دونون کی گواہی جایز ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۸۹
اگر دو گواہون مین سے ایک نے گواہی دی کہ میت نے اسکو جمعرات کے دن وصی کیا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ میت نے اوس کو جمعہ کے روز وصی کیا ہے تو ایسی گواہی مقبول ہوگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵۹۰
اگر زید نے گواہی دی کہ میت نے ان دونون کے واسطے اپنی باندی دینے کی وصیت کی ہے پہر جن دونون کے واسطے اوس نے گواہی دی ہے اونہون نے گواہی دی کہ میت اسکے بعد زید کے واسطے اوس کی وصیت کردی ہو تو بالاتفاق جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۹۱
اگر زید اور عمرو نے گواہی دی بکر و خالد کے واسطے کہ میت نے ان دونون کے واسطے اپنے تہائی مال کی وصیت کی ہے پہر بکر اور خالد نے گواہی دی کہ میت نے زید و عمرو کے واسطے تہائی مال کی وصیت کی ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری
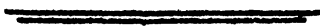
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فرایض کے بیان مین

باب اول فرایض جمع فریضہ کی ماخوذ از فرض ہے

مقالہ ۱۵۹۲ (شرع) شرع مین فرض اسکو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور انکو اسواسطے فرایض کہتے ہین کہ یہ سہام مقدر بدلیل قطعی ہین۔

مقالہ ۱۵۹۳ (لغت مین) بمعنی بقا ہے اور شرع مین ایک کے مال انتقال بجانب دوسرے کے بطریق خلافت کے ارث کہلاتا ہی عالمگیری عن خزانۃ المفتین

مقالہ ۱۵۹۴ ترکہ سے چار طرح کے حق متعلق ہوتے ہین۔ میت کی تجہیز و تکفین قرضہ۔ وصیت۔ میراث۔ ولیکن اس سے ایسا حق مستثنے ہے جو کسی عین مال سے متعلق ہو جیسے مال مرہون۔

۱۵۹۵
مقالہ پھر قرضہ میت ادا کیا جاوے اور یہ تین حال سے خالی نہ ہوگا یا تو سب کا
سب قرضہ صحت ہوگا یا سب قرضہ مرض ہوگا پس اگر سب قرضہاے
صحت ہون یا سب قرضہا مرض ہون تو سب یکسان ہونگے کہ بعض پر
بعض مقدم نہونگے اور اگر بعضے قرضہاے صحت اور بعضے مرض ہون
اور اقرار مریض ثابت ہے تو قرضہ صحت مقدم ہوگا اور جو قرضہ بگواہان
عادل ثابت ہو یا بمعاینہ ثابت ہو تو ایسا قرض مرض اور قرض صحت
یکسان ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری و در المختار

۱۵۹۶
مقالہ استحقاق میراث تین طرح پر ہو سکتا ہے ایک تو نسب ہو خواہ قرابتی
ہو یا سبب ہو جیسے زوجیت۔ عالمگیری و در المختار و سراجی ایضاً

۱۵۹۷
مقالہ وارث تین قسم کے ہوتے ہین ذوی الفرایض اور عصبات اور ذوی الارحام

باب ذوی الفروض کے بیان مین

۱۵۹۸
مقالہ ذوی الفروض ہر اوس وارث کو کہتے ہین جسکا حصہ کتاب اللہ و کتاب الرسول
سے مقدر ہو مردون مین تین باپ و دادا و اخیافی بھائی عورتین
سات بیٹی اور پوتی اور سگی بہن اور اخیافی بہن اور مان اور دادی
اور سوتیلی بہن یہ سب وارث نسبی ہین اور زوجین وارث سببی ہین۔ ایضاً

۱۵۹۹
مقالہ اصحاب فروض بارہ نفر ہین جنمین سے دس نسبی ہین اور دو سببی ہین پس
دس نسبی مین تین مرد ہین اور سات عورتین ہین۔ مردون مین سے اول
باپ ہے اور اوسکی تین حالتین ہین (اول) فرض محض باپ کے واسطے

فرض چھٹا حصہ ہے پس جبکہ میت کے پسر کے ساتھہ باپ ہو یا پسر کے پسر کے ساتھہ یا کتناہی نیچا ہو تو باپ کو چھٹا حصہ فرض ملیگا اور (دوم) تعصیب محض ہے یعنے عصبہ قرار دیا جائیگا جب میت نے سوائے باپ کے کوئی خلف نہ چھوڑا ہو تو باپ کو کل مال بوجہ عصب ہونیکے لے گا۔ (سوم) فرض و تعصیب معًا اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ باپ کے ساتھہ میت کی دختر ہو یا اوس کے ولد کی دختر موجود ہو تو باپ کو چھٹا حصہ بطور فرض کے ملیگا دختر کا حصہ نکالکر باقی بھی باپ کو بوجہ عصوبت کے ملیگا۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتین

مقالہ ۱۶۰۰

(دوم) جد صحیح اور جد صحیح وہ ہے جسکی میت کی جانب قرابت مین مان داخل نہ ہو جیسے باپ کا باپ یا باپ کے باپ کا باپ اور اگر میت کی نسبت کرنے مین مان داخل ہو تو وہ جد فاسد ہے جیسے باپ کی مان کا باپ یا باپ کے باپ کی مان کا باپ یا باپ کے باپ کی مان کے باپ کا باپ۔

مقالہ ۱۶۰۱

واضح ہو کہ باپ کے نہونے کی صورت مین جد صحیح مثل باپ کے ہے

(سوم) اخیافی بہائی اگر ایک ہو تو اوسکو چھٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہون تو انکو تہائی ملے گی۔

مقالہ ۱۶۰۲

اول دختر صلبی اگر ایک ہو تو اوسکو نصف ملے گا اور اگر دو یا زیادہ ہون تو اون کو دو ثلث ملین گے۔

مقالہ ۱۶۰۳

اگر پسر اور دختر دونون موجود ہون تو دخترون کو پسر عصبہ کر دیتا ہے

مقالہ ۱۶۰۴ پس میراث اس طرح تقسیم ہوگی کہ پسر کو دختر سے دوچند ملیگا۔

(دوم) دختر پسر کا احوال پس اگر ایک ہو تو اوسکو نصف اور اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی ملیگا پس اولاد صلبی نہونے کے وقت دختران پسر مثل دختران صلبی کے ہین۔

مقالہ ۱۶۰۵ اگر اولاد صلبی اور اولاد پسر کی موجود ہون اور اگر اولاد صلبی مین مذکر موجود ہو تو اولاد پسرین مین سے کسیکو کچھہ نہ ملیگا۔

مقالہ ۱۶۰۶ اگر اولاد صلبی مین فقط ایک دختر ہو تو اسکو نصف ملے گا۔

مقالہ ۱۶۰۷ اگر دختران صلبی دو یا زیادہ ہون تو انکو دو تہائی دیکر باقی سب اولاد پسرین مذکر اور مونث کے درمیان مذکر کو مونث کے دوچند کے حساب سے تقسیم ہوگا اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔

مقالہ ۱۶۰۸ (سوم) تیسری صاحب فریضہ عورتونین سے مان ہے اور اوس کے واسطے تین حال ہین اوّل اگر مان کے ساتھہ میت کی اولاد ہو یا اولاد پسر ہو یا دو بھائی و بہن کسی جہت سے ہون تو اوسکو چھٹا حصہ ملیگا (دوم) اگر یہ لوگ نہون تو اوس کے تہائی حصہ ملیگا (سوم) اگر جورو مری تو زوج کا حصہ نکالنے کے بعد اور اگر زوج مرے تو جورو موجودہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی رہے اوسکی تہائی ملے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۰۹ جدہ صحیحہ جیسے مان کی مان اگرچہ کتنے ہون درجہ مین نیچے تک اور جس جدہ کی نسبت بیان کرنے مین دو مان کے درمیان باپ آوے وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ صحیحہ کے واسطے چھٹا حصہ ہے باپ کی طرف سے ہو یا مان کی طرف سے

احوال دختر پسر | مادر | تعریف جدہ

ایک ہویا زیادہ ہون پس سب بیٹے حصے مین شریک ہوجائین گے بشرطیکہ ثابت ہون۔

مقالہ ۱۶۱۰

اور اگر ایک جدہ ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ نسبی دو طرف سے ہو اور دوسری ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ ایک ہی طرف سے ہو تو چھٹا حصہ دونون مین نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری و کتب الفن

مقالہ

اگر حقیقی بہن ایک ہو تو نصف اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی ترکہ ملے گا اگر اون کے ساتھ مان اور باپ کی طرف سے سگا بہائی ہو تو مرد کو عورت کے دوچند حساب سے ملیگا اور اگر دختران صلبی یا پسر کی دختر ہون تو ایسی بہنون کو باقی ترکہ ملیگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۱۱

ششم فقط جو باپ کی طرف سے جو بہنین ہون اونکا حال سگی بہنین نہو نیکی صورت مین مثل سگی بہنون کے ہے۔

مقالہ ۱۶۱۲

اخیافی بہن اگر ایک ہو تو اسی کے واسطے چھٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی ہے۔

مقالہ ۱۶۱۳

اور تمام بہائی اور بہنین درصورتیکہ میت کا بیٹا موجود ہو یا پسر کا پسر ہو اگرچہ کتنا ہی نیچے درجہ کا ہوگا ساقط ہوجائینگی اور باپ کے ہوتے ہوے بالاتفاق ساقط ہوجاوینگی اور دادا کی ہوتے ہوئے امام صاحب کے نزدیک ساقط ہونگی۔

مقالہ ۱۶۱۴

زوج کو درصورتیکہ زوجہ کی اولاد نہ ہو اور اوس کے پسر کی اولاد نہ ہو تو نصف ملتا ہے اور اگر اوسکی اولاد ہو یا اوس کے پسر کی اولاد ہو تو چوتہائی ملتا ہے۔

زوجہ کو اپنے زوج میت کے ترکہ مین سے ان دونون وارثون کے
موجود نہونے کی صورت مین چوتہائی اور ان دونون مین سے کسی کے
ہونے کی صورت مین آٹھوان حصہ ملتا ہے اور اگر کئی جورو ہون تو
وہی چوتہائی یا آٹھوان حصہ مین برابر کی شریک ہوجاینگی اور اسپر اجماع
ہے۔ کذا فی کتاب اللہ

مقالہ ۱۶۱۵

(فایدہ) جو حصص کتاب اللہ سے مفروض ثابت ہین وہ چہہ ہین آدہا اور
چوتہائی اور آٹھوان اور دوتہائی اور تہائی اور چہٹا پس نصف حصہ پانچ
قسم کے وارثون کا ہے شوہر کا جبکہ میت کی اولاد یا میت پسر کی اولاد نہو
اور صلبی دختر کا ہے اور پسر کی دختر کا جبکہ دختر صلبی موجود نہو اور سگی بہن
کا اور فقط علاتی کا بشرطیکہ سگی بہن موجود نہو چوتہائی حصہ زوج کا جبکہ زوجہ
کے اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور زوجہ یا چند زوجات کا جبکہ میت کی اولاد
یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور آٹھوان حصہ فقط زوجہ اور زوجات کا
بشرطیکہ میت کی یا میت کے پسر کی اولاد ہو اور دوتہائی حصہ چار قسم وارثونکا
ہے دو یا دو سے زیادہ دختران صلبی کا ہے اور پسر کی دو دختر یا دو سے
زیادہ دختر کا جبکہ دختران صلبی مین سے کوئی نہو اور سگی دو بہنون یا دو سے
زیادہ بہنون کا ہے اور فقط علاتی دو بہنون یا زیادہ کا ہے بشرطیکہ سگی بہن
کوئی نہو اور تہائی حصہ دو قسم کا ہے مان کا تہائی حصہ ہے جبکہ میت کی
اولاد یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور نہ دو بہائی اور بہنین ہون اور فقط
مان کی طرف دو یا دو سے زیادہ بہائی یا بہنون کا ہے اور چہٹا حصہ سات قسم

کے وارثون کا ہے باپ[۱] کا جبکہ میت کی اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور دادا کا اشتراطیکہ باپ نہ ہو اور ماں[۲] کا ہے جبکہ میت کی اولاد یا میت کے پسر کی اولاد یا دو بہائی اور بہنون مین سے ہون اور جدہ یا جدات کا چہٹا حصہ ہے جبکہ وہ وارث ہو سکتی ہون اور دختر صلبی کے ساتھہ دختر پسر کا چہٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی پوری ہو جاوے اور سگی بہن کے ساتہہ فقط علاتی کا چہٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی پوری ہو اور فقط مان کی ایک اولاد کا چہٹا حصہ ہے خواہ مذکر ہو یا مونث ہو۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین وکتب الفن

باب عصبات کے بیان مین

مقالہ ۱۶۱۶ عصبہ اوس وارث کو کہتے ہین جسکا کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور اصحاب الفروض سے جو حصہ باقی رہتا ہے وہ سب لے لیتا ہے اور اگر تنہا ہوتا ہے تو سب مال لیلیتا ہے۔ عالمگیری وایضاً کتب الفن

مقالہ ۱۶۱۷ عصبہ دو قسم ہے ایک نسبی اور دوم سببی۔ عصبہ نسبی تین طرح پر ہوتا ہے عصبہ بنفسہ وہ ہر ایسا مذکر ہے جسکی میت کی جانب نسبت بیان کرنے مین مونث بیچ مین نہ آوے اور وہ چار قسم ہے۔ جزء میت جیسے بیٹا اور اصل جیسے باپ[۱] دادا وغیرہ اور اس کے باپ[۲] کا جز وغیرہ جیسے سگا بہائی اور اوس کے دادے کا جز جیسے سگا چچا۔

مقالہ ۱۶۱۸ ان عصبات مین سے سب سے اقرب بیٹا ہے پہر پسر کا پسر اگرچہ کتنا ہی نیچے ہو درجہ مین پہر دادا ہے اگرچہ کتنا اونچے درجہ کا ہو جیسے پڑدادا وغیرہ پہر

سگا بہائی پہر علاتی بہائی پہر سگے بہائی کا بیٹا پہر علاتی بہائی کا بیٹا پہر سگا چچا پہر علاتی چچا پہر سگے چچا کا بیٹا پہر علاتی چچا کا بیٹا پہر باپ کا سگا چچا پہر باپ کا علاتی چچا پہر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پہر باپ کے علاتی چچا کا بیٹا پہر دادا کا چچا۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ کذا فی عالمگیریہ عن المبسوط و در المختار وغیرہما فی کتب الفن

۱۶۱۹ مقالہ — عصبہ لغیرہ یعنے غیر کے سبب سے عصبہ ہو جاوے اور وہ ایسی عورت ہے جو اپنے مذکر کے سبب سے عصبہ ہو جاوے جو اوس کے درجہ مین ہے وہ چار عورتین ہین ایک[۱] دختر بوجہ پسر اور دوم[۲] دختر پسر بوجہ پسر پسر کے سوم[۳] سگی بہن بوجہ اپنے بہائی کے چہارم علاتی بہن بوجہ اپنے بہائی کے عصبہ ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم عصبہ لغیرہ کا بیان

۱۶۲۰ مقالہ — سوم عصبہ مع غیرہ یعنے جو غیر کے ساتہہ عصبہ ہو جاوے اور وہ ہر عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتہہ عصبہ ہو جاوے جیسے سگی بہنین یا علاتی بہنین کہ میت کی بیٹون یا میت کے پسر کے بیٹون کے ساتہہ عصبہ ہو جاتی ہین۔ کذا فی المحیط و کتب الفن

تیسری قسم عصبہ مع غیرہ کا بیان

باب حجب کے بیان مین

۱۶۲۱ مقالہ — حجب دو طرح کا ہوتا ہے حجب نقصان اور حجب حرمان پس نقصان یہ ہے کہ حصہ زائد سے محجوب ہو کر کم کے طرف راجع ہو۔ کذا فی عالمگیریہ و سراجی

۱۶۲۲ مقالہ — حجب حرمان اوسکو کہتے ہین جو بالکل محروم ہو جاوے جیسے

۱۶۲۳ مقالہ — چہہ وارث ہین کہ وہ بالکل محجوب نہین ہوتے ہین۔ باپ[۱]۔ بیٹا[۲]۔ زوج[۳]۔ زوجہ[۴]۔ ماں[۵]

بیٹی۔ اوران کے سوائے جو وارث قریب ہوتا ہے وہ بعید کو محجوب کردیتا ہے جیسے باپ داداکو اور بیٹا پوتے کو۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۲۴
جو وارث محجوب ہوا وہ دوسرے کو بالاتفاق محجوب کرسکتا ہے جیسے دو بہائی یا دو بہنین یا زیادہ ہون خواہ کسی جہت سے ہون یہ باپ کے ہوتے ہوئے محجوب ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۲۵
علاتی بہائی حقیقی بہائیون کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۶
اخیافی بہائی حقیقی بہائیون کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۷
خواہ پسر کی پسر اولاد ہو تو بہی ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۸
جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کو محجوب کردیتی ہین۔

مقالہ ۱۶۲۹
(اول) میت کی مان کی مان کی مان کی مان (دوم) میت کے باپ کی مان کی مان کی مان (سوم) میت کے باپ کے باپ کی مان کی مان (چہارم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کی مان (پنجم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کے باپ کی مان اور جو جدہ کہ درجہ مین متفاوت ہو تو ہمیشہ اوسکو جو اوس سے قریب ہوگی وہ محجوب کرے گی۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتیین وکتب الفن

فصل میراث مرتد کے بیان مین

مقالہ ۱۶۳۰
جو شخص مرتد ہوگیا وہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا مرتد وارث ہوگا۔ کذا فی البخاری والمحیط

فصل میراث حمل کے بیان مین

مقالہ ۱۶۳۱
جو بچہ پیٹ مین ہو وہ وارث ہوتا ہے اور اوسکا حصہ رکہا جاے گا اسپر جمیع اصحابہ کا اجماع ہے فقہا کے نزدیک اگر دو سال تک وہ زندہ پیدا ہوا تو وارث ہوگا اور یہ اسوقت ہے کہ یہ حمل اوسی میت کا ہو۔

مقالہ ۱۶۳۲
اگر میت نے اولاد چہوڑی اور ایک حمل چہوڑا تو ایک پسر کا حصہ رکہہ چہوڑا جائیگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳۳
اگر مردہ پیدا ہوا تو وہ وارث نہین ہوگا۔

مقالہ ۱۶۳۴
اوسکا زندہ پیدا ہونا اس طور سے معلوم ہوگا کہ وہ پیدا ہوتے ہی سانس لیوے یا اوسکی آواز سنائی دے یا چہینک لے یا کوئی اوسکا عضو حرکت کرے مثل آنکہین یا ہونٹ یا ہاتہہ کے۔ کتب فقہ

مقالہ ۱۶۳۵
اگر نصف سے زیادہ زندہ نکلا پہر وہ مرگیا تو وہ وارث ہوگا اسواسطے اکثر کا حکم کل کا ہے اگر اسکے بالعکس ہو تو نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳۶
اگر سیدہا نکلا تو اوسکے سینے کا اعتبار ہوگا اگر اولٹا نکلا تو اوس کے ناف تک کا اعتبار ہوگا اور اگر استہلال کے بعد مرگیا تو وارث ہوگا اور اوسکی میراث بہی وارث کو ملے گی اگر حاملہ کے پیٹ مین کسی نے ضرب یا کوئی صدمہ پہونچایا اور حمل ساقط ہوگیا تو یہ جنین منجملہ وارثون کے ہوگا اور اوسکا حصہ اوس کے وارثون کو اوسکی میراث سے ملیگا۔ ایضا

باب مفقود اور قیدی اور غرق اور حرق کے بیان مین

مقالہ ۱۶۳۷
واضح ہو کہ مفقود وہ شخص ہے جو کسی طرف کو نکل گیا کہ اوسکی تلاش کی گئی مگر اوسکا پتہ معلوم نہین اور زندگی اور موت کا کوئی حال معلوم نہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۶۳۸
مفقود اپنے مال کے حق مین زندہ اعتبار کیا جاتا ہے اور مال غیر کے حق مین مردہ اعتبار کیا جاتا ہے یہانتک کہ اتنی مدت گذر جاوے کہ یہ معلوم ہو کہ وہ اتنی مدت تک زندہ نہین رہ سکتا ہے یا اوس کے ہم عمر لوگ سب مرجاوین تو اپنے مال کے حق مین مردہ اعتبار کیا جائیگا۔

مقالہ ۱۶۳۹
اگر مفقود کے ساتھہ ایسے وارث ہون جو محجوب نہین ہوسکتے ہین جیسے جد اور جدہ تو انکو پورا حصہ دیدیا جائے گا۔

مقالہ ۱۶۴۰
جسکو کافرون نے قید کیا ہو اوسکا حکم میراث مین مثل اور مسلمانون کے ہے جبتک کہ اوس نے اپنا دین نہ چھوڑا ہو اور اگر اوس نے دین اسلام چھوڑ دیا تو اوسکا حکم مثل مرتد کے ہے۔

مقالہ ۱۶۴۱
اگر ایک جماعت جلکر یا ڈوب کر مرگئی اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ پہلے کون مرے تو ایسا قرار دیا جائیگا کہ گویا وے سب ساتھہ ہی مرے ہین پس انمین سے ہر ایک کا مال اوس کے وارث کو ملیگا اور انمین کوئی دوسرے کا وارث نہوگا لیکن اگر اونمین موت کی ترتیب معلوم ہو تو پہلے مرنیوالے کا پچھلا مرنے والا وارث ہوگا اور یہی حکم اگر چند آدمیون پر دیوار یا مکان گر کر مرگئے یا معرکہ مین قتل ہوگئے اور یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ پہلے کون مرا ہے تو بھی یہی حکم ہے۔ عالمگیری وغیرہ

فصل خنثی کے بیان مین

۱۶۴۲
مقالہ اگر بچہ کے فرج ہو اور ذکر بھی ہو تو وہ خنثی ہے پس اگر وہ ذکر سے پیشاب کرے تو لڑکا ہے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو وہ لڑکی ہے اور اگر دونون سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے پیشاب نکلے اوسی کے موافق حکم ہوگا اور اس امر مین بھی یکسان ہو تو وہ خنثی مشکل ہے اور اگر دونون سوراخ سے پیشاب نکلتا ہے تو کثرت پیشاب کا کچھ اعتبار نہ ہوگا بخلاف قول صاحبین کے پھر بلوغ مین اوس کے داڑھی نکلے یا اوس کے چھاتیان مثل عورتون کے برآمد ہوئین یا اوسکی چھاتیون مین سے دودھ اوتر آیا یا حیض آیا اور اصل اسمین یہ ہے امام صاحب اسکو میراث کے حصہ مین سے کمتر حصہ دیتے ہین کیونکہ اسمین احتیاط ہے۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

باب ذوی الارحام کے بیان مین

۱۶۴۳
مقالہ ذوی الارحام ہر ایسے قریب نسبی کو کہتے ہین جسکے واسطے کوئی حصہ فرض نہین ہے اور نہ وہ عصبہ ہے۔

۱۶۴۴
مقالہ اگر اور کوئی وارث نہ ہوگا بجز ذوی الارحام کے تو وہ سب مال لے لیگا وہ مثل عصبات کے ہے۔ عالمگیری

۱۶۴۵
مقالہ ذوی الارحام چار قسم ہین۔

۱۶۴۶
مقالہ قسم اول۔ فروع منسوب بجانب میت ہون جیسے میت کی دختر انکی اولاد اور میت کے پسر کی دختران کی اولاد۔

۱۶۴۷
مقالہ قسم دوم جنکی طرف میت منسوب ہو اور وہ اجداد فاسد وجدات فاسدہ ہین

مقالہ ۱۶۴۸
قسم سوم جو میت کی مادر و پدر کی جانب منسوب ہون جیسے حقیقی بہائیونکی بیٹیان یا علاتی بہائیون کی بیٹیان یا اخیافی بہائیون کی اولاد اور سب بہنون کی اولاد۔

مقالہ ۱۶۴۹
قسم چہارم جو منسوب بجانب جد و جدہ میت ہو جیسے مادری چچا اور انکی اولاد اور پہوپہیان اور اونکی اولاد اور ماموں اور خالائین اور اونکی اولاد علاتی چچا کی بیٹیان۔ ف

پس یہ لوگ اور جو انکے رشتہ مین ہون یہ سب ذوی الارحام ہین پس ائمین اعلا درجہ کا قسم اول ہے گو وہ کتنا ہی دور ہو پہر دوسری قسم پہر تیسری قسم پہر چوتہی قسم جیسے عصبات مین ترتیب ویسی ہی ائمین ملحوظ ہین۔

مقالہ ۱۶۵۰
اگر قسم اول مین کوئی موجود ہو اگرچہ کتنا دور ہو تب تک قسم دوم مین سے کوئی وارث نہ ہوگا اور اسی طرح دوسری قسم اعتبار تیسری اور تیسری باعتبار چوتہی سے کے اور فتوی کے واسطے یہی مختار ہے اور اسی پر عملدرآمد ہی ہے۔ عالمگیری وکتب الفن

مقالہ ۱۶۵۱
ذوی الارحام جبہی وارث ہونگے کہ جب اصحاب الفروض مین سے کوئی ایسا نہ ہو جسکے باقی ترکہ بطور رد کے دیدیا جاتا ہے اور نہ کوئی عصبہ موجود ہو اور اس امر پر اجماع ہے کہ شوہر زوجہ کے ہونے سے ذوی الارحام مجوب نہ ہونگے بلکہ ان دونون کے ساتہ وارث ہون گے کیونکہ ایسے ذوی الفروض نہین ہین جنکو باقی ترکہ بطور رد دیا جاوے پس زوج کو یا زوجہ کو اسکا حصہ دیدیا جائیگا پہر باقی ترکہ ذوی الارحام پر تقسیم ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۵۲
واضح ہو کہ قسم اول مین سے مستحق میراث وہی ہوگا جو سب زیادہ میت کے قریب ہو چنانچہ دختر کی دختر بہ نسبت دختر کی دختر کی دختر کے مقدم ہوگی۔

مقالہ ۱۶۵۳
واضح ہو کہ قسم دوم اوسکی تین قسمین ہین اول اعیانی۔ جو مان باپ کے بہائیون کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد اور دوم علاتی بہائیون کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد سوم اخیافی بہائیون اور بہنون کی اولاد اور پسر کی اولاد پس اگر قسم اول و دوم مین سے ہون تو وہ مثل قسم اول کے ہین درجہ مین تقسیم مین مثل قسم اول کے انمین بھی اعتبار ہوگا۔ عالمگیری وکتب الفن

مقالہ ۱۶۵۴
قسم چہارم اگر ادنین سے کوئی منفرد ہو تو وہ کل مال کا مستحق ہوگا اور یہ حکم تمام اقسام مین جاری ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۵۵
اگر چند ہون اور انکی قرابت متحدہ ہو ایک جنس کے ہون مثلاً برادران ہون تو جو اقوا ہو وہ بالاجماع اولی ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۵۶
اور جسکی قرابت اور جہت سے ہو تو صحیح یہ ہے کہ دو جہت کے قرابت والا اولی ہوگا۔ ایضاً

باب مخارج یعنی حساب فرایض کے بیان مین

مقالہ ۱۶۵۷
حصص مقدرہ چہ ہین چھٹا و تہائی و دو تہائی یہ سب ایک جنس ہین۔ آٹھوان اور چوتھائی اور نصف یہ سب ایک جنس ہین ان حصص مین سے ہر حصہ کا ایک مخرج ہے نصف تو دو سے نکلتا ہے اور نصف کے سوا ہر حصہ

اپنے نام سے نکلتا ہے چنانچہ آٹھوان آٹھہ سے اور چوتہائی چار سے اور تہائی اور دو تہائی تین سے اور چھٹا چھہ سے نکلتا ہے پس اگر چوتہائی ایک جنس کا دوسرے جنس کے سب کے ساتھہ یا بعض کے ساتھہ جمع ہوا ہو تو اوسکی اصل بارہ ۱۲ سے ہوگی اور اگر آٹھوان دوسری جنس کے سب یا بعض کے ساتھہ جمع ہوا تو اصل مسئلہ چوبیس ۲۴ سے ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۶۵۸ — اگر نصف حصہ دوسرے جنس کے ساتھہ مجتمع ہوا خواہ کل ہو یا جز تو اصل مسئلہ چھہ سے ہوگا۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین کتب الفن

مقالہ ۱۶۵۹ — اگر ہر فریق کے حصہ صحیح تقسیم ہو گئے تو پہر ضرب دینے کی کوئی حاجت نہین اگر کسر واقع ہوئی تو جن نفر وارثون مین کسر واقع ہوئی ہے انکی تعداد کو اصل مسئلہ مین ضرب دے اور انکا عول کر دے اگر وہ بعول ہوتا ہو پس جو اصل ہو اس سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔

مقالہ ۱۶۶۰ — مثال میت نے ایک جورو اور دو بہائی چھوڑے پس اصل مسئلہ چار ۴ سے ہوگا چونکہ اسمین کسر واقع ہوگی اسواسطے دو ۲ کو چار ۴ مین ضرب دے تو مسئلہ آٹھہ سے ہوگا پس اس سے حصے صحیح نکل آوین گے۔

مقالہ ۱۶۶۱ — مثال دیگر۔ پانچ ۵ جدات اور پانچ ۵ بہنین حقیقی اور ایک چچا چھوڑا پس اصل مسئلہ چھہ ۶ سے ہوگا اور اشخاص اور حصص مین موفقت نہین ہے لیکن اشخاص متماثل ہین پس اصل مسئلہ کو چھہ ۶ مین ضرب دیا جاوے تو (۳۰) اس سے ہوے اس سے تصحیح مسئلہ ہوگی۔

مقالہ ۱۶۶۲ — مثال دیگر۔ ایک جدہ اور چھہ ۶ بہنین حقیقی اور نو ۹ بہنین اخیافی اصل مسئلہ (۶)

سے ہوا اور اسکا عول (۷) سے ہوا جسمین سے جدہ کا ایک اور اخیافی
بہنون کے (۲) اور انمین موافقت نہین ہے اور حقیقی بہنون کیواسطے
(۴) انکی تعداد اور حصص مین توافق بالنصف ہے پس اسکی تعداد نے
نصف کی طرف رجوع کیا تو (۳) اور (۹) مین تداخل ہے پس (۹) کو
اصل مسئلہ (۷) مین ضرب دیا جاوے کہ (۶۳) ہوے پس اس سے تصحیح
مسئلہ ہوگی۔

مقالہ ۱۶۶۳

مثال دیگر۔ چھ جدات نو دختر۔ پندرہ چچا چھوڑے پس اصل مسئلہ (چھ)
سے ہو پس جدات کے واسطے (۱) ایک حصہ جو تقسیم نہین ہو سکتا ہے
اور نہ موافقت ہے اور دخترون کے (۴) بھی ایسے ہی ہین اور چچاؤن
کا ایک حصہ وہ ایسا ہی ہے ولیکن اعداد وارثان مین باہم توافق ہے
پس جدات کی تہائی دو کو نو مین ضرب دیا تو (۱۸) ہوے پھر اوس کے
فریق کو یعنے (۶) کو تعداد چچا یعنے (۱۵) مین ضرب دیا تو (۹۰) ہوے پھر (۹۰)
کو اصل مسئلہ (۶) مین ضرب دیا تو (۵۴۰) ہوے پس اس سے تصحیح ہوگی۔

مقالہ ۱۶۶۴

مثال دیگر۔ چار زوجہ۔ پندرہ جد۔ اٹھارہ دختر۔ چھ چچا چھوڑے پس اصل
مسئلہ (۲۴) سے پس زوجات کو آٹھوان حصہ کے (۳) اور تین کی تقسیم نہین
ہو سکتی ہین اور نہ توافق ہے اور جدات کو چھٹے حصے کے (۴) وہ بھی
ایسا ہی ہین اور دختران کو دو تہائی کے (۱۶) مگر انمین توافق بالنصف
ہے پس اس نے نصف کی جانب رجوع کیا تو (۹) ہوے اور چچاؤن
کے واسطے ایک حصہ رہا اب ہمارے پاس جو اعداد ہین وہ یہ ہین۔ ۴ و ۵۔

و ۹ و ۶ - پس (۶) اور (۹) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۱۸) ہوے پس اسمین اور (۱۵) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۹۰) ہوے اور اوسمین اور (۲۴) مین توافق بالنصف ہے پس دو کو (۹۰) مین ضرب دیا تو (۱۸۰) ہوے پس اسکو اصل مسئلہ (۲۴) مین ضرب دیا تو (۴۳۲۰) ہوے پس اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگئی -

باب توافق اور تماثل اور تداخل اور تباین کے پہچاننے کے بیان مین

مقالہ ۱۶۶۵

واضح ہو کہ ہر عدد ان چار قسمون سے خالی نہین ہو سکتے ہین یا تو متماثل ہونگے یا متداخل ہونگے یا متوافق ہونگے یا متباین ہونگے پس متماثل وہ دو عدد ہین جو باہم برابر ہون جیسے تین تین اور پانچ پانچ اور یہ بالبداہت ثابت ہے کہ متداخل وہ دو عدد ہین جن دونون مین سے ایک دوسرے کا جزو ہو اور چھوٹا بڑے کے نصف سے زائد نہو گا جیسے (۳) اور (۹) اور جیسے (۴) اور (۱۲) پس (۹) کی (۳) تہائی ہے اور (۱۲) کا چار تہائی ہے اور (۸) کا چار آدہا ہے اور اسی طرح (۶) کا (۳) نصف ہے اور اس کے پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ جو عدد دونون مین سے بڑا ہے اوسمین جو عدد کم ہے وہ ساقط کیا جاوے پس اگر ساقط کرتے کرتے اور طرح دیتے دیتے

بڑا بالکل فنا ہو جاوے تو یہ دونون عدد متداخل ہونگے جیسے پانچ اور بیس
یا چار اور بیس کہ اگر بیس مین سے پانچ کو چار دفعہ طرح دیا اور نیز چار کو بیس مین
سے پانچ مرتبہ طرح دیا تو بیس بالکل فنا ہو گیا پس یہ دونون متداخل ہین۔

مقالہ ۱۶۶۶

توافق وہ دو عدد ہین کہ کوئی دوسرے کو فنا نکرے اور نہ کوئی دوسرے پر
پورا تقسیم ہو جاوے ولیکن دونون کو تیسرا عدد فنا کر دے پس یہ دونون متوافق
ہونگے اور جس عدد سے دونون فنا ہوتے ہین اوسی کے جزو حساب سے
دونون مین توافق کی نسبت ہوگی جیسے (۸) اور (۸) اور (۱۲) کہ ان دونون کو
(۴) فنا کرتا ہے پس ان دونون مین توافق بالربع ہے اسی طرح (۱۵) اور
(۲۵) کہ دونون کو پانچ فنا کرتا ہے پس دونون مین توافق بالخمس ہے اور توافق
کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے برابر گہٹایا جاوے
پس آخر مین جو عدد باقی رہے اسی سے جزو موافقت لیا جاوے جیسے (۱۵)
اور (۲۵) مین ہے کہ جب (۲۵) مین سے (۱۵) گہٹایا تو (۱۰) رہے اور جب
(۱۵) مین سے (۱۰) گہٹائے گئے تو (۵) رہے اور جزو موافقت پہچاننے کا
یہ طریقہ ہے کہ واحد کو اس عدد باقی کی طرف نسبت کیا جاوے پس واحد اس عدد
کا جو حصہ ہوتا ہے وہی جزو موافقت ہے۔

مقالہ ۱۶۶۷

جبکہ ان طریقون سے جو ہمنے بیان کئے ہین مسئلہ کی تصحیح ہوگئی پہر یہ قصد ہوا
کہ ہر فریق کا حصہ اس تصحیح سے نکالکر معلوم کیا جاوے تو چاہئے کہ جس عدد سے
اصل مسئلہ کو ضرب دیا ہے اوس سے ہر فریق کے اوس حصہ کو جو اوسکو اصل مسئلہ
سے ملا ہے ضرب کرے پس حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوگا اور ہر وارث کا حصہ

معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اوس کے حصص کو اسی عدد مین ضرب کرے جسمین
اصل مسئلہ کو ضرب کیا ہے پس حاصل ضرب اس وارث کا حصہ ہوگا۔
جو طریقہ ظاہر کردئے گئے ہین اونہین کے موافق عمل کرنا چاہیئے انشاء اللہ تعالے
ہمیشہ مقصود حاصل ہوگا۔

باب عول کے بیان مین

مقالہ ۱۶۶۸ واضح ہو کہ فرایض تین طرح کے ہین فریضہ عادلہ اور فریضہ قاصرہ اور فریضہ عائلہ
پس فریضہ عادلہ وہ ہے کہ جسمین اصحاب فرایض کے اعداد اور مال کے
حصص ٹہیک برابر ہوتے ہین۔ مثال ایک شخص نے دو بہنین حقیقی چہوڑی اور
دو بہنین اخیافی چہوڑی تو اخیافی کو ایک تہائی مال اور حقیقی کو دو تہائی مال ملیگا
اسی طرح اگر اصحاب فرایض کے حصے مال کے حصون سے کم ہون لیکن
وارثون مین کوئی عصبہ ہو کہ اصحاب فرایض سے بچا ہو سب مال لیلے تو یہ فریضہ بہی عادلہ ہے

مقالہ ۱۶۶۹ فریضہ قاصرہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے سہام بہ نسبت مال کے سہام کم ہون
اور یہان کوئی عصبہ نہو تو بچا ہوا مال لیلے مثلاً میت نے دو بہنین حقیقی چہوڑین
اور ایک مان تو دو بہنین کو دو تہائی مال اور مان کو چہٹا حصہ دیا جائیگا اور ایک
چہٹا حصہ باقی رہا اور عصبہ بہی کوئی نہین تو اس صورت مین حکم یہ ہے کہ بچا ہوا
مال اصحاب فرایض کو رد کر دیا جائے گا۔

مقالہ ۱۶۷۰ فریضہ عائلہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے اعداد سے مال کے سہام کم ہون
مثلاً اصحاب فرایض مین دو تہائی کے اور نصف کے مستحق ہون جیسے حقیقی

حقیقی دو بہنون کے ساتھ میت کا شوہر بھی ہو یا دو نصف و تہائی ہو جیسے میت کا شوہر ہوا اور ایک بہن حقیقی تو ایسی صورت مین حکم یہ کہ عول کیا جاوے اور یہ اکثر صحابہ کا قول ہے۔

مقالہ ۱۶۷۱ — عول یہ ہے کہ سہام مفروضہ مسئلہ پر کچھ بڑھا دیا جاوے پس عول مسئلہ بجانب فریضہ ہوگا اور یہ نقصان ان لوگون پر بقدر انکے حقوق کے پڑیگا کیونکہ بعض کو بعض پر ترجیح نہین ہے تاکہ بعض مرجع کے ذمہ نقصان ڈالا جاوے۔

مقالہ ۱۶۷۲ — واضح ہو کہ اصل مسئلہ جو فرض ہوتے ہین وہ سات ہین (دو ۲) اور (تین ۳) اور (چار ۴) اور (چھہ ۶) اور (آٹھہ ۸) اور (بارہ ۱۲) اور (چوبیس ۲۴) پس انمین سے چار مین عول نہین ہوتا ہے اور وہ دو ۲ اور تین ۳ اور چار ۴ اور آٹھہ ۸ ہین اور تین ۳ مین عول ہوتا ہے اور وہ چھہ ۶ اور بارہ ۱۲ اور چوبیس ۲۴ ہین پس چھہ ۶ کا عول دس تک ہوتا یعنے سات آٹھہ نو ۹ دس ۱۰ خواہ طاق ہو یا جفت جیسا موقع ہوا اور (بارہ ۱۲) کا عول ۱۳-۱۵-۱۷ تک ہوتا ہے اور چوبیس کا عول فقط (۲۷) تک ہوتا ہے۔ در المختار و عالمگیری و کتب الفن

جنمین عول نہین اونکی مثال یہ ہے

مقالہ ۱۶۷۳ — میت نے شوہر اور حقیقی بہن چھوڑی یا شوہر اور علاتی بہن چھوڑی تو شوہر کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پس یہ مسئلہ دو ۲ سے ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۴ — اگر شوہر و مان و حقیقی دو بہنین ہین اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا اور عول (۸) سے ہوگا

مقالہ ۱۶۷۵ — اور شوہر اور مان اور تین بہنین متفرق ہین اخیافی علاتی حقیقی اصل مسئلہ

(۱۲) سے ہوگا شوہر کو (۳) اور ماں کو (۱) اور اخیافی بہن کو (۱) اور حقیقی بہن کو (۳) اور علاتی بہن کو دو تہائی پورے کرنیکے واسطے چھٹا حصہ ایک دیا جائیگا

مقالہ ۱۶۷۶
شوہر و ماں اور دو بہنیں حقیقی دو اخیافی تو نصف اور تہائی اور چھٹے حصہ کی ضرورت ہے کہ اسکی اصل (۶) سے اور عول (۱۰) تک ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۷
زوج اور جدہ اور دو بہنیں حقیقی۔ پس چوتہائی و چھٹا حصہ اور دو تہائی کی ضرورت ہے اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا اور عول (۱۳) سے ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۸
تین زوجہ دو جدہ اور چار اخیافی بہن اور آٹھ حقیقی بہن اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا اور عول (۱۷) تک ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۹
واضح ہو کہ مین نے آپکو قاعدہ کلیہ بتلا دیا ہے اسی قاعدہ سے آخر تک کام کیجئے انتہی۔

باب رد کے بیان مین

مقالہ ۱۶۸۰
رد ضد عول کی ہے واضح ہو کہ ذوی الفروض کے سہام سے جو فاضل ہو تو انہین ذوی الفروض پر بقدر انکے سہام کے رد کر دیا جائیگا مگر زوجین پر رد نہین کیا جاتا۔ کذا فی المحیط و کتب الفن

مقالہ ۱۶۸۱
جن ذوی الفروض پر فاضل ترکہ رد کیا جاتا ہے وہ کل سات ہین۔ ماں ۱ اور جدہ ۲ اور دختر ۳ اور پسر کی دختر ۴ اور حقیقی بہن ۵ اور علاتی بہن ۶ اور اولاد مادر ۷ اور رد کرنا ایک ۱ دو ۲ تین ۳ جنس پر ہوتا ہے اور اس سے زیادہ پر نہین ہوتا ہے

مقالہ ۱۶۸۲
اور وہ سہام جن پر رد واقع ہوتا ہے چار ہین دو ۱ اور تین ۲ اور چار ۳ اور پانچ ۴۔

مقالہ دو کی مثال۔ جدہ اور اخیافی بہن ہے تو جدہ کو چھٹا حصہ اور بہن کو چھٹا حصہ باقی انہین دونون مین بقدر اونکے حصہ کے رد کیا جائیگا۔

۱۶۸۴
مقالہ تین کی مثال۔ جدہ۔ اخیافی دو بہن۔ اصل مسٔلہ (۶) سے ہوگا جدہ کو چھٹا حصہ اور دو بہنون دو سہام باقی اونہین پر رد ہوگا اسواسطے مسٔلہ تین سے ہوگا۔

۱۶۸۵
مقالہ چار کی مثال۔ دختر اور مان اصل مسٔلہ (۶) سے ہوگا دختر کو نصف (۳) مان چھٹا حصہ (۱) پس مسٔلہ (۴) سے ہوگا۔

۱۶۸۶
مقالہ پانچ کی مثال۔ چار دختر و مان ہے۔ اصل مسٔلہ (۶) سے ہوگا۔ اور تہائی دختر کو (۴) اور مان کو (۱) پس مسٔلہ (۵) سے ہوگا۔ کذا فی المحیط وکتب الفن

باب مناسخہ کے بیانمین

۱۶۸۷
مقالہ (تعریف) مناسخہ اوسکو کہتے ہین کہ ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے بعض انمین کا وارث مرجاوے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

۱۶۸۸
مقالہ اگر ایک شخص مرگیا اور ہنوز اوسکا ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ اوس کے بعض وارث مرگئے تو دو حال سے خالی نہوگا یا تو میت ثانی کے وارث فقط وہی لوگ ہونگے جو میت اول کے وارث ہین یا دوسرے میت کے وارثون مین ایسے بھی ہونگے جو میت اول کے وارث نہین ہین پہر یہ دو حال سے خالی نہونگے یا تو تقسیم ترکہ دوم اور ترکہ اول کی یکسان ہوگی یا دوسرے ترکہ کی تقسیم پہلے ترکہ کے تقسیم کے بہ نسبت دوسرے طور سے ہوگی پہر دو حال سے خالی نہین ہے یا تو حصہ میت دوم جو اوسکو ترکہ میت اول سے ملا ہے اوسکے وارثون پر صحیح بدون کسر کے تقسیم ہوجائیگا یا اوسمین کسر واقع ہوتی ہوگی پس اگر وارثان میت ثانی

وہی ہون جو وارثان میت اول ہین تو ایک ہی تقسیم کر دیجائے گی اسواسطے کہ مکرر تقسیم کرنے مین کچہہ فائدہ نہین ہے۔

مقالہ ۱۶۸۹

میت نے بیٹا۔ بیٹی چہوڑی اور ہنوز ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ بیٹا مر گیا اور اوس نے ایک بیٹی اور ایک جورو اور پسر کے تین پسر چہوڑے پس فریضہ میت اول (۳) سے ہوا جسمین سے (۲) پسر کو پہر اوس کے وارث جورو اور بیٹی اور پسر کے تین پسر ہین پس اوسکا فریضہ (۸) سے ہوا جسمین سے عورت کا آٹہوان ایک حصہ اور دختر کا نصف (۴) اور باقی تین حصص تین پوتون کے ہوے ولیکن اوس کے حصہ (۲) اور اسکی تقسیم (۸) پر نہین ہو سکتی ہے مگر دونون مین موافقت بالنصف ہے پس فریضہ میت ثانی فقط چار رکہا جاوے اور اوسکو فریضہ میت اول مین (۳) مین ضرب دیا تو (۱۲) ہوے اس سے تصحیح ہوگی۔

مقالہ ۱۶۹۰

اور اسی طرح اگر میت ثانی کے بعضے وارث قبل تقسیم ترکہ کے مر گئے تو اونکی تقسیم اسی طور سے ہوگی جس طرح ہونے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے اور اگر وارثان میت ثالث مین کوئی ایسا جو ہر دو اول کا وارث نہ تہا تو طریقہ یہ ہے کہ فریضہ ہر دو اول مثل فریضہ واحدہ کے اوسی طریقہ سے قرار دیا جاوے جیسے ہمنے بیان کیا ہے پہر دیکہا جاوے کہ جو کچہہ میت ثالث کا حصہ ہر دو اول کے ترکہ مین سے اگر وہ تیسرے کے وارثون پر بلا کسر پڑے تقسیم ہوتا ہو تقسیم کر دیا جاوے اور اگر کسر پڑتی ہو تو اوس کے حصہ ہر دو ترکہ کو اور اوس کے فریضہ کو دیکہا جاوے اگر دونون مین کسی جزو سے موافقت ہو تو اوس کے

فریضہ مین سے فقط جزو موافق پر اقتصار کیا جاوے پھر میت ثانی اور اول کے
فریضہ کو اسی جزو موافق مین ضرب دیا جاوے پس جو مبلغ حاصل ہو اوس سے
تصحیح مسئلہ ہوگی اور ہر دو میت کا حصہ ہر دو ترکہ اول سے معلوم کرنیکا یہ طریقہ
ہے کہ اوس کے حصہ کو اس جزو موافق مین ضرب دیدیا جاوے حاصل ضرب
اوسکا حصہ ہوگا۔

مقالہ ١٦٩١
اور میت ثالث کے ہر وارث حصہ دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اوسکا حصہ
دو جزو موافق از نصیب میت ثالث از ترکہ ہر دو اول مین ضرب کیا جاوے
پس حاصل ضرب اوسکا حصہ ہوگا اور اگر دونون مین موافقت نہو تو مبلغ ہر دو
فریضہ کو میت ثالث کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب مبلغ سے
تصحیح ہوگی اور اوسمین سے میت ثالث کا حصہ دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے
کہ اوسکا حصہ اوس کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب ہر دو ترکہ
سے اوسکا حصہ ہوگا قاعدہ کلیہ ہمنے بیان کردیا ہے اگر طول ہونے کا خوف
نہ ہوتا تو چند مثالین بھی بیان کرتا لیکن اسی پر بس کرتا ہون فافہم واللہ تعالے اعلم

باب فرایض متشابہ کے بیان مین جنکو امتحاناً دریافت کرتے ہین

مقالہ ١٦٩٢
(سوال) ایک شخص مرگیا اور حقیقی بھائی اور اپنی جورو کا بھائی چھوڑا پس اوسکی
جورو کا بھائی تمام مال کا وارث ہوگا اور سکا حقیقی بھائی نہ ہوگا اوسکی کیا صورت ہے

مقالہ ١٦٩٣
(جواب) ایک شخص نے اپنے باپ کسی جورو کی مان سے نکاح کیا اور اوسکا
باپ زندہ ہے پس اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر یہ شخص مرگیا اور اوسکا

باپ بھی اس کے بعد مرگیا اور اوس نے اپنے پسر کا پسر چھوڑا حالانکہ وہ
اُسکے جورو کا بہائی ہے اور اوسکا ایک حقیقی بہائی بھی ہے اوسکی میراث
اوس کے پسر کے پسر کو جو اوسکی جورو کا بہائی ہے ملیگی۔

مقالہ ۱۶۹۴

(سوال) ایک شخص مرگیا اور اپنا سگا چچا چہوڑا اور ماموں ایسا چہوڑا جو فقط
ماں کی جانب سے ہے پس یہ ماموں اوسکا وارث ہوا چچا نہ ہوا تو اوس کی
کیا صورت ہے۔

مقالہ ۱۶۹۵

(جواب) ایک شخص نے اپنے علاتی بہائی کی ماں کی ماں سے نکاح کیا اور
اوس سے بیٹا پیدا ہوا پہر یہ شخص مرگیا جس نے اپنے علاتی بہائی کی ماں کی
ماں سے نکاح کیا تہا پہر اوس کے بعد اوسکا یہ بہائی مرا اور اپنا سگا چچا چہوڑا
اور اپنے علاتی بہائی کا چچا چہوڑا جو اوسکا ماموں بھی ہے پس اوسکی میراث
اسکے بہائی کے بیٹے کو ملے گی نہ اوس کے چچا کو۔

مقالہ ۱۶۹۶

(سوال) ایک مرد ہے اور اوسکی ماں ہی دونوں ترکہ کے وارث ہوئے
اور دونوں کو برابر مال نصفا نصف ملا تو اوسکی کیا صورت ہے۔

مقالہ ۱۶۹۷

(جواب) زید کی ایک دختر ہے اوسکی دختر سے اوس کے بہائی کے پسر نے
نکاح کیا اور اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا پہر بہائی کا بیٹا مرگیا
پھر اوس کے بعد زید مرا اور اوس نے اپنی دختر
اور بہتیجی کا بیٹا چہوڑا اور یہ دختر اس طفل کی ماں ہی
پس نصف مال دختر کا اور مابقی اس طفل کا
پس نصف مال اس طفل کا ہوا اور نصف مال

اوس کی ماں کا ہوا۔

مقالہ ۱۶۹۸

(سوال) تین بہائی حقیقی ہین ایک کو سب مال کی دو تہائی ملی اور باقی دونون مین سے ہر ایک کو چٹا چٹا حصہ ملا تو اوسکی کیا صورت ہوگی۔

مقالہ ۱۶۹۹

(جواب) ایک عورت نے کہ اوس کے تین بہائی چچازاد ہین جنین سے ایک نے اس سے نکاح کیا پہر وہ مرگئی تو اصل مسئلہ (۱) سے ہوا (۳) شوہر کہ اور باقی تین تینون پر برابر تقسیم ہوے کہ ہر ایک کو ایک ایک ملا

تت

وهذا آخر ما اردنا من اتمام تسوید وتقادۃ الاسلام فی تبیان الاحکام من کتب مبتدا اولہ فقہ حنیفہ بین الناس روز جمعہ آٹھوین ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ آہ مقدسی وعلے صاحبہا الصلاۃ والسلام ہو سیدی وحبیبی وشفیعی ومولائی۔ احقر العباد خادم العلماء ابو البرکات حاجی محمد بن عبد اللہ عرف جیون بن نور الدین غفر اللہ ذنوبہم وستر اللہ عیوبہم والمسئول من اخوان اہل وفا اور علماء اتقیا سے ہے جہان کہین قلم سے زلزال ہو یا فہم سے اجمال ہو تو بشرط امکان اصلاح فرمائین آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین فتبارک اللہ احسن الخالقین اللہم اجعلنی من عبادک الصالحین وادخلنی

برحمتک

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنہ کہ مدت سے جس نعمت عظما کی تمنا تھی بلکہ اہل اسلام خاصکر
وکلا، ذوی الاحترام کو نہایت آرزو تھی کہ کتاب مستطاب جامع الصفات فقہ حنفیہ مین
ہونا ضرور ہے گو اکثر کتابون کا ترجمہ ہوگیا تہا لیکن قلیل العبارت وکثیر المعانی اور مفید
مطلب نہ تھی اور اس کی غایت درجہ احتیاج تھی۔ یہ کتاب مستطاب **وقار الاسلام**
فی تبیان الاحکام اپنی ذاتی فصاحت وبلاغت پر خود دلیل ہے بیان کی کوئی
حاجت نہین جسکو فاضل اجل ومحدث اکمل فقیہ بے بدل ابو البرکات **مولوی حاجی محمد**
بخش نے تصنیف فرماکر ہمارے مطبع نامی **فخر نظامی** حیدر آباد دکن مین طبع کروا کے رونق
انظار شایقان کیا کتاب موصوف پر اگر تمام نظر کرین تو بلا مبالغہ فقاہت کی لیاقت والا
ہو جاوے اگر باصول ہو تو بہت کچہہ امید ہے کہ اہل اسلام اس دولت لازوال کو ہاتہہ
سے نہ جانے دینگے بلکہ ہاتہون ہاتہہ لے لینگے پہر نہ کہنا کہ کہا نہین۔

المعلن

خاکسار عاصی میر وزیر علی مالک مطبع موصوف

فہرست وقار الاسلام فی تبیان الاحکام